احادیثِ قدسیہ

ترتیب

حضرت علامہ مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔
Ph : 021-34219324

أحادیث قدسیہ

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا اُسید الحق محمد عاصم قادری

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ
جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی

دار النعمان
پرانی سبزی منڈی کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

98353

نام کتاب : أحادیث قدسیہ

مرتب : مولانا أسید الحق محمد عاصم قادری

عدد صفحات : 184

قیمت :

تعداد : 1100

طبع اول : ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ/نومبر 2008ء

طبع دوم : جمادی الأخری ۱۴۳۱ھ/ جون 2010ء

رابطے کے لئے

مکتبہ برکات المدینہ

جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی

فون 021-34219324

Marfat.com

انتساب

مرکز علوم اسلامیہ، دارالعلم والعمل فرنگی محل (لکھنؤ) کی عظیم شخصیات

☆ بحرالعلوم ملا عبدالعلی انصاری فرنگی محلی ☆ استاذ الاساتذہ ملا نورالحق انصاری فرنگی محلی

☆ نابغۂ عصر مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحئی فرنگی محلی

☆ امام وقت مولانا قیام الدین عبدالباری فرنگی محلی

کی علمی، اور روحانی عظمتوں کے نام

اسیدالحق قادری
وارد حال لکھنؤ

مؤلف ایک نظر میں

نام: اسیدالحق محمد عاصم قادری، **پیدائش:** مولوی محلہ بدایوں (یوپی)، ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ/ ۶ مئی ۱۹۷۵ء، **والد گرامی کا نام:** حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری، **جد محترم:** حضرت مولانا عبدالقدیر قادری بدایونی ابن تاج الفحول مولانا عبدالقادر قادری بدایونی ابن مولانا شاہ فضل رسول قادری بدایونی،

تعلیم: حفظ قرآن، فاضل درس نظامی، فاضل دینیات الٰہ آباد بورڈ اتر پردیش، فاضل ادب عربی الٰہ آباد بورڈ اتر پردیش، الاجازۃ العالیۃ شعبۂ تفسیر وعلوم قرآن جامعۃ الازہر الشریف مصر، تخصص فی الافتاء دارالافتاء المصریۃ قاہرہ مصر، ایم۔اے علوم اسلامیہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

مشغلہ: تدریس، تبلیغ، تحقیق وتصنیف۔ خادم التدریس مدرسہ عالیہ قادریہ بدایوں،
ڈائریکٹر الازہر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز بدایوں،
بانی رکن دی نیو ایج میڈیا اینڈ ریسرچ سینٹر دہلی

Marfat.com

جشن زریں

رنگ گردوں کا ذرا دیکھ تو عنابی ہے　　　یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے

شوال ۱۴۲۹ھ/ مارچ ۲۰۱۰ء میں تاجدار اہل سنت حضرت شیخ عبدالحمید محمد سالم قادری (زیب سجادہ خانقاہ قادریہ بدایوں شریف) کے عہد سجادگی کو پچاس سال مکمل ہونے جارہے ہیں، ان پچاس برسوں میں اپنے اکابر کے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے رشد و ہدایت، اصلاح و ارشاد، وابستگان کی دینی اور روحانی تربیت اور سلسلۂ قادریہ کے فروغ کے لئے آپ کی جدوجہد اور خدمات محتاج بیان نہیں، آپ کے عہد سجادگی میں خانقاہ قادریہ نے تبلیغی، اشاعتی اور تعمیری میدانوں میں نمایاں ترقی کی، مدرسہ قادریہ کی نشاۃ ثانیہ، کتب خانہ قادریہ کی جدید کاری، مدرسہ قادریہ اور خانقاہ قادریہ میں جدید عمارتوں کی تعمیر، یہ سب ایسی نمایاں خدمات ہیں جو خانقاہ قادریہ کی تاریخ کا ایک روشن اور تابناک باب ہیں۔

بعض وابستگان سلسلہ قادریہ نے خواہش ظاہر کی کہ اس موقع پر نہایت تزک و احتشام سے ''پچاس سالہ جشن'' منایا جائے، لیکن صاحبزادۂ گرامی قدر مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری (ولی عہد خانقاہ قادریہ بدایوں) نے فرمایا کہ ''اس جشن کو ہم 'جشن اشاعت' کے طور پر منائیں گے۔ اس موقع پر اکابر خانوادۂ قادریہ اور علماء مدرسہ قادریہ کی پچاس کتابیں جدید آب و تاب اور موجودہ تحقیقی و اشاعتی معیار کے مطابق شائع کی جائیں گی، تاکہ یہ 'پچاس سالہ جشن' یادگار بن جائے اور آستانہ قادریہ کی اشاعتی خدمات کی تاریخ میں یہ جشن ایک سنگ میل ثابت ہو''۔ لہٰذا حضور صاحب سجادہ کی اجازت و سرپرستی اور صاحبزادۂ گرامی کی نگرانی میں تاریخ ساز اشاعتی منصوبہ ترتیب دیا گیا اور اللہ کے بھروسے پر کام کا آغاز کردیا گیا، اس اشاعتی منصوبے کے تحت گزشتہ دس ماہ میں ۱۳ر کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، اب تاج الفحول اکیڈمی منصوبے کے دوسرے مرحلے میں ۱۵ر کتابیں منظر عام پر لارہی ہے، زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

رب قدیر و مقتدر سے دعا ہے کہ حضرت صاحب سجادہ (آستانہ قادریہ بدایوں) کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے، آپ کا سایہ ہم وابستگان کے سر پر تادیر قائم رکھے۔ تاج الفحول اکیڈمی کے اس اشاعتی منصوبے کو بحسن و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچائے اور ہمیں خدمت دین کا مزید حوصلہ اور توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

عبدالقیوم قادری

جنرل سکریٹری تاج الفحول اکیڈمی

خادم خانقاہ قادریہ بدایوں شریف

Marfat.com

فہرست مشمولات

عنوان | **صفحہ**

عنوان	صفحہ
عرض مرتب	۱۰
مقدمہ از: مرتب	۱۳
احادیث قدسیہ اور صفات باری۔ از: مولانا منظر الاسلام ازہری	۴۹
عقیدۂ و ایمان	
تجھے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا	۸۷
میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں	۸۷
ستاروں کی تاثیر	۸۹
ابن آدم نے مجھے گالی دی	۹۰
میں ہی زمانے کا پھیرنے والا ہوں	۹۰
انسان کو وہی ملتا ہے جو مقدر میں ہے	۹۰
یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے	۹۱
کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں	۹۱
میں شرک سے بے نیاز ہوں	۹۲
عظمت پروردگار	
اللہ کا خزانہ بھرا ہوا ہے	۹۳
میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟	۹۳
تم سب گمراہ، ننگے، بھوکے اور گناہگار ہو	۹۴
میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے	۹۵
آدمی کہاں تک مجھے عاجز کر پائے گا	۹۶
بیشک عزت میرے لئے ہے	۹۶
جبار و متکبر آج کہاں ہیں؟	۹۷

Marfat.com

اگر پردہ ہٹا دے تو اس کی تجلی مخلوق کو جلا دے گی ۹۷
کبریائی میری چادر ہے ۹۸

رحمت و مغفرت

رائی کے دانہ کے برابر ایمان ۹۹
کوئی ہے جو گناہوں کی معافی چاہے؟ ۹۹
میں آج تیرے گناہ معاف کر رہا ہوں ۱۰۰
میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے ۱۰۱
رحمت الٰہی ۱۰۱
جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو اس کو دوزخ سے نکال لو ۱۰۲
کوئی چیز اللہ کے نام کے برابر نہیں ۱۰۲
اب کبھی میں تم سے ناراض نہ ہوں گا ۱۰۳
جا جنت میں داخل ہو جا ۱۰۴
میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، بخش دیا ۱۰۵
یوم عرفہ کی فضیلت ۱۰۶
میں تجھے اس زمین کی وسعت کے برابر مغفرت عطا فرماؤں گا ۱۰۶
یہ سب تیرے لئے ہے اور اس کے علاوہ اتنا ہی اور بھی ہے ۱۰۷
جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا ۱۱۱
تجھے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جاتی ہے ۱۱۲
رحمت الٰہی کے سو حصے ۱۱۳
قیامت کے دن ۹۹ رحمتیں ۱۱۳
میرے بندوں کو مایوس کیوں کرتے ہو؟ ۱۱۴
میری عزت وجلال کی قسم میں ان کو معاف کرتا رہوں گا ۱۱۵
اے حبیب! ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں ۱۱۵

جنت و دوزخ

جنت میں کھیتی ۱۱۷
جنت میری رحمت ہے دوزخ میرا عذاب ہے ۱۱۷

Marfat.com

جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات بہت مشکل ہے ۱۱۸
جنت کا بازار ۱۲۰
اہل دوزخ کی چیخ وپکار ۱۲۲
جنت کی راحت اور دوزخ کا عذاب ۱۲۴

عظمت مصطفیٰ ﷺ

توریت میں حضور علیہ السلام کی صفت ۱۲۶
اے حبیب ہم تمہیں راضی کرلیں گے ۱۲۷
درود پاک کی فضیلت ۱۲۸

انبیاء و مرسلین

آدم کی تخلیق ۱۲۹
حضرت آدم کا نسیان ۱۲۹
میں نے کافروں پر جنت حرام کردی ۱۳۱
اللہ کی برکت سے بے نیازی نہیں ۱۳۲

شفاعت

اے محمد! شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی ۱۳۳
اپنی امت کو بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل کردو ۱۳۵
گناہگاروں کی شفاعت کے لئے اہل ایمان کا مباحثہ ۱۴۰
بچوں کی شفاعت والدین کے حق میں ۱۴۱

امت محمدیہ کی فضیلت

امت محمدیہ کا اجر ۱۴۲
نصف اہل جنت امت محمدیہ سے ہوں گے ۱۴۳
امت محمدیہ قحط عام میں ہلاک نہیں ہوگی ۱۴۴
امت محمدیہ میں تین قسم کے جنتی ۱۴۵

اولیاء و صالحین کا مرتبہ

جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو........ ۱۴۶
نیک بندوں کے لئے انعام ۱۴۶

Marfat.com

ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا ۱۴۷
دشمن اولیاء سے میری جنگ کا اعلان ہے ۱۴۹

شھداء کا مرتبہ اور جھاد کی فضیلت

شہید زندہ ہیں ۱۵۰
میرے عذاب کے خوف اور ثواب کی امید میں میرے بندے نے اپنا خون بہادیا ۱۵۱
طاعون میں مرنے والا شہید ہے ۱۵۱
شہداء کی زندگی ۱۵۲

اعمال صالحہ کی فضیلت

فجر اور عصر کی اہمیت ۱۵۴
روزہ خالص میرے لئے ہے ۱۵۴
جو تجھے توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کرلوں گا ۱۵۵
میں اپنے بندے کی آزمائش کرتا ہوں ۱۵۶
میری عبادت کر میں تیری محتاجی دور کردوں گا ۱۵۶
اولاد کی وفات پر صبر کا ثواب ۱۵۶
ایک نیکی کا سات سو گنا ثواب ۱۵۷
میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں ۱۵۸
اے فرشتو! اس سے درگزر کرو ۱۵۸
آج میرے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ۱۵۹
تو نے میری عیادت بھی نہ کی ۱۵۹
میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا ۱۶۰
کاروبار میں خیانت ۱۶۱
افطار میں جلدی کرنے والے مجھے بہت پسند ہیں ۱۶۱
میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو ۱۶۱
اعمال میں اخلاص ۱۶۲
کون ہے جو قسم کھا رہا ہے کہ میں مغفرت نہیں کروں گا ۱۶۴
اس تسبیح کا ثواب میں خود عطا فرماؤں گا ۱۶۴

Marfat.com

نوافل کی اہمیت ۱۶۵
مصیبت پر صبر کا انعام ۱۶۵
نماز کا انتظار کرنے والوں کا مرتبہ ۱۶۶

گناہوں کا انجام

کیا لوگ مجھ سے دغابازی کرتے ہیں ۱۶۷
قیامت میں مَیں تین لوگوں کا دشمن ہوں گا ۱۶۷
جیسے تو نے مجھے چھوڑا میں بھی تجھے چھوڑ دوں گا ۱۶۸
خودکشی کا انجام ۱۶۸
زکاۃ نہ دینے کا انجام ۱۶۹
منافق کا انجام ۱۷۰

متفرقات

اے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہ دی ۱۷۳
بیٹے کی دعا کا اثر ۱۷۳
قیامت میں موت کو ذبح کر دیا جائے گا ۱۷۴
بخار کے مریض کے لئے خوشخبری ۱۷۵
بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں ۱۷۶
سب سے پہلے کس نعمت کا حساب ہوگا؟ ۱۷۶
تین لوگ جنتی ہیں اور پانچ لوگ دوزخی ہیں ۱۷۷

☆☆☆

Marfat.com

عرض مرتب

عرصہ سے خواہش تھی کہ حدیث پاک کی کوئی خدمت کروں مگر اپنی کم علمی اور اس کام کی عظمت کو دیکھتے ہوئے ہمت نہیں ہوتی تھی۔ بالآخر رب مقتدر نے توفیق عطا فرمائی، جس کے نتیجہ میں ''احادیث قدسیہ'' کا یہ مجموعہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

ابتداء میں جب اس کتاب کا خاکہ بنایا تھا تو کام بہت آسان لگ رہا تھا لیکن جب شروع کیا تو اس راہ کی مشکلات کا اندازہ ہوا۔ پہلی دشواری تو احادیث قدسیہ جمع کرنے میں پیش آئی، اس کے بعد صحیح اور ضعیف کو چھانٹنے کا مرحلہ درپیش ہوا، تیسرا مرحلہ ان کی ترتیب کا تھا اور سب سے زیادہ مشکل کام ان کا اردو میں ترجمہ تھا، کیونکہ ان احادیث میں بہت سے ایسے الفاظ وارد ہیں جن کو اردو میں منتقل کرنا کم از کم مجھ جیسے کم علم کے لئے تو ایک مشکل کام تھا۔

میں نے کوشش کی ہے کہ اس مجموعہ میں کوئی ضعیف حدیث درج نہ کی جائے، اس مجموعہ کی زیادہ تر احادیث صحت کے اعلیٰ درجے پر ہیں، عموماً متفق علیہ ہیں یا پھر صحیحین میں سے کسی ایک کی ہیں، اگر ان کے باہر کی ہیں تو پھر صحت کی پوری تحقیق کے بعد ہی درج کی گئی ہیں۔ صرف چند احادیث ایسی ہیں (جن کی تعداد ۱۰ سے کم ہے) جن کو محدثین نے حسن قرار دیا ہے۔ ہاں البتہ تین حدیثیں ایسی بھی ہیں جن کو بعض متشددین نے ضعیف کہا ہے مگر تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ ان میں بہت خفیف درجے کا ضعف ہے اور ان کے متابعات و شواہد ان کو تقویت پہنچا رہے ہیں لہٰذا میں نے ان کو درج کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

احادیث کی ترتیب ۱۳ مختلف عنوانات کے تحت کی گئی ہے، اس میں ایک دشواری یہ پیش آئی کہ بہت سی احادیث میں مختلف امور کا بیان ہے لہٰذا ایسی کثیر الجہات حدیث بیک وقت کئی عنوانات کے تحت درج ہو سکتی ہے۔ میں نے حدیث کے مختلف معانی میں سے کسی

Marfat.com

ایک کا انتخاب کر کے اس کو متعلقہ عنوان کے تحت درج کر دیا ہے۔

بہت سی احادیث بیک وقت مختلف طریقوں سے مروی ہوتی ہیں ان مختلف روایتوں میں الفاظ کا اختلاف اور کبھی مفہوم کی کمی وزیادتی ہوتی ہے، ایسی صورت میں میں نے وہ روایت لی جو صحیح ترین اور جامع ترین تھی، صرف تین مقامات پر ایک ہی حدیث کی دو مختلف روایتیں درج کی گئی ہیں ایک شفاعت کی طویل حدیث دوسری شہداء کی حیات اور تیسری موت کے ذبح کرنے والی حدیث۔

جیسی بھی ٹوٹی پھوٹی عربی آتی ہے احادیث کا اردو ترجمہ اسی کی روشنی میں کیا ہے، جہاں دشواری ہوئی وہاں فتح الباری، شرح نووی، المنجد اور مصباح اللغات کی مدد لی ہے۔ یہاں اس بات کا اظہار نہ کرنا علمی خیانت ہوگی کہ میں نے بعض احادیث کے ترجمے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب سے بھی استفادہ کیا ہے:

۱۔ ترجمۂ بخاری: علامہ سید عبدالدائم جلالی
۲۔ شرح صحیح مسلم: علامہ غلام رسول سعیدی
۳۔ ترجمۂ ابوداؤد: مولانا عبدالاول
۴۔ ترجمۂ جامع ترمذی: مولانا سید نور عالم بہاری

احادیث کا خشک لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے لئے قوسین کا سہارا بھی لینا پڑا ہے۔

احادیث صفات کے ترجمہ میں میں نے اکثر جگہ تاویل کی راہ اختیار کی ہے اور بعض جگہ تفویض کے موقف پر بھی عمل کیا ہے۔

بعض احادیث قدسیہ تشریح طلب ہیں۔ پہلے ارادہ تھا کہ ایسی احادیث کے ساتھ ایک تشریحی نوٹ بھی لگا دوں گا مگر فی الحال وقت کی قلت کے باعث یہ ممکن نہ ہو سکا البتہ کہیں کہیں بریکٹ میں بعض چیزوں کی وضاحت کر دی ہے، اب ارادہ ہے کہ اس کتاب کی ایک مستقل شرح ترتیب دوں جس میں ہر حدیث پر تفصیلی گفتگو ہو۔ اس کتاب کی ترتیب کے وقت کتب حدیث کی شروحات بھی پیش نظر رہیں، جن سے کافی مواد جمع ہو گیا ہے،

Marfat.com

انشاء اللہ اولین فرصت میں مواد کو ترتیب دے کر ''شرح احادیث قدسیہ'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب اہل ذوق کی خدمت میں پیش کروں گا۔

میرے مخلص دوست اور کرم فرما مولانا منظر الاسلام ازہری جو دقت نظر اور وسعت مطالعہ دونوں میں مجھ سے فائق ہیں انھوں نے میری درخواست پر ایک مبسوط اور جامع مضمون تحریر فرمایا ہے، جو شامل کتاب ہے، اس کے شکریہ کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

یہ کتاب جون ۲۰۰۷ء میں لکھنؤ میں صرف ۶ دن میں ترتیب دی گئی تھی اس لئے اس کا انتساب خانوادۂ فرنگی محل کی عظیم شخصیات کے نام کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا۔

میں ۶ جون سے ۱۴ جون تک لکھنؤ میں برادر طریقت محمد نذر قادری کے مکان میں قیام پذیر رہا جہاں یکسوئی سے میں نے یہ کام کیا، نذر بھائی کا خاندان دو تین پشتوں سے خانقاہ قادریہ بدایوں سے نسبتِ ارادت رکھتا ہے، میرے قیام کے دوران تمام اہل خانہ نے اس قدیمی رشتۂ عقیدت ومحبت کا حق ادا کر دیا جس کی وجہ سے میں آرام وسکون کے ساتھ یہ کام کر سکا۔ رب قدیر ومقتدر ان سب کو صحت وعافیت سے رکھے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس سفر میں عزیزم مولوی ناظم قادری (طالب علم مدرسہ قادریہ بدایوں) بھی میرے ساتھ تھے، جنھوں نے احادیث تلاش کرنے اور نقل کرنے میں میری مدد کی، اللہ جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں سے بہرور فرمائے (آمین)۔

رب قدیر ومقتدر سے دعا ہے کہ حدیث پاک کی اس معمولی سی خدمت کو قبول فرمائے اور اس کو میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے، اس کتاب میں مجھ سے جو کوتاہیاں ہوئی ہوں ان کی پردہ پوشی فرمائے، انہیں معاف فرمائے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اسید الحق قادری	۲۸ رشوال ۱۴۲۹ھ
مدرسہ قادریہ بدایوں	۲۹ راکتوبر ۲۰۰۸ء

☆☆☆

Marfat.com

مقدمہ

حدیث کی اقسام میں ''حدیث قدسی'' اپنی ایک الگ امتیازی شان اور خصوصیت رکھتی ہے، ان احادیث میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت، بخشش، مخلوق پر احسان وانعام، بے نیازی اور اپنی عظمت وقدرت کا اظہار کیا ہے۔ ان احادیث کا مطالعہ بندے کے دل میں عجیب کیفیت اور سوز وگداز پیدا کرتا ہے۔ چشم بصیرت اور اخلاص قلب کے ساتھ اگر ان احادیث کا مطالعہ کیا جائے تو بندے کو حلاوت ایمانی اور روحانی بالیدگی کے ساتھ ساتھ ایک ایسا کیف وسرور حاصل ہوتا ہے جس کے لازمی نتیجہ کے طور پر اس کے تعلق باللہ اور محبت الٰہی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

حدیث قدسی کا معنی اور تعریف - علماء حدیث نے حدیث قدسی کی مختلف تعریفات کی ہیں، ان تعریفات کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اگرچہ ان کے الفاظ مختلف ہیں مگر مآل سب کا ایک ہی ہے۔

سید شریف الجرجانی حدیث قدسی کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الحديث القدسی هو من حيث المعنیٰ من عندالله تعالیٰ ومن حيث اللفظ من رسول الله ﷺ، فهو ما اخبر الله تعالیٰ به نبيه بالالهام او بالمنام فاخبر عليه السلام عن ذلک بعبارة نفسه، فالقرآن مفضل عليه لان لفظه منزل ايضاً. (١)

Marfat.com

حدیث قدسی وہ ہے جو معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہو اور لفظ کے اعتبار سے رسول اکرم ﷺ کی جانب سے، اس نص کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو الہام کے ذریعہ یا خواب میں دی پھر حضور علیہ السلام نے اس کو اپنے الفاظ میں تعبیر کیا، حدیث قدسی پر قرآن کو بہر حال فضیلت ہے کیوں کہ قرآن کے الفاظ بھی اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہیں۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:۔

الحدیث القدسی هو مایرویه صدر الروات و بدر الثقات علیه افضل الصلوٰة و اکمل التحیات عن اللّٰه تبارک و تعالٰی تارة بواسطة جبریل علیه السلام و تارة بالوحی والالهام اوالمنام، مفوضاً إلیه التعبیر بایّ عبارة شاء من انواع الکلام. (۲)

حدیث قدسی وہ ہے جس کو رسول اکرم ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کریں۔ (یہ روایت) کبھی جبریل علیہ السلام کے واسطے سے ہوتی ہے، کبھی وحی، الہام یا خواب کے واسطے سے، اس کے نص کی تعبیر حضور علیہ السلام کے سپرد ہوتی ہے کہ جن الفاظ میں چاہیں اس کو بیان کریں۔

میر سید شریف جرجانی اور ملا علی قاری کی تعریفات میں کوئی جوہری فرق نہیں ہے سوائے اس معمولی فرق کے کہ جرجانی نے حدیث قدسی کے القاء کو صرف الہام یا خواب میں منحصر کیا ہے جب کہ ملا علی قاری نے ان دو کیفیتوں کے علاوہ حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے کا بھی اضافہ کیا ہے، لیکن اس فرق کو اگر تحقیقی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ محض لفظی فرق ہے کیوں کہ ''الہام'' اپنے وسیع معنی میں اس صورت کو بھی شامل ہے۔ ان دونوں

Marfat.com

تعریفات کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث قدسی ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء کیا جائے اوراس کی تعبیر حضور علیہ السلام اپنے الفاظ میں کریں۔ چونکہ ان احادیث کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اس لئے ان کو ''احادیث قدسیہ'' یا ''احادیث الٰہیہ'' یا ''احادیث ربانیہ'' بھی کہا جاتا ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ - یہاں ایک شبہ یہ ہوسکتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی وہ تمام احادیث جن کا تعلق دینی اوراخروی امور سے ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی القاء شدہ اور وحی الٰہی سے ماخوذ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ. (۳)

ترجمہ:- اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، یہ تو وحی ہے جو انھیں کی جاتی ہے۔

اور خود حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:-

الا وانی اوتیت الکتاب و مثلہٗ معہ. (۴)

بیشک مجھے کتاب (قرآن) اوراس کے ساتھ اس کی مثل (اس کا بیان یعنی احادیث) عطا فرمایا گیا ہے۔

مذکورہ آیت اور حدیث کی روشنی میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ احادیث نبویہ بھی منجانب اللہ ہیں اوران کی بنیاد بھی وحی الٰہی پر ہے، پھر صرف احادیث قدسیہ ہی کو وحی الٰہی سے ماخوذ کہنا کہاں تک درست ہوسکتا ہے۔

اس شبہ کے جواب میں علما نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ احادیث قدسیہ اور غیر قدسیہ دونوں منجانب اللہ ہوتی ہیں، لیکن باقی حدیثوں کے مقابلہ احادیث قدسیہ اس لئے ممتاز ہوتی ہیں کہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے، مثلاً حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اللہ نے ارشاد فرمایا'' باقی احادیث میں یہ خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ ان کی نسبت حضور علیہ

Marfat.com

السلام کی طرف کی جاتی ہے۔

قاضی محمد شریف الدین فاروقی اس شبہ کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

الفرق بان الحديث القدسی مضاف إلی اللّٰه تعالٰی و مروی عنه بخلاف غيره. وقد يفرق بان القدسی ما يتعلق بتنزيه ذاته و صفاته الجلالية و الجمالية. قال الطيبی القرآن هو اللفظ المنزل به جبريل علی النبی ﷺ و القدسی اخبار اللّٰه معناه بالالهام او المنام فاخبر النبی عليه السلام امته بعبارة نفسه وسائر الاحاديث لم يضفها إلی اللّٰه ولم يروها عنه. (۵)

(دیگر احادیث اور حدیث قدسی میں) فرق اس طرح کیا جائے گا کہ حدیث قدسی کی نسبت اللہ کی جانب ہوتی ہے اور وہ اللہ سے مروی ہوتی ہے برخلاف دوسری احادیث کے، اور کبھی اس طرح بھی فرق کیا جاتا ہے کہ حدیث قدسی اللہ کی تنزیہ ذات اور اس کی صفات جلالیہ و جمالیہ سے متعلق ہوتی ہے۔ طیبی نے کہا کہ قرآن وہ لفظ منزل ہے جو جبریل (علیہ السلام) کے واسطے سے نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا اور حدیث قدسی وہ ہے کہ اللہ نے الہام یا خواب کے ذریعہ جس کا معنی بھی حضور علیہ السلام کو بتایا پھر حضور علیہ السلام نے اپنے الفاظ میں امت کو اس کی خبر دی باقی دیگر احادیث اللہ کی جانب منسوب نہیں کی جاتیں اور نہ ہی حضور علیہ السلام ان کو اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر عز الدین ابراہیم لکھتے ہیں:-

التميز بين الحديث القدسی و الحديث النبوی: فالنبوی ينتهی سنده إلی الرسول ﷺ، بينما يرتفع القدسی إلی

Marfat.com

اللّٰه عزوجل فالقول فيه له جل جلاله. و كثيرا ما يكون بضمير المتكلم كما في حديث تحريم الظلم : يا عبادى انى حرمت الظلم على نفسى وجعلته بينكم محرماً فلا تظالموا وهٰذالا ينفى ان الحديث النبوى يستند فى مجموعه إلى وحى الله. (٦)

حدیث نبوی اور حدیث قدسی میں تمیز اس طور پر ہوگی کہ حدیث نبوی کی سند حضور (علیہ السلام) پر جا کر ختم ہوتی ہے جب کہ حدیث قدسی کی سند اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا قول مذکور ہوتا ہے، زیادہ تر اس میں متکلم کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ تحریم ظلم والی حدیث میں فرمایا ''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو آپس میں ظلم مت کرو'' اور یہ بات اس کے منافی نہیں ہے کہ حدیث نبوی کی بنیاد بھی بالجملہ وحی الٰہی پر ہو۔

قرآن کریم اور احادیث قدسیہ میں فرق - قرآن کریم بھی اللہ کی جانب سے ہے اور احادیث قدسیہ کا معنی بھی منجانب اللہ ہوتا ہے، ان دونوں میں فرق کس طرح کیا جائے گا؟

ملا علی قاری فرماتے ہیں:-

وهى تغائر القرآن الحميد والفرقان المجيد بان نزوله لا يكون إلا بواسطة الروح الامين، ويكون مقيداً باللفظ المنزل من اللوح المحفوظ على وجه التعيين، ثم يكون نقله متواتراً قطعياً فى كل طبقة و عصر و حين. (٧)

قرآن حمید فرقان مجید احادیث قدسیہ سے اس طور پر مختلف ہے کہ

Marfat.com

قرآن کا نزول صرف روح امین کے واسطے سے ہوا ہے، اور متعین طور پر لوح محفوظ سے اس کے الفاظ نازل ہوئے ہیں، پھر یہ کہ قرآن کریم ہر طبقے اور ہر زمانے میں تواتر کے ساتھ نقل ہوتا رہا۔

قرآن کریم اور احادیث قدسیہ میں یہی بنیادی فرق ہے، اس فرق کی بنیاد پر ان دونوں میں جو فروعی فرق مرتب ہوتے ہیں ان کو ملا علی قاری نے ''احادیث القدسية الاربعينية'' میں حافظ ابن حجر الہیثمی نے ''شرح الفتح المبین'' میں، محمد علی فاروقی نے ''کشاف الاصطلاحات الفنون'' میں اور ڈاکٹر عز الدین ابرہیم نے ''الاربعون القدسیہ'' میں بیان کیا ہے۔ ان علماء کے بیان کردہ اصولی فرق اور ان پر مرتب ہونے والے فروعی فرق کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) قرآن کریم لفظاً اور معناً معجزہ ہے کہ اس کی مثل لانے سے مخلوق عاجز ہے۔ حدیث قدسی میں یہ شان اعجاز نہیں ہوتی۔

(۲) قرآن کریم پورا کا پورا حضرت جبریل کے واسطے سے نازل ہوا ہے جب کہ احادیث قدسیہ بعض حضرت جبریل کے واسطے سے حضور تک پہنچی ہیں اور بعض الہام یا خواب میں بتائی گئی ہیں۔

(۳) قرآن کریم کے الفاظ بھی اللہ کی جانب سے نازل ہوئے ہیں برخلاف حدیث قدسی کے کہ اس کا صرف معنی منجانب اللہ ہے الفاظ حضور علیہ السلام کے ہیں۔

(۴) قرآن کریم متواتر ہے جب کہ احادیث قدسیہ اخبار احاد کے ضمن میں آتی ہیں۔ اسی لئے ان میں بعض صحیح ہیں بعض حسن ہیں اور بعض ضعیف ہیں۔

(۵) قرآن کریم کسی بھی تبدیلی اور تغیر سے محفوظ ہے اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم میں لی ہے، احادیث قدسیہ ایسی نہیں ہیں۔

(۶) قرآن کریم کی تلاوت پر ہر لفظ کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے حدیث قدسی کی یہ شان نہیں ہے۔

Marfat.com

(۷) حدیث قدسی نماز میں نہیں پڑھی جاسکتی اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔

(۸) قرآن کریم کے مختلف اجزا کو ''سورۃ'' اور ''آیت'' سے موسوم کیا جاتا ہے جبکہ احادیث قدسیہ کو ان ناموں سے موسوم نہیں کیا جاسکتا۔

(۹) چونکہ قرآن متواتر ہے اس لئے اس کا انکار کرنے والا کافر ہوگا برخلاف حدیث قدسی کے کہ اس کا منکر کافر نہیں۔

(۱۰) ناپاکی کی حالت میں قرآن کریم کو چھونا اور پڑھنا جائز نہیں ہے برخلاف حدیث قدسی کے۔

حدیث قدسی کی اقسام - احادیث قدسیہ الفاظ اور اپنے موضوعات کی بنیاد پر چند قسموں کی ہوتی ہیں۔ کچھ احادیث قدسیہ ایسی ہوتی ہیں جن میں صراحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی قول منقول ہوتا ہے، کچھ احادیث میں اس بات کی صراحت تو نہیں ہوتی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے مگر سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول باری عزوجل ہے، کچھ احادیث میں کوئی قول نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل بیان کیا جاتا ہے۔ احادیث قدسیہ کی ایک قسم یہ ہے کہ ان کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا کوئی قول یا فعل نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک طویل حدیث ہوتی ہے جس میں قیامت یا عالم آخرت کے احوال بیان کئے جاتے ہیں اور حدیث کے درمیان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی قول یا فعل مذکور ہوتا ہے۔ یہ احادیث قدسیہ کی مختلف اقسام ہیں ہم یہاں ان تمام اقسام کو مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کریں گے:-

(۱) احادیث قدسیہ کی سب سے اہم وہ قسم ہے جن میں مذکور قول یا فعل کی نسبت صراحتاً اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ ایسی احادیث کو محدثین مندرجہ ذیل طریقوں سے روایت کرتے ہیں اگرچہ معنی ومفہوم سب کا ایک ہی ہے۔

الف: **يقول النبي ﷺ فيما يرويه عن ربه عزوجل**

نبی کریم ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

Marfat.com

ب: قال اللّٰہ تعالٰی فیما رواہ عنہ رسول اللّٰہ ﷺ

اللہ نے ارشاد فرمایا (اس حدیث میں) جو رسول اللہ ﷺ نے اس سے روایت کی

ج: قال رسول اللّٰہ ﷺ قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

یہ اور اس قسم کے بعض دوسرے الفاظ میں بھی حدیث قدسی روایت کی جاتی ہے، ان میں اس بات کی صراحت ہے کہ آگے آنے والے قول یا فعل کا تعلق اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہے۔ ان میں کبھی اللہ تعالیٰ صیغۂ متکلم سے کلام فرماتا ہے اور کبھی صیغۂ غائب کے ساتھ، مثال کے طور پر:۔

الف: عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ قال اللّٰہ تبارک و تعالٰی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ غیری ترکتہ و شرکہ. (۸)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں شریک سے بے نیاز ہوں جو شخص میرے ساتھ کسی کام میں کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

ب: عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال النبی ﷺ یقول اللّٰہ تعالٰی انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا ذکرنی. (۹)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں

Marfat.com

اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

ج: عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما عن النبی ﷺ فیما یروی عن ربہ عزوجل قال ان اللّٰہ کتب الحسنات والسیئات ثم بین ذلک فمن ھم بحسنۃ فلم یعملھا کتبھا اللّٰہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ، فان ھو ھم بھا فعملھا کتبھا اللّٰہ لہ عندہ عشر حسنات إلٰی سبعمائۃ ضعف إلٰی اضعاف کثیرۃ ومن ھم بسیئۃ فلم یعملھا کتبھا اللّٰہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ھو ھم بھا فعملھا کتبھا اللّٰہ سیئۃ واحدۃ. (۱۰)

ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور گناہ لکھ دیئے پھر ان کو بیان کر دیا تو جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کے لئے ایک پوری نیکی کا ثواب لکھتا ہے اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کرتا بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا بلکہ اور کئی گنا ثواب لکھتا ہے اور جو شخص کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور جو شخص کسی گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اس کو کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔

(۲) حدیث پاک کے ابتدائی حصہ میں تو اس بات کی صراحت نہیں ہوتی کہ یہ حدیث قدسی ہے مگر درمیان میں صراحتاً اللہ تعالیٰ کا قول مذکور ہوتا ہے۔

عن عقبۃ بن عامر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول یعجب ربک من راعی غنم، فی

Marfat.com

رأس شظية الجبل يؤذن بالصلاة و يصلي فيقول عز و جل انظروا إلى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني قد غفرت لعبدي و ادخلته الجنة. (۱۱)

ترجمہ:- حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

اسی طرح مسلم شریف کی وہ حدیث جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان کی امت کے سلسلہ میں راضی کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی اور گریہ فرمایا پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کی مغفرت کی دعا کی۔ اس کے بعد حدیث کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

فقال الله عز و جل يا جبرئيل اذهب إلى محمد، وربك اعلم فسئله: ما يبكيك؟ فأتاه جبرئيل عليه السلام فسأله فأخبره رسول الله ﷺ بما قال وهو اعلم فقال الله يا جبرئيل اذهب إلى محمدٍ فقل انّا سنرضيك في امتك ولا نسؤك. (۱۲)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ حالانکہ تمہارا رب زیادہ جانتا ہے مگر ان سے پوچھو آپ کو کس چیز نے رلایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف

98353

Marfat.com

لائے اور ان سے پوچھا حضور علیہ السلام نے ان کو بتایا، پھر حضرت جبرئیل نے جا کر اللہ کو سب ماجرا بتایا حالانکہ اللہ زیادہ جانتا ہے تو اللہ نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ ہم تمہاری امت کے معاملہ میں تمہیں راضی کر لیں گے، اور تمہیں رنجیدہ نہیں کریں گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے بعض اقوال یا افعال کسی حدیث کے ضمن میں مذکور ہیں ان اقوال و افعال کی نسبت اللہ کی جانب نہیں ہوتی بلکہ یہ مجہول کے صیغہ میں وارد ہوتے ہیں لیکن سیاق و سباق اس بات پر قطعی طور پر دلالت کرتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول یا فعل ہے۔ مثال کے طور پر:-

عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال تفتح ابواب الجنة یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللّٰه شیئاً الا رجلا کانت بینه وبین اخیه شحناء، فیقال انظروا هٰذین حتی یصطلحا انظروا هٰذین حتی یصطلحا، انظروا هٰذین حتی یصطلحا. (۱۳)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں پھر ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، سوا ان دو لوگوں کے جو ایک دوسرے سے کینہ رکھتے ہوں، ندا کی جاتی ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں (یہ ندا تین بار کی جاتی ہے)

اس حدیث پاک میں یہ جملہ کہ ''ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو''، اس میں اگرچہ مغفرت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہے بلکہ یہ بصیغہ مجہول وارد ہے لیکن قطعی طور

Marfat.com

پر یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فعل ہے کیوں کہ ''مغفرت کرنا'' اس کی شان ہے اور اسی کے لائق ہے۔ اسی طرح یہ جملہ کہ ''ندا کی جاتی ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں''۔ اس میں اگرچہ صراحت نہیں ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ ان کو مہلت دو بلکہ یہاں بھی صیغہ مجہول والا ہے تاہم سیاق وسباق اور جملے کی عظمت وہیبت سے قطعی طور پر سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ قول اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔

اسی طرح شفاعت کی وہ طویل اور مشہور حدیث جو صحیحین میں وارد ہے، اس میں ہے کہ جب لوگ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس سے مایوس ہو کر شافع محشر کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور آپ سے شفاعت کی درخواست کریں گے تو آپ بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو جائیں گے، آگے حدیث کے الفاظ ہیں:-

ثم يقال لی ارفع راسک سل تعطه وقل يسمع واشفع تشفع (۱۴)

ترجمہ:- پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ اپنا سر اٹھاؤ، مانگو عطا کیا جائے گا، کہو (تمہاری بات) سنی جائے گی، شفاعت کرو قبول کی جائیگی۔

یہاں بھی مجہول کا صیغہ ہے کہ ''پھر مجھ سے کہا جائے گا'' لیکن اسلوب بیان بتا رہا ہے کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔

احادیث قدسیہ کی تعداد- ذخیرۂ احادیث میں احادیث قدسیہ کی تعداد کوئی بہت زیادہ نہیں ہے اور ان میں صحیح احادیث کی تعداد تو اور بھی کم ہے۔ اب تک احادیث قدسیہ کے جو مجموعہ ہماری نگاہ سے گزرے ہیں (جن کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے) ان میں شیخ محمد محمود المدنی کی الاتحاف السنیۃ بالاحادیث القدسیۃ تعداد حدیث کے اعتبار سے سب سے زیادہ ضخیم اور جامع ہے۔ اس میں بھی اختلاف روایات کی وجہ سے بکثرت مکررات ہیں اور مصنف نے صحیح وضعیف ہر طرح کی احادیث قدسیہ جمع کر دی ہیں اس کے باوجود اس میں موجود احادیث قدسیہ کی تعداد ۸۵۳ سے زائد نہ ہو سکی۔ اگر اختلاف روایات

Marfat.com

سے قطع نظر کر لی جائے اور صرف صحیح حدیث کا التزام کیا جائے تو احادیث قدسیہ کی تعداد ۸۵۳ سے بہت کم ہوگی۔ ہمیں ذاتی طور پر اس بات کا تجربہ اس وقت ہوا جب ہم نے احادیث قدسیہ پر کتاب مرتب کرنے کا ارادہ کیا، ہم نے طے کیا کہ اس کتاب میں صرف صحیح احادیث درج کرنے کا اہتمام کیا جائے، اس التزام واہتمام کے ساتھ جب تلاش و تحقیق شروع کی تو اپنی کتاب میں ہمیں احادیث قدسیہ کی تعداد ۱۰۰ ارتک پہنچانا مشکل ہوگیا (اس میں ہماری کم علمی اور ناقص مطالعہ کو بھی یقیناً دخل ہے) ایک اندازے کے مطابق صحیح احادیث قدسیہ ۱۰۰ ار اور ۱۵۰ ار کے درمیان ہوں گی، واللہ تعالیٰ اعلم۔

احادیث قدسیہ کے موضوعات - جیسا کہ ہم نے عرض کیا کہ احادیث قدسیہ کی تعداد کوئی بہت زیادہ نہیں ہے، لہٰذا ان کے موضوعات بھی محدود ہیں، ان میں کوئی شرعی قوانین یا حرام وحلال وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ احادیث قدسیہ میں جن موضوعات کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے ان کا ایک سرسری جائزہ درج ذیل ہے:-

(۱) اثبات توحید اور رد شرک - عقیدۂ توحید نجات کے لئے ضروری عقیدہ ہے اور اسلام کے عقائد میں سب سے پہلا اور بنیادی عقیدہ ہے، بلکہ جتنے انبیاء علیہم السلام دنیا میں مبعوث فرمائے گئے ان سب کی دعوت کی بنیاد عقیدۂ توحید پر ہی تھی۔ اسی طرح گناہوں میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے کہ اس کی بخشش نہیں ہے۔ چنانچہ احادیث قدسیہ میں جا بجا اللہ تعالیٰ نے توحید کا اثبات، اہل توحید کا انعام وثواب، شرک کی مذمت اور اہل شرک کے انجام اور ان کے عذاب کا ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر:-

عن انس یرفعه إن الله یقول لاهون اهل النار عذاباً لو ان لک مافی الأرض من شئی کنت تفتدی به؟ قال نعم قال فقد سألتک ماهو اهون من هٰذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرک بی ابیت إلا الشرک. (۱۵)

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے جو جہنم میں سب سے ہلکے عذاب میں ہوگا فرمائے گا کہ اگر زمین کی تمام چیزیں تیری ملکیت میں ہوتیں تو کیا جہنم سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے تو وہ سب دے دیتا؟ وہ کہے گا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا جب تو آدم کی پشت میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا مگر تو نے نہیں مانا اور شرک کیا۔

(۲) عظمت و تقدیس الٰہی - احادیث قدسیہ کا دوسرا اہم موضوع اللہ تعالیٰ کی عظمت وعزت، ہیبت و قدرت اور کبریائی و بے نیازی کا اظہار و اعلان ہے۔ ان احادیث میں بڑے عمدہ پیرائے، پُر جلال لہجے اور پُر عظمت اسلوب میں اللہ عز وجل کی عظمت و کبریائی کا بیان کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی بے نیازی، بے پرواہی اور شان استغناء کا اظہار فرمایا ہے، مثال کے طور پر یہ احادیث پیش کی جاسکتی ہیں:-

عن أبی ذر عن النبی ﷺ فیما روی عن اللہ تبارک و تعالیٰ انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی و جعلتہ بینکم محرماً فلا تظالموا، یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ فاستھدونی اھدکم، یا عبادی کلکم جائع إلا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم، یا عبادی کلکم عار إلا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم، یا عبادی انکم تخطؤن باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفرلکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو انّ اوّلکم و آخرکم وانسکم و جنکم کانوا علی اتقٰی قلب رجل واحدٍ منکم مازاد ذلک فی ملکی شیئاً، یا عبادی

Marfat.com

لو انّ اولکم و آخر کم وانسکم و جنکم کانوا علی افجر قلب رجلٍ واحدٍ مانقص ذلک من ملکی شیئاً، یاعبادی لو ان اولکم و آخر کم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحدٍ فسألونی، فاعطیت کل انسانٍ مسألتهٗ مانقص ذلک مما عندی إلا کما ینقص المخیط اذا اُدخل البحر، یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا لکم ثم اوفیکم ایاھا، فمن وَجَدَ خیراً فلیحمد اللّٰہ ومن وجد غیر ذلک فلا یلومن الا نفسہ. (۱۲)

ترجمہ:- حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل فرمایا کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے اس لئے باہم ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گم کردہ راہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں تو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں کپڑا پہناؤں تو تم مجھ سے کپڑے طلب کرو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں تو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تمہاری دسترس میں یہ نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تمہاری دسترس میں یہ ہے کہ تم مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے اور تمام انسان و جنات تم میں سب سے

Marfat.com

متقی شخص کی طرح ہو جائیں تب بھی میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے اور انسان و جنات سب کے سب تم میں سے سب سے بُرے آدمی کی طرح ہو جائیں تب بھی میری بادشاہت میں اس سے کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے اور انسان و جنات سب کسی ایک میدان میں کھڑے ہو کر مانگیں اور میں سب کی حاجت پوری کر دوں تب بھی میرے خزانے میں اتنی کمی بھی نہیں ہو سکتی جتنی سمندر میں سوئی ڈالنے سے ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے شمار کر رہا ہوں اور ان کی جزا تمہیں پوری پوری دیتا ہوں، تو جو شخص بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو وہ سوائے اپنے نفس کے کسی کو ملامت نہ کرے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں اپنی جود و سخا اور اپنے خزانوں کا اعلان فرماتا ہے:-

عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال: قال اللّٰه عز و جل اَنفِق اُنفِق علیک وقال ید اللّٰه ملأی لا تغیضها نفقةٌ سحّاء اللیل والنهار وقال أرأیتم ما انفق منذ خلق السماء والأرض فإنه لم یغفی مافی یدهٖ و کان عرشة علی الماء وبیدهٖ المیزان یخفض و یرفع. (۱۷)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم (لوگوں پر) خرچ کرو میں تمہیں عطا فرماؤں گا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بھرا ہوا ہے، خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی، شب و روز

Marfat.com

نعمتوں کو بہاتا ہے، پھر فرمایا دیکھ لو جب سے اس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا ہے وہ نعمتیں تقسیم کر رہا ہے اور اس تقسیم سے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئی اور یہ تقسیم اس وقت سے ہے جب اس کا تخت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں ترازو ہے، کسی پلے کو جھکاتا ہے کسی پلے کو اٹھاتا ہے۔

ایک اور حدیث قدسی میں اپنی بادشاہت کا اعلان ان لفظوں میں فرماتا ہے:-

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله يقول يقبض الله الأرض ويطوى السمٰوٰت بيمينه ثم يقول انا الملك اين ملوك الأرض. (۱۸)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) میں پکڑ لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) میں پکڑ لے گا پھر ارشاد فرمائے گا میں آج بادشاہ ہوں تو زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

(۳) شان رحمت و مغفرت - احادیث قدسیہ میں جو موضوع سب سے زیادہ غالب ہے وہ اللہ عزوجل کی شان رحمت اور بخشش و مغفرت ہے، وہ کیسا رحیم و کریم اور کیسا معاف اور درگزر کرنے والا ہے اس کا اظہار احادیث قدسیہ میں کثرت کے ساتھ ایسے پیرائے میں کیا گیا ہے کہ ہم جیسے گناہ گاروں اور خطا کاروں کو بھی اپنی بخشش و مغفرت کی امید بندھ جاتی ہے۔ ان احادیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کس درجہ محبت کرتا ہے، کس کس انداز سے ان کی بخشش فرماتا ہے اور کیسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر محض اپنی رحمت سے مغفرت فرما دیتا ہے۔ یہاں ہم چند احادیث درج کرتے ہیں، جن کو پڑھ کر ایمان میں

Marfat.com

تازگی آتی ہے:-

عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ید خل اھل الجنۃ الجنۃ و اھل النار النار ثم یقول اللّٰہ تعالیٰ اخرجوا من النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان، فیخرجون منھا قد اسودّ وا، فیلقون فی نھر الحیا او الحیاۃ شک مالک. فینبتون کما تنبت الحبۃ فی جانب السیل. الم تر انھا تخرج صفراء ملتویۃ. (۱۹)

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، جب وہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ جل کر بالکل سیاہ ہو گئے ہوں گے پھر ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو ان پر از سرِ نو بالیدگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کنارے دانہ اگتا ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد اور جھکا ہوا ہوتا ہے۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لما قضی اللّٰہ الخلق کتب فی کتابہٖ فھو عندہ فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی. (۲۰)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرما دیا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا جو اس کے پاس عرش کے

Marfat.com

اوپر موجود ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص یقول قال رسول اللہ ﷺ ان اللّٰہ سیخلص رجلاً من امتی علی رؤوس الخلائق یوم القیامة، فینشر علیہ تسعة و تسعین سجلاً کل سجل مثل مد البصر، ثم یقول اتنکر من ھٰذا شیئاً، اظلمتک کتبتی الحافظون؟ فیقول لایارب، فیقول افلک عذر؟ فیقول لا یارب، فیقول بلٰی إن لک عندنا حسنة، فإنہ لاظلم علیک الیوم فتخرج بطاقة فیھا اشھد ان لا الٰہ إلا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ، فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھٰذہ البطاقة مع ھٰذہ السجلات؟ فقال انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفةٍ فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا یشغل مع اسم اللّٰہ شئی. (۲۱)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو چن کر الگ کرلے گا، پھر اس پر ننانوے دفتر کھولے جائیں گے، ہر دفتر کی لمبائی تا حد نگاہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے ان میں سے کسی (گناہ) کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے حافظوں (کراماً کاتبین) نے تجھ پر ظلم کیا؟ بندہ عرض کرے گا نہیں میرے رب۔ اللہ ارشاد فرمائے گا کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا نہیں میرے رب میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اللہ سبحانہٗ فرمائے گا میرے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا

Marfat.com

جائے گا۔ پھر ایک رقعہ نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوگا۔ **اشهد ان لاإله إلا الله واشهد أن محمداً عبده ورسوله۔** میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اپنے ترازو کے پاس حاضر ہو، وہ بندہ عرض کرے گا اے پروردگار ان دفتروں کے مقابلہ میں اس رقعہ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ فرمائے گا تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائیگا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اس کے بعد وہ سارے دفتر ایک پلے میں رکھے جائیں گے اور وہ رقعہ ایک پلے میں رکھا جائے گا، دفتروں والا پلہ ہلکا ہو جائے گا اور رقعہ والا پلہ بھاری ہو جائے گا اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔

عن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال النبى ﷺ انى لأعلم آخر اهل النار خروجاً منها و آخر اهل الجنة دخولاً، رجل يخرج من النار كبواً فيقول الله اذهب فادخل الجنة فيأتيها فيخيّل اليه انها ملأى. فيرجع فيقول يا رب وجدتها ملأى، فيقول اذهب فادخل الجنة فيأتيها فيخيّل إليه انها ملأى، فيرجع فيقول يا رب وجدتها ملأى فيقول اذهب فادخل الجنة فإن لك مثل الدنيا و عشرة امثالها او ان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول تسخر مني او تضحك مني وانت الملك؟ فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضحك حتى بَدَت نوا جذه و كان يقول ذاك ادنى اهل الجنة منزلة. (۲۲)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ

Marfat.com

والسلام نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ وہ شخص گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا، وہ جنت کے پاس آئے گا مگر اسے محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار جنت تو بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ پھر فرمائے گا جا جنت میں چلا جا، وہ پھر جنت کے پاس آئے گا اس کو پھر ایسا لگے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے، وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار جنت بھری ہوئی ہے، اللہ ارشاد فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا، تیرے لئے دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس حصہ زائد وسعت وہاں ہے، وہ عرض کرے گا اے رب کریم کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے، حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ فرماتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے اندر کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا یہ شخص مرتبہ میں سب سے ادنیٰ جنتی ہوگا۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی ﷺ قال ان عبداً اصاب ذنباً وربما قال اذنب ذنباً فقال رب اذنبتُ وربّما قال اصبت فاغفرلی فقال ربّہ اَعَلِم عبدی ان لہ رباً یغفر الذنوب ویأخذبہٖ غفرت لعبدی، ثم مکث ماشاء اللّٰہ، ثم اصاب ذنباً فقال رب اذنبت أو اصبت آخر فاغفرہ لی فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنوب ویأخذبہٖ غفرت لعبدی ثم مکث ماشاء اللّٰہ

Marfat.com

ثم اذنب ذنباً و ربّما قال اصاب ذنباً قال قال رب اصبت اوقال اذنبت آخر فاغفره لی، فقال اعلم عبدی ان له رباً یغفر الذنب ویأخذبه غفرت لعبدی ثلاثاً فلیعمل ماشاء. (۲۳)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے گناہ کیا ہے مجھے معاف فرمادے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا رب ہے جو معاف کرتا ہے اور اس سے مواخذہ کرتا ہے، میں نے اس کو بخش دیا، پھر کچھ دن ٹھہرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے تو اس کو معاف فرمادے، اللہ ارشاد فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے، میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا، پھر وہ بندہ کچھ دن ٹھہرتا اور پھر کوئی گناہ کر لیتا ہے پھر اللہ سے عرض کرتا ہے اے پروردگار میں نے گناہ کرلیا ہے تو اس کو معاف فرمادے اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر مواخذہ کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا بخش دیا اب وہ جو چاہے کرے۔

ان احادیث کو پڑھ کر بندے کے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی ہے، توبہ ورجوع کا شوق پیدا ہوتا ہے، گناہوں کی مغفرت کی امید قوی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان رحمت ومغفرت پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔

(۴) اعمال کا ثواب اور نیکیوں کی جزاء- احادیث قدسیہ میں ایک بڑی تعداد ایسی

Marfat.com

احادیث کی ہے جن میں مختلف اعمال اور نیکیوں کے ثواب اور ان کی جزاء کا ذکر ہے۔ ان احادیث میں ان اعمال کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ مثال کے طور پر یہ احادیث پیش کی جاسکتی ہیں:-

عن سالم بن عبد اللّٰه عن ابيه انه اخبره انه سمع رسول اللّٰه ﷺ يقول انما بقاؤكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلاة العصر إلى غروب الشمس أُوتي اهل التوراة التوراة فعملوا حتى اذا انتصف النهار عجزوا، فأعطوا قيراطا قيراطاً، ثم اوتي اهل الانجيل الانجيل فعملوا إلى صلاة العصر ثم عجزوا فأعطوا قيراطاً قيراطاً، ثم أوتينا القرآن فعملنا إلى غروب الشمس فأعطينا قِيراطين قيراطين، فقال اهل الكتابين أى ربنا اعطيت هؤلاء قيراطين قيراطين واعطيتنا قيراطاً قيراطاً ونحن كنا اكثر عملاً؟ قال قال اللّٰه عز و جل هل ظلمتكم من اجركم من شي؟ قالوا لا قال فهو فضلي اوتيه من أشاءُ. (۲۴)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ گزشتہ قوموں کے مقابلہ میں تمہاری مدت حیات اتنی ہے جتنا وقت نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان ہوتا ہے۔ اہل توریت (یعنی یہود) کو توریت عطا کی گئی تو انھوں نے اس پر دوپہر تک عمل کیا اس کے بعد وہ عاجز ہو گئے لہٰذا ان کو (اس عمل کے بدلے میں) ایک قیراط اجر دیا گیا، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عصر تک عمل کیا پھر وہ بھی تھک گئے،

Marfat.com

لہٰذا ان کو بھی ایک ایک قیراط اجر وثواب دیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن کریم عطا فرمایا گیا اور ہم نے اس کے مطابق غروب آفتاب تک کام کیا، لہٰذا ہمیں دو قیراط ثواب دیا گیا، (یہ دیکھ کر) یہود ونصاریٰ نے عرض کیا اے رب! تو نے ان لوگوں کو دو دو قیراط ثواب عطا کیا ہے اور ہمیں ایک ایک قیراط، حالانکہ ہم نے ان سے زیادہ کام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے اجر وثواب میں سے کچھ کم کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کچھ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

عن أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال رسول الله ﷺ قال الله كل عمل ابن آدم له إلا الصيام فإنه لي وأنا أجزى به والصيام جنة واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب، فإن سابّه احدٌ أو قاتله فليقل إني امرؤ صائم والذى نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح و اذا لقىَ ربه فرح بصومه. (۲۵)

ترجمہ:- حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے، کیوں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا، روزے (جہنم سے بچانے کے لئے) ڈھال ہیں، تم میں سے کوئی جب روزہ سے ہو تو اس دن نہ تو فحش بکے (نہ عورت کے ساتھ بے لباس ہو) نہ شور وغل کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو اس سے کہہ دے میں آج روزے سے

Marfat.com

ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر اور اچھی ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی تو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔

عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال سمعت النبی ﷺ یقول ان اللّٰہ تعالیٰ اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه فصبر عوضته منها الجنة یرید عینیه. (۲۶)

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کی آنکھوں کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں، دو پیاری چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں۔

عن جندب ان رسول اللّٰہ ﷺ حدث ان رجلاً قال واللّٰہ لا یغفر اللّٰہ لفلان وإن اللّٰہ تعالیٰ قال من ذالذی یتألی علیّ ان لا اغفر لفلان فإنی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال. (۲۷)

ترجمہ:- حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم، اللہ تبارک و تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں فرماؤں گا، سن لے میں نے اس شخص کو بخش دیا اور تیرے (قسم کھانے

Marfat.com

والے کے) اعمال رائیگاں کر دیئے۔

(۵) مکارم اخلاق - احادیث قدسیہ کا ایک بڑا حصہ بندوں کو مکارم اخلاق، حسن معاملہ، انسان دوستی اور صالحین سے محبت اور الفت کی تعلیم دیتا ہے، مثال کے طور پر یہ احادیث پیش کی جاسکتی ہیں:-

عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالىٰ عنه عن النبی ﷺ قال قال اللّٰه ثلاثه أنا خصمهم يوم القيامة رجل اعطى بی ثم غدر، ورجل باع حراً فأكل ثمنه ورجل استأجره اجيراً فاستوفىٰ منه ولم يعط اجره. (۲۸)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے مجھ سے عہد کیا اور پھر اپنے عہد کو توڑ دیا اور بدعہدی کی، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھالی، تیسرا وہ شخص جس نے مزدور سے کام تو پورا پورا لے لیا مگر مزدور کو مزدوری نہیں ادا کی۔

عن أبی هريرة رفعه قال ان اللّٰه يقول انا ثالث الشريكين مالم يخن احدهما صاحبه فإذا خانه خرجتُ من بينهما. (۲۹)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ (کاروبار میں) دو شریکوں کے درمیان مَیں تیسرا ہوتا ہوں، جب تک ایک شریک اپنے دوسرے ساتھی کے ساتھ خیانت نہیں کرتا، جب ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے جدا ہو جاتا ہوں۔

Marfat.com

احادیث قدسیہ کے موضوعات کا یہ ایک اجمالی تعارف ہے، ورنہ اس کے علاوہ بھی دیگر موضوعات پر احادیث قدسیہ موجود ہیں، مثال کے طور پر رسول کریم رؤف الرحیم ﷺ کی شفاعت کا بیان، درود پاک پڑھنے کی فضیلت و جزاء، راضی برضا ہونے کی تلقین، اعمال میں اخلاص اور حسن نیت پیدا کرنے کی تلقین، تصنع اور ریاکاری کی خاطر عبادت کرنے والوں کا انجام، جنت کی نعمتوں کا ذکر، جہنم کی ہولناکیوں کا ذکر اور مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے بے پناہ احسان و انعام کا تذکرہ بھی احادیث قدسیہ میں جا بجا نظر آتا ہے، لیکن ہم نے جو پانچ موضوعات ذکر کئے ہیں دراصل یہی احادیث قدسیہ کے اساسی موضوعات ہیں اور ان احادیث کا ایک بڑا حصہ انہیں موضوعات پر مشتمل ہے۔

موضوع احادیث قدسیہ - وضع حدیث کا فتنہ ابتدائی عہد میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ جس کے مختلف مذہبی اور سیاسی اسباب تھے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں، جن اسباب کی خاطر حدیثیں وضع کی گئیں ان میں ایک سبب ترغیب و ترہیب بھی تھا یعنی لوگوں کو اعمال خیر کی طرف دعوت دینا اور اللہ کے عذاب سے ڈرانا، اس مقصد کے تحت بھی بہت سی حدیثیں گڑھی گئیں۔ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :-

ان کذبا علیّ لیس ککذب علی احد منکم من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار. (۳۰)

میرے اوپر جھوٹ بیان کرنا دوسروں پر جھوٹ بیان کرنے کی طرح نہیں ہے جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

جب حدیثیں گڑھنے کا چلن شروع ہوا تو احادیث قدسیہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہیں اور لوگوں نے بہت سی حدیثیں گڑھ کر احادیث قدسیہ کے نام سے پھیلا دیں، ناقدین حدیث نے اس پر بحث کر کے ان موضوع احادیث قدسیہ کی نشاندہی کر دی ہے۔ مثال کے طور پر ہم یہاں چند موضوع احادیث قدسیہ کی نشاندہی کریں گے :-

Marfat.com

من احدث ولم يتوضأ فقد جفاني ومن لم يتوضأ ولم يصل فقد جفاني ومن صلى ولم يدعني فقدجفاني ومن دعاني ولم اجبه فقدجفوته ولست برب جاف.

جس کو حدث لاحق ہوا اور اس نے وضو نہیں کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا، جس نے وضو کیا اور نماز نہیں پڑھی اس نے مجھ پر ظلم کیا، جس نے نماز پڑھی اور مجھ سے دعا نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے مجھ سے دعا کی اور میں قبول نہ کروں تو میں نے اس پر ظلم کیا اور میں خشک رب نہیں ہوں۔

اس حدیث کو اگر چہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے (۳۱) لیکن ناقدین حدیث نے اس کو ''موضوع'' قرار دیا ہے (۳۲)

اسی طرح ایک اور بہت مشہور حدیث قدسی ہے:-

ماوسعتني ارضي ولا سمائي بل وسعني قلب عبدي المومن

میری زمین اور میرا آسمان میری وسعت کو نہیں پا سکتے ہاں البتہ میں اپنے مومن بندے کے دل میں سما جاتا ہوں۔

یہ حدیث قدسی اتنی مشہور ہوئی کہ اس کو خواجہ میر درد نے شعری قالب عطا کر دیا۔

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

اس حدیث کو بھی شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ میں ذکر کیا ہے، ان کے علاوہ شیخ سہروردی نے عوارف المعارف میں اور امام غزالی نے احیاء العلوم میں یہ حدیث درج کی ہے، لیکن ماہرین حدیث اور ناقدین فن کے نزدیک یہ حدیث ''موضوع''، ''باطل'' اور ''بے اصل'' ہے۔ حوالوں سے قطع نظر یہاں صرف اس قدر اشارہ پر اکتفا کرتے ہیں کہ اس کو موضوع،

Marfat.com

باطل اور بے اصل کہنے والوں میں امام سیوطی، ملا علی قاری، امام عجلونی، طاہر فتنی اور امام زرکشی شامل ہیں۔

عن الحذیفة انه قال سالت النبی ﷺ عن علم الباطن ماهو فقال سالت جبریل عنه فقال عن اللّٰه سر بینی وبین احبائی واولیائی واصفیائی اودعه فی قلوبهم لا یطلع علیه ملک مقرب ولا نبی مرسل.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے علم باطن کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کے بارے میں جبریل سے پوچھا، جبریل نے اللہ تعالیٰ سے روایت کیا کہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک راز ہے جو میرے اور میرے دوستوں، اولیا اور اصفیا کے درمیان ہے میں نے اس راز کو ان کے دلوں میں رکھ دیا ہے اس پر کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل مطلع نہیں ہو سکتا۔

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے (۳۳) ویسے بھی اس کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ صادق و مصدوق کی زبان مبارک سے صادر ہونے والا کلام نہیں ہے۔

ضمنی طور پر یہ اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ یہاں گفتگو بطریق محدثین ہو رہی ہے فی الحال صوفیا اور ان کا معیار رد و قبول ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے، چونکہ احادیث کے رد و قبول کے سلسلہ میں صوفیا کرام کا اپنا ایک الگ مزاج و مذاق ہے، جس طرح یہ ضروری نہیں کہ صوفیا کی صحیح قرار دی ہوئی حدیث محدثین اور ناقدین فن کے نزدیک بھی صحیح ہو اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ محدثین نے جس حدیث کو موضوع قرار دیا ہو وہ صوفیا کے نزدیک بھی موضوع ہو۔ **وللناس فیما یعشقون مذاهب**

اردو میں ابھی تک کوئی ایسی کتاب میری نظر سے نہیں گزری جس میں موضوع، باطل

Marfat.com

اور منکر احادیث قدسیہ کو یکجا کیا گیا ہو، اس قسم کی احادیث قدسیہ موضوعات پر لکھی جانے والی کتابوں میں بکھری ہوئی ہیں۔ کوئی مرد میدان سامنے آئے اور اس نہج پر ایک تحقیقی و تنقیدی کتاب مرتب کرے تو اردو میں موضوعات پر لکھی جانے والی کتابوں پر یقیناً یہ ایک اضافہ ہوگا، اللہ عز و جل کی قدرت کاملہ سے کوئی بعید نہیں کہ وہ حدیث کی یہ خدمت ہندوستان میں رہنے والے حدیث کے ایک معمولی طالب علم سے لے لے۔

احادیث قدسیہ پر بعض اہم کتابیں - احادیث قدسیہ اپنی ایک الگ شناخت اور ایک خاص رنگ و آہنگ رکھنے کی وجہ سے ابتداء سے ہی علما و محدثین کا مرکز توجہ رہی ہیں، محدثین نے ان کو اپنے شیوخ سے روایت کیا اور اپنی اپنی کتابوں میں درج کیا، لیکن عہد تدوین میں کسی محدث نے ان احادیث قدسیہ کو الگ کتابی شکل میں جمع کیا ہو اس کا سراغ مجھے اپنے محدود و ناقص مطالعہ کی وجہ سے نہ مل سکا، یہ احادیث مختلف کتابوں میں مختلف ابواب اور مسانید کے تحت بکھری ہوئی تھیں۔ ہاں حدیث کی جو کتابیں حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کی گئیں ان میں وہ تمام احادیث جن کی ابتداء "**قال اللّٰہ تعالیٰ**" (اللہ نے فرمایا) سے ہوتی تھی باب القاف کے تحت یکجا ہو گئیں۔ مثال کے طور پر امام سیوطی کی "الجامع الکبیر" اور "الجامع الصغیر" پیش کی جاسکتی ہے، ان دونوں کو حروف تہجی کی ترتیب پر تالیف کیا گیا ہے، چنانچہ "الجامع الصغیر" میں باب القاف کے تحت ۶۶/ احادیث قدسیہ یکجا کر دی گئی ہیں جن کی ابتداء "**قال اللّٰہ تعالیٰ**" یا "**قال ربکم**" سے ہوئی ہے، جبکہ الجامع الکبیر میں ۱۳۳/ احادیث قدسیہ یکجا ہیں۔ امام سیوطی نے چونکہ اس میں صحت کا التزام نہیں کیا ہے اس لئے ان احادیث میں بعض ضعیف احادیث بھی درج ہوگئی ہیں، جن کی طرف امام سیوطی نے لفظ "ض" سے اشارہ کر دیا ہے۔ الجامع الصغیر کے باب القاف میں موجود احادیث قدسیہ کی تعداد ۶۶ ہے ان میں ۶۴ کی ابتداء "**قال اللّٰہ تعالیٰ**" سے ہوئی ہے اور ۲ "**قال ربکم**" سے شروع ہوئی ہیں۔ ان ۶۶/ احادیث میں بقول امام سیوطی ۴۳ صحیح ہیں، ۶ حسن ہیں، ۱۳ ضعیف ہیں اور ۴ کے بارے میں امام سیوطی نے کوئی حکم نہیں لگایا۔

Marfat.com

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا کہ عہد متاخرین میں احادیث قدسیہ کو الگ کتاب میں جمع کرنے کا ذوق پیدا ہوا اور علماء نے نہ صرف یہ کہ احادیث قدسیہ کے مجموعے تالیف کئے بلکہ ان کی شروحات اور ان پر مختلف زاویوں سے تحقیقی بحث بھی قلم بند ہونے لگی۔

حافظ ابن حجر الہیثمی لکھتے ہیں:-

القدسية اكثر من مائة وقد جمعها بعضهم فى جزء كبير. (۳۴)

احادیث قدسیہ سو سے زیادہ ہیں، بعض علماء نے ان کو ایک بڑے جز میں جمع کر دیا ہے۔

یہاں ہم احادیث قدسیہ کے بعض مجموعوں اور ان پر لکھی جانے والی کچھ کتابوں کا ایک سرسری جائزہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں:-

(۱) مشكاة الانوار فيما روى عن الله سبحانه من الاخبار-

یہ شیخ محی الدین ابن عربی (م ۶۳۸) کی تالیف ہے، اس میں ایک سو ایک احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں، یہ حلب سے ۱۹۲۷ء/ ۱۳۴۶ھ میں شائع ہوئی (۳۵) کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے شیخ ابن عربی (م ۶۳۸ھ) کی ایک اور کتاب کا ذکر کیا ہے جس کا نام "الرياض الفردوسية فى الاحاديث القدسية" ہے (۳۶) معلوم نہیں یہ دونوں ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں یا الگ الگ دو کتابیں ہیں۔

(۲) الاحاديث القدسية الاربعينية -

یہ ملا علی قاری کی تصنیف ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس میں ۴۰/ احادیث قدسی جمع کی گئی ہیں۔ یہ کتاب بھی المطبعة العلمية حلب سے ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی۔

(۳) الاتحاف السنية فى الاحاديث القدسية -

یہ امام عبدالرؤف المناوی کی تالیف ہے اور ۲۷۲/ احادیث قدسیہ پر مشتمل ہے۔ اس کو امام مناوی نے دو ابواب پر جمع کیا ہے پہلے باب میں وہ احادیث ہیں جن کی ابتداء "قال الله

Marfat.com

تعالیٰ" سے ہوتی ہے، اور دوسرے باب میں وہ احادیث ہیں جن کا آغاز **"قولہ تعالیٰ"** سے ہوتا ہے۔ یہ کتاب بیروت اور قاہرہ سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، ہمارے پیش نظر نسخہ بیروت سے ۱۴۰۲ھ میں شائع ہوا ہے۔

(۴) الاتحافات السنية بالاحاديث القدسية ۔

یہ شیخ محمد محمود المدنی (م ۱۲۰۰ھ) کی تالیف ہے۔ اس میں مصنف نے امام سیوطی کی جمع الجوامع (الجامع الکبیر) کو بنیاد بنایا ہے اور ۸۵۳/احادیث قدسیہ جمع کی ہیں۔ اس کتاب کو تین ابواب پر ترتیب دیا گیا ہے پہلے باب میں وہ احادیث ہیں جو **"قال اللّٰہ تعالیٰ"** سے شروع ہوئی ہیں، دوسرے باب میں وہ احادیث ہیں جن کی ابتداء **"یقول اللّٰہ"** سے ہوئی ہے اور تیسرے باب میں وہ احادیث ہیں جن کے درمیان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی قول مذکور ہے۔ مصنف نے اس میں بکثرت مکررات درج کر دی ہیں جس کی وجہ احادیث قدسیہ کے الفاظ اور روایات کا اختلاف ہے، اسی وجہ سے اس کتاب میں احادیث قدسیہ کی تعداد ۸۵۳ تک پہنچ گئی ہے ورنہ درحقیقت احادیث قدسیہ اس عدد سے بہت کم ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس میں مصنف نے ضعیف بلکہ موضوع احادیث بھی درج کر دی ہیں لیکن ایسی احادیث کے ساتھ مصنف نے ان کے موضوع یا ضعیف ہونے کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے۔ یہ کتاب مصر سے بھی طبع ہوئی ہے لیکن فی الوقت جو نسخہ ہمارے پیش نظر ہے وہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد سے ۱۳۲۳ھ میں شائع ہوا ہے۔ اس کے آخر میں کتاب کے مصحح قاضی محمد شریف الدین فاروقی کا چار صفحات کا ایک مضمون "الخاتمۃ فی شرح معنی الحدیث القدسی" کے نام سے درج ہے، جس میں حدیث قدسی کے اوپر مختصر مگر جامع بحث کی گئی ہے۔

(۵) الاحادیث القدسیة ۔

مصر کی المجلس الاعلیٰ للشؤن الاسلامیة کے ماتحت ادارے "لجنة القرآن والحدیث" نے یہ مجموعہ شائع کیا ہے۔ اس میں صحاح ستہ اور مؤطا امام مالک سے ۴۰۰/ احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں۔ احادیث کی تعداد چار سو تک اس لئے پہنچ گئی کیوں کہ اس

Marfat.com

میں بھی الفاظ حدیث کی مختلف روایات کو درج کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ مجموعہ ۱۳۸۹ھ میں المجلس الاعلیٰ کے زیر اہتمام قاہرہ سے شائع ہوا۔

(۶) الاحادیث القدسیة الصحیحة و شرحها –

یہ کتاب ڈاکٹر محمد محمد تامر اور استاذ عبدالعزیز مصطفیٰ کے اشتراک سے تالیف کی گئی ہے اس میں صرف بخاری، مسلم اور ترمذی میں وارد صحیح احادیث قدسیہ کا التزام کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں تقریباً ۹۰ احادیث قدسیہ درج کی گئی ہیں۔ جگہ جگہ حدیثوں کے اختلاف روایات کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے، دوسری قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس میں ہر حدیث کے ساتھ فتح الباری، شرح مسلم للنووی اور تحفۃ الاحوذی وغیرہ سے حدیث کی شرح بھی درج کر دی گئی ہے۔ یہ کتاب ۴۲۸ صفحات پر مشتمل ہے اور دارالتقویٰ قاہرہ سے ۲۰۰۰ء میں طبع ہوئی ہے۔

(۷) الاربعون القدسیة –

یہ ڈاکٹر عز الدین ابراہیم اور نومسلم اسکالر عبدالودود (اسلام سے قبل کا نام ڈینس جانسن ڈیوس) کے اشتراک سے ترتیب دی گئی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں ۴۰ احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں، ایک صفحہ پر حدیث کا عربی متن ہے اور اس کے مقابل دوسرے صفحہ پر اس کا انگریزی ترجمہ۔ حسب ضرورت بعض جگہ حاشیہ میں بعض الفاظ کی تشریح بھی کر دی گئی ہے، مؤلفین نے عربی اور انگلش میں ایک وقیع مقدمہ بھی تحریر کیا ہے اس بات کا اظہار نہ کرنا علمی خیانت ہوگی کہ ہم نے اس مقدمہ سے بھرپور استفادہ کیا ہے، یہ کتاب ۱۹۷۹ء میں تالیف کی گئی اور ۱۹۸۰ء میں پہلی بار شائع ہوئی، ہمارے سامنے جو نسخہ ہے وہ دارالقرآن الکریم بیروت سے ۱۹۹۹ء میں شیخ زاید بن سلطان آل نہیان (امیر متحدہ عرب امارات) کے خرچ پر مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا گیا ہے یہ کتاب کا دسواں ایڈیشن ہے۔

(۸) الاحادیث القدسیة –

یہ استاذ مصطفیٰ عاشور نے ترتیب دی ہے اس میں ۶۰ احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں، اس کو

Marfat.com

استاذ مصطفیٰ عاشور نے امام نووی کی طرف منسوب کیا ہے لیکن امام نووی کی تصنیفات کے ذیل میں ہم نے اب تک اس کتاب کا نام نہیں دیکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۹۷ھ میں شائع ہوئی۔

(۹) مفتاح الکنوز و مصباح الرموز –

یہ شیخ محمد بن احمد بن محمد التبریزی کی تصنیف ہے، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا تذکرہ کیا ہے (۳۷) اس میں ۴۰ر احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں اور صوفیاء کے ذوق و منہج پر ان کی شرح کی گئی ہے، بقول صاحب کشف الظنون اس میں ''اسرار عرفانیہ اور علوم لدنیہ'' کی روشنی میں احادیث قدسیہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر احمد الشرباصی کی کتاب ''ادب الاحادیث القدسیة'' اور ڈاکٹر شعبان محمد اسماعیل کی کتاب ''الاحادیث القدسیة و منزلتها فی التشریع'' بھی قابل ذکر اور قابل مطالعہ ہیں لیکن فی الحال یہ دونوں کتابیں ہمارے پیش نظر نہیں ہیں۔ یہ صرف ان چند کتابوں کا سرسری جائزہ تھا جو ہمارے علم و مطالعہ میں آسکیں، ظاہر ہے کہ احادیث قدسیہ کے سلسلہ میں یہ کوئی حتمی اور مکمل فہرست نہیں ہے۔

اردو میں اب تک صرف دو کتابیں نظر سے گزریں ایک مولانا احمد سعید دہلوی کی جو فی الحال پیش نظر نہیں ہے، غالباً اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے، دوسری مولانا ابو مسعود اظہر ندوی کی ''احادیث قدسیہ''۔ یہ مجموعہ عرب علما کی ایک ٹیم نے ترتیب دیا تھا، جس کو دارالکتب العلمیہ بیروت نے شائع کیا ہے، ندوی صاحب نے اسی کی از سرنو ترتیب و تدوین کی ہے، کتاب کی ضخامت کم کرنے کے لیے اس میں عربی متن درج نہیں کیا گیا صرف احادیث کے اردو ترجمے پر اکتفا کیا گیا ہے، شروع میں ایک مقدمہ بھی ہے جس میں احادیث قدسیہ پر بہت مختصر گفتگو کی گئی ہے، اس کے بعد صحاح ستہ کے مصنفین کے حالات درج کیے گئے ہیں، یہ کتاب مکتبہ اشاعت القرآن دہلی سے ۲۰۰۲ء میں شائع ہوئی۔

Marfat.com

مراجع

(۱) سید شریف الجرجانی: التعریفات، ص:۴۵، الدار التونسیة لنشر تونس ۱۹۷۱ء
(۲) ملاعلی قاری: الاحادیث القدسیة الاربعینیة، ص:۲، المطبعة العلمیة، حلب ۱۹۲۷ء
(۳) النجم ۴،۳
(۴) سنن ابی داؤد: کتاب السنة، باب لزوم السنة
(۵) الحاتمة فی شرح معنی الحدیث القدسی مشمولہ الاتحاف السنیة للمدنی، ص:۲۳۶، دائرۃ المعارف النظامیة، حیدر آباد ۱۳۲۳ھ
(۶) الاربعون القدسیة، ص:۲۶، دار القران الکریم، بیروت ۱۹۹۹ء
(۷) الاحادیث القدسیة الاربعینیة، ص:۲، المطبعة العلمیة، حلب ۱۹۲۷ء
(۸) مسلم: کتاب الزهد والرقائق، باب تحریم الریا
(۹) بخاری: کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسه
(۱۰) بخاری: کتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو سیئة
(۱۱) سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب الاذان فی السفر
(۱۲) مسلم: کتاب الایمان، باب دعاء الخیر لامته
(۱۳) مسلم: کتاب البر والصلة والآداب، باب النهی عن الشحناء والتهاجر
(۱۴) بخاری: کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار
(۱۵) بخاری: کتاب الانبیا، باب خلق آدم وذریته
(۱۶) مسلم: کتاب البر والصله، باب تحریم الظلم
(۱۷) بخاری: کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ وکان عرشه علی الماء
(۱۸) بخاری: کتاب التفسیر: سورة زمر، باب قول اللہ تعالیٰ والارض جمیعاً قبضته یوم القیامة
(۱۹) بخاری: کتاب الایمان، باب تفاضل اهل الایمان فی الاعمال
(۲۰) بخاری: کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قوله تعالیٰ وهو الذی یبدأ الخلق ثم یعیده
(۲۱) ترمذی: کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت وهو یشهد ان لا اله إلا الله
(۲۲) بخاری: کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار
(۲۳) بخاری: کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام الله
(۲۴) بخاری: کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک رکعة من العصر قبل الغروب

Marfat.com

(۲۵)بخاری: کتاب الصوم،باب هل یقول إنی صائم اذا شُتِم

(۲۶)بخاری: کتاب المرضیٰ،باب فضل من ذهب بصره

(۲۷)مسلم: کتاب البر والصلة،باب النهی عن تقنیط الانسان من رحمة الله تعالیٰ

(۲۸)بخاری، کتاب البیوع،باب اثم من باع حرا

(۲۹)ابو داؤد: کتاب البیوع،باب فی الشرکة

(۳۰)بخاری: کتاب الجنائز،باب یکره من النیاحة علی المیت

(۳۱)الفتوحات المکیه، ج:۳/ص:۵۲۹،دارالکتب العربیة مصر

(۳۲)الف۔الصغانی:الموضوعات،ج۱/ص۴۳،دار المامون للتراث بیروت۱۴۰۵ھ

ب۔العجلونی:کشف الخفاء،ج۲/ص۲۹۲،مؤسسة الرسالة بیروت ۱۴۰۵ھ

(۳۳)الکنانی:تنزیه الشریعة ،ج۱/۲۸۰،دار الکتب العلمیة بیروت ۱۳۹۹ھ

(۳۴)ابن حجر ہیثمی:الفتح المبین،ص۲۰۱،دار الکتب العلمیة بیروت۱۹۷۸ء

(۳۵)ڈاکٹر عزالدین ابراہیم:الاربعون القدسیة،ص۳۰،دارالقرآن الکریم بیروت۱۹۹۹ء

(۳۶)حاجی خلیفہ:کشف الظنون،باب الراء،دار الکتب العلمیة بیروت۱۹۹۳ء

(۳۷)مرجع سابق: ج۲/ص۱۰۳۸

☆☆☆

Marfat.com

احادیث قدسیہ اور صفات باری

مولانا منظر الاسلام ازہری
ڈائرکٹر اسلامک سینٹر آف ہائی پوائنٹ
نارتھ کیرولینا، امریکہ

میرے کرم فرما مخلص دوست مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری (اطال اللہ عمرہ) نے اپنی کتاب ''احادیث قدسیہ'' پر مجھ سے ایک مبسوط علمی مقدمہ لکھنے کی فرمائش کی ہے، خاص طور پر یہ فرمایا کہ بہت ساری ایسی حدیثیں ہیں جو بظاہر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے جسم وجسمانیت ثابت کرتی ہیں اس لئے اس مسئلہ کو ہی مدنظر رکھ کر مقدمہ تحریر کیا جائے۔ میں اگرچہ اپنے آپ کو اس عظیم کام کا اہل نہیں پاتا مگر ان کی محبت نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کردیا۔ میں نے اس ضمن میں صحابہ وتابعین اور عصر اول کے ائمہ کے اقوال کا مطالعہ کیا اور فلسفیانہ مباحث سے قطع نظر خالص محدثین کے طرز پر اپنا حاصلِ مطالعہ پیش کرنے کی جرأت کررہا ہوں۔ فاقول وباللہ التوفیق.

حدیث قدسی ایسی حدیث ہے جس کو نبی اکرم ﷺ نے جبریل، الہام، یا خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہو۔ احادیث قدسیہ متعدد مضامین پر مشتمل ہوتی ہیں۔ معنی کی تعبیر کے لئے دیگر احادیث کی طرح ان میں بھی مختلف الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کے وعد و وعید اور شان رحمت کا بیان دیگر احادیث کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے، اس لئے ان میں ایسے الفاظ کا استعمال بھی کثرت کے ساتھ ہوا ہے جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے ہے۔ بلفظ دیگر قرآن کریم میں جس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے بعض ایسے الفاظ مثلاً ''ید''، ''وجہ''، ''استواء'' موجود ہیں اسی طرح

Marfat.com

احادیث قدسیہ میں بھی "نزول"، "قدم"، "ضحک" وغیرہ کے الفاظ کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں مثلاً امام بخاری نے اپنی سند سے یہ روایت نقل کی ہے:

عن أبی هریرة رضی الله تعالی عنه أن رسول الله ﷺ قال ینزل ربنا تبارك وتعالی كل لیلة الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الأخر یقول من یدعونی فأستجیب له، من یسئلنی فأعطیه من یستغفرنی فأغفر له۔

(صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الدعاء فی الصلاة من أخر اللیل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا کی طرف "نزول" فرماتا ہے اور ندا دیتا ہے جو شخص مجھ سے دعاء مانگے گا میں اس کی دعاء قبول کروں گا جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے گا میں اسے عطا کروں گا اور جو مجھ سے اپنی بخشش طلب کرے گا میں اسے بخشش دوں گا۔

ایک اور حدیث جس کو امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اس میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

قال الله عز وجل اذا تقرب عبدی منی شبرا تقربت منه ذراعا، واذا تقرب منی ذراعا تقربت منه باعا، واذا أتانی یمشی أتیته هرولة۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر والدعاء والتقرب الی الله تعالی)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جب کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا

Marfat.com

ہے تو میں اس سے ایک گز قریب ہو جاتا ہوں۔ جب مجھ سے ایک گز
قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر
میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

اس طرح کی متعدد حدیثیں اس مجموعہ میں اور اس کے علاوہ دیگر احادیث قدسیہ کے مجموعوں میں موجود ہیں۔ پہلی حدیث میں ''نزول'' اور دوسری حدیث میں ''مشی، اور ہرولہ'' آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ آنے، جانے اور دوڑنے وغیرہ صفات سے منزہ ہے کیونکہ یہ اجسام کی صفتیں ہیں جو حادث ہیں اور جن پر فنا طاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس پر کبھی فنا اور حدوث طاری نہیں ہوسکتا۔ ان احادیث میں دو طرح کی مشکلات پیش آتی ہیں۔ پہلی تو یہ کہ عربی قواعد کی روشنی میں متن کا ایسا ترجمہ جو تقدیس الٰہ اور تنزیہ باری پر مشتمل ہو اور سمجھ میں بھی آجائے۔ یہ کام مؤلف نے بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ تمام حدیثوں بالخصوص ان جیسی حدیثوں کا ترجمہ عربی قواعد کی روشنی میں اتنا حسین انداز میں کیا ہے جس سے توحید پر کوئی حرف نہیں آتا ہے۔ مخلوق اور خالق کا فرق بھی واضح ہے، اور شان الوہیت کا پورا پورا لحاظ بھی موجود ہے۔ اس سے مؤلف کی عربی اور اردو زبان پر دسترس بھی معلوم ہوتی ہے۔

دوسری مشکل یہ پیش آتی ہے کہ ان احادیث سے متعلق اہل ایمان کا نقطہ نظر کیا ہونا چاہئے؟ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جس کا تعلق ایمان اور عقیدہ سے ہے۔

اس سے متعلق اہل علم کے چار نظریات ہیں:

(۱) ان آیتوں اور حدیثوں کا معنی اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ اس نظریہ کو سلف کا عقیدہ کہا جاتا ہے۔

(۲) جن آیتوں اور حدیثوں میں باری تعالیٰ کی ایسی صفات وارد ہوئی ہیں ان کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تاہم الفاظ و قرائن اگر اجازت دیں تو اس کا ایسا معنی بیان

Marfat.com

کیا جاسکتا ہے جو شریعت کی روح کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ عقل سلیم کے بھی موافق ہو۔ اس نظریہ کو "تاویل" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۳) ان آیتوں اور حدیثوں کو اس کے معنی لغوی حقیقی پر محمول کیا جائے گا۔ اس نظریہ کو "تشبیہ و تجسیم" کا نام دیا جاتا ہے اور اس کے ماننے والوں کو مشبہ اور مجسمہ کہا جاتا ہے۔

(۴) باری تعالیٰ کی جو اس قسم کی صفات وارد ہوئی ہیں ان کا اثبات کیا جائے گا یعنی جہاں "ید" ہے اس کا مطلب "ید" ہی ہے، جہاں "وجہ" ہے اس کا مطلب وجہ ہی ہے مگر انسانی ید (ہاتھ) اور وجہ (چہرہ) کی طرح نہیں۔ اس نظریہ کے متبع بعض محدثین اور ابن تیمیہ ہیں۔

پہلا اور دوسرا نظریہ نہایت اہم ہے اس لئے ہم اس پر تفصیلی بحث کریں گے۔ تیسرا نظریہ سرے سے باطل ہے اور چوتھا نظریہ بھی غور و فکر کے بعد تیسرے کے مشابہ ہے، اس لئے اس کے بطلان میں بھی کچھ شک نہیں۔ لہٰذا تیسرے پر مختصر سی روشنی ڈالیں گے۔

تفویض:

سلف صالحین نے قرآن کریم اور احادیث رسول کی سماعت نہایت متدین ماحول میں کی۔ وہ آیات متشابہات اور احادیث صفات کا جب ذکر کیا کرتے یا پڑھتے تو بلا چون و چرا ان مقامات سے گذر جاتے اس پر کسی قسم کا کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔ قرآن کریم میں وارد "استواء"، "ید"، "وجہ" اور حدیث پاک بالخصوص احادیث قدسیہ میں مذکور "نزول"، "قدم"، "جلوس" جیسے الفاظ سے متعلق ان کا نظریہ یہ تھا کہ اس کا حقیقی معنی و مراد اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔ انسانی عقل ان الفاظ کے معانی کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اس لئے انہوں نے کہا یہ الفاظ جس طرح وارد ہوئے ہیں اسی طرح پڑھ کر گذر جایا جائے۔ ان کا یہ جملہ "امروھا کما جاءت" اہل علم کے درمیان بڑا مشہور ہے۔

Marfat.com

امام بغوی نے اپنی تفسیر میں حضرت سفیان ثوری، امام اوزاعی، لیث بن سعد، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک جیسے قدآور ائمہ حدیث وفقہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ ''ان آیتوں کو بغیر کسی کیف کے پڑھ کر گذر جانا چاہئے''۔

امام بیہقی نے یحییٰ بن یحییٰ کے حوالہ سے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے:

كنا عند الامام مالك بن انس، فجاء رجل فقال يا أبا عبد الله "الرحمن على العرش استوى كيف استوائه؟ فأطرق مالك برأسه حتى علته الرحضاء، ثم قال الاستواء غير مجهول والكيف غير معقول والايمان به واجب والسوال عنه بدعة، وما أراك الا مبتدعا

ہم لوگ امام مالک کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اور ان سے آیت استوا پڑھ کر پوچھنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا استواء کس طرح سے ہے؟ امام مالک نے سر جھکا لیا یہاں تک کہ آپ کے چہرہ پر پسینہ نمودار ہو گیا۔ پھر فرمایا استوا معلوم ہے، اس کی کیفیت عقل انسانی کی سمجھ سے باہر ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے، اس سے متعلق سوال کرنا بدعت ہے، میرا خیال ہے کہ تم بدعتی ہو۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر امام مالک نے اس شخص کو مسجد سے باہر نکلوا دیا۔

سفیان بن عیینہ سے مروی ہے:

كل ما وصف الله تعالى به نفسه فى كتابه فتفسيره تلاوته والسكوت عنه

اللہ تعالیٰ نے کلام مقدس میں جس طرح اپنی صفت بیان کی ہے اس کی توضیح یہی ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے اور اس پر خاموشی اختیار کی

Marfat.com

جائے۔

امام شہرستانی نے سلف کی ایک جماعت کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان الفاظ کی تاویل سے یہ کہہ کر توقف کیا ہے کہ جو الفاظ وارد ہوئے ہیں ان کا معنی ہمیں معلوم نہیں ان آیتوں کی تاویل اور تفسیر کے بھی ہم مکلّف نہیں، ہم یہ عقیدہ رکھنے کے مکلّف ہیں کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں، اس کی طرح کوئی شئی نہیں۔ امام شہرستانی کہتے ہیں کہ متقدمین سلف کے مذہب میں ہی سلامتی ہے، کیونکہ انہوں نے کہا کہ جو کچھ کتاب وسنت میں وارد ہوا ہے ان سب پر ہمارا ایمان ہے، ان میں سے کسی لفظ کی تاویل میں ہم نہیں پڑتے اور یہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مخلوق کے مشابہ نہیں (ملخصا الملل والنحل)

امام شہرستانی کے قول کی تائید حضرت عمر کے اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جس کو امام دارمی نے اپنی سنن میں اور نصر مقدسی نے کتاب الحجة میں سلیمان بن یسار سے روایت کیا:

ان رجلا یقال له صبیغ قدم المدینة،فجعل یسئل عن متشابه القرآن، فأرسل الیه عمر وقد أعد له عراجین النخل، فقال من أنت؟ قال أنا عبد الله صبیغ فأخذ عمر عرجونا من تلك العراجین فضربه وقال أنا عبد الله عمر،فجعل له ضربا حتی دمی رأسه فقال یا أمیر المؤمنین حسبك قد ذهب الذی کنت أجد فی رأسی۔

(سنن دارمی ١/ ٦٦،٦٧، دار الکتاب العربی، بیروت، سنة ١٤٠٧ھ)

صبیغ نامی ایک شخص مدینہ طیبہ آکر قرآن میں موجود آیات متشابہات سے متعلق سوال کرنے لگا، حضرت عمر نے اسے بلا بھیجا اور کھجور کی سبز ٹہنی کی ایک چھڑی تیار کی، پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا میرا نام عبد اللہ صبیغ ہے، حضرت عمر نے فرمایا میں عبد اللہ عمر ہوں، حضرت

Marfat.com

عمر نے کھجور کی چھڑی سے اسے اس قدر مارا کہ اس کا سر لہولہان ہوگیا،
اس نے کہا امیر المؤمنین بس کیجیے میرے دماغ کا فتور ختم ہوگیا۔

دارمی نے ایک دوسری سند سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے جس میں اس طرح ہے کہ حضرت عمر نے اسے تین مرتبہ مارا۔ ہر بار مار کر چھوڑ دیتے تھے جب درد میں راحت ہوتی پھر مارتے۔

دارمی نے صفحہ ۶۷ پر نافع کے حوالہ سے مزید تفصیل درج کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمر نے ابوموسیٰ اشعری کو خط لکھا کہ دیکھنا لوگ اس کی ہمنشینی اختیار نہ کریں۔ کہتے ہیں کہ لوگوں کا اس کے ساتھ بیٹھنے سے انکار کرنا اس پر بڑا گراں گذرا اور وہ تائب ہوگیا، ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کو اس کی توبہ کی تفصیل لکھی، حضرت عمر نے پھر لوگوں کو اس کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت دے دی۔

ابن خلدون نے صفات باری سے متعلق عصر اول کے لوگوں کے نظریات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

ويدل على أن التأويل فيها غير معلوم للبشر ان الألفاظ اللغوية انما يفهم منها المعانى التى وضعها العرب لها فاذا استحال اسناد الخبر الى مخبر عنه جهلنا مدلول الكلام حينئذ وان جائنا من عند الله فوضنا علمه اليه ولا نشغل أنفسنا بمدلول نلتمسه فلا سبيل لنا الى ذلك. وقد قالت عائشة رضى الله تعالى عنها اذا رئيتم الذين يجادلون فى القرآن فهم الذين عنى الله "فاحذروهم" هذا مذهب السلف فى الآيات المتشابهة. وجاء فى السنة ألفاظ مثل ذلك حملها عندهم محمل الأيات لأن المنبع واحد.

(تاريخ ابن خلدون ۱/۳۳ الفصل السادس عشر فى كشف الغطاء عن المتشابه من الكتاب والسنة)

Marfat.com

قرون اولیٰ میں تاویل کا ثبوت نہیں ملتا، الفاظ سے وہی معنی سمجھے جائیں گے جن کے لئے عرب نے ان کو وضع کیا ہے، جب خبر کی اسناد مخبر عنہ کی طرف ممکن نہ ہو تو اس وقت ہم کلام کے مدلول سے واقف نہیں ہو پائیں گے، جب کلام اللہ میں اس قسم کے الفاظ آئیں گے تو ہم اس کا معنی اللہ ہی کے سپرد کردیں گے اور ہم ان معانی تک پہنچنے میں خود کو نہیں الجھائیں گے جن تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب تم دیکھو کہ لوگ قرآن میں مجادلہ اور بحث ونزاع کررہے ہیں تو سمجھ لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے بچو۔ آیات متشابہات میں یہی سلف صالحین کا مذہب ہے، اس قسم کے کچھ متشابہہ الفاظ حدیث میں بھی آئے ہیں، ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو آیات کے ساتھ کیا گیا کیوں کہ دونوں کا منبع ومصدر ایک ہی ہے۔

یہاں یہ بھی ذکر کردینا ضروری ہے کہ بعض لوگوں نے تفویض کا معنی یہ سمجھ لیا کہ الفاظ کے معنی کو ثابت مانا جائے اور کیفیت کی تشریح نہ کرکے اسے علم الٰہی کے سپرد کردیا جائے۔ یہ بات قطعاً لغت اور ائمہ کی تشریح کے خلاف ہے۔ اہل لغت نے جہاں ''تفویض'' کا معنی بیان کیا ہے، اس میں کہیں سے کہیں تک یہ قید نہیں لگائی کہ حقیقت کو ثابت مان لیا جائے اور صفت کو کسی کے سپرد کردیا جائے۔ علامہ جوہری مختار الصحاح میں، مادہ ''فوض'' کے تحت لکھتے ہیں:

فوض اليه الأمر تفويضا، رده اليه.

(مختار الصحاح، باب الفاء، ص۵۱۷)

معاملہ اس کے سپرد کردیا یعنی اس کی طرف لوٹا دیا۔

سلف نے بھی تفویض کا معنی لغت کے عین مطابق سمجھا ہے۔ اس کی تائید امام احمد بن

Marfat.com

حنبل سے مروی اس روایت سے ہوتی ہے جس کو خلال نے اپنی کتاب ''السنۃ'' میں اس طرح روایت کیا ہے:

قال حنبل سألت أبا عبد الله عن الأحاديث التى تروى أن اللّٰه تبارك وتعالى ينزل الى سماء الدنيا، وأن الله يُرى، وأن اللّٰه يضع قدمه فى النار، وما شابه هذه الأحاديث فقال أبو عبد الله نؤمن بها ونصدق بها ولا كيف ولا معنى ولا نرد منها شيئا، ونعلم أن ماجاء به الرسول ﷺ حق اذا كان بأسانيد صحاح ولا نرد على اللّٰه قوله، ولا يوصف اللّٰه تبارك وتعالى بأكثر مما وصف به نفسه بلا حد ولا غاية، ليس كمثله شئى۔

حنبل کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ (امام احمد بن حنبل) سے ان احادیث کے بارے میں پوچھا جن میں یہ ہے کہ ''اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے''، ''اللہ دیکھا جائیگا''، ''اللہ اپنے قدم کو جہنم میں رکھے گا''، اور اسی طرح کی دوسری حدیثیں، امام نے جواب دیا ہم ان پر ایمان لاتے ہیں، ان کی تصدیق کرتے ہیں، اس کے ساتھ ہم کسی کیفیت اور معنی کو ثابت نہیں مانتے مگران الفاظ کی تردید بھی نہیں کرتے ہیں، ہمارا اس بات پر یقین ہے کہ اللہ کے رسول جو کچھ لے کر آئے اگر اس کی اسانید صحیح ہیں تو وہ حق ہے۔ اللہ کے کسی قول کی تردید نہیں کرتے ہیں، بغیر حد اور غایت کے اللہ تعالیٰ کی صفت اس سے زیادہ نہیں بیان کرتے جتنا کہ اس نے خود بیان کی ہے۔ اس کی طرح کوئی چیز نہیں۔

Marfat.com

عقیدہ سے متعلق حنبلی مذہب کی متعدد کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اخبار وآثار جن میں اللہ تعالیٰ کے لئے جسم اور حیز کا شبہ ہوتا ہے، ان میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نظریات سے متعلق دو گروہ ہیں۔ یہ بات بڑی واضح طور پر حسن بن احمد عطار ھمدانی (۴۸۸ھ۔۵۶۹ھ) کی کتاب "فتیا و جوابها"، ابو یعلی حنبلی کی کتاب "ابطال التأویلات فی اخبار الصفات" اور ابن جوزی حنبلی کی کتاب "دفع شبه التشبیه بأكف التنزیه" وغیرہ میں مذکور ہے۔ ابن تیمیہ اور ان کے حامی علماء امام احمد سے متعلق یہی قول کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک احادیث میں وارد صفاتی الفاظ اپنے معنی حقیقی پر محمول ہیں مگر امام ان صفات کی کیفیت کی تعیین نہیں کرتے ہیں۔ جبکہ معتدل حنبلی علماء نے اس فکر کا سختی سے انکار کیا ہے اور اپنی جماعت کے مذکورہ نظریہ رکھنے والوں کو مذہب حنبلی کا باغی گردانا ہے اور ان کی باتوں کا دلائل و براہین کی روشنی میں رد کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ امام احمد کی طرف یہ باتیں سراسر گڑھ کر منسوب کر دی گئی ہیں۔ ان باتوں سے امام کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے نزدیک یہی دوسری رائے راجح ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس کا پورا لحاظ کیا گیا ہے اور ایک جلیل القدر، حامی سنت امام سے ایسی ہی امید بھی رکھی جا سکتی ہے۔ اس فکر کے مؤید حنبلی علماء میں علامہ ابن جوزی سر فہرست ہیں۔ ان کی ایک عبارت کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے:

''میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ جنہوں نے مذہب کے اصول میں ایسا کلام کیا جو مذہب سے بالکل میل نہیں کھاتا۔ تین لوگ ابو عبداللہ بن حامد، ان کے ساتھی قاضی اور ابن زاغوانی نے کتابیں لکھیں اور مذہب کو بالکل ہی داغدار کر دیا۔ یہ لوگ عوام کے درجہ میں اتر کر کلام کرنے لگے، صفات الٰہی کو حس کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی، انہوں نے جب یہ عبارت دیکھی ''اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا'' تو ذات باری کے لئے صورت، وجہ، آنکھیں، منھ، ہاتھ، انگلیاں، ہتھیلی، سینہ، قدم وغیرہ ثابت کرنے کی پوری کوشش کر دی۔

Marfat.com

انہوں نے یہ بھی کہا کہ ذات باری کو چھونا جائز ہے، وہ ان نصوص کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوئے جن میں تقدیس الٰہی کا بیان ہے۔ انہوں نے اس کا بالکل ظاہری معنی ثابت کرنا شروع کر دیا، اس سب کے بعد یہ دعویٰ کیا کہ وہی اہلسنت والجماعت ہیں۔ عوام میں کچھ لوگوں نے ان کی اتباع بھی کر لی۔ میں نے تابع اور متبوع دونوں ہی کو نصیحت کی اور کہا دوستو آپ ایسے امام کے اصحاب ہو جنہوں نے نقل پر پورا اعتماد کیا ہے، آپ کے امام، امام ابو احمد بن حنبل کی یہ شان تھی کہ کوڑوں کی زد میں بھی یہ کہتے رہے ''میں ایسا کیسے کہہ سکتا ہوں جو اللہ نے خود نہیں فرمایا''۔

اگر آپ اس حد تک کہتے کہ ہم احادیث صفات پڑھ کر خاموش رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو کوئی کچھ نہیں کہتا مگر آپ نے ان تمام احادیث صفات کو ظاہری معنی پر محمول کر دیا جو نہایت قبیح ہے۔ خدارا آپ اس نیک سلفی شخص کے مذہب کو پراگندہ نہ کریں۔ آپ نے تو اس حد تک مذہب کو ناپاک کر دیا ہے کہ حنبلی کا نام سنتے ہی یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ یہ مجسمہ کی جماعت ہے۔ (ترجمہ ملخصا دفع شبہ التشبیہ، ص ۱۰۲، تحقیق حسن السقاف، مطبع دار الامام نووی، اردن)

ابو محمد رزق اللہ تمیمی حنبلی نے تو ابو یعلی حنبلی کی کتاب کے بارے میں یہاں تک کہا ہے کہ ابو یعلی نے حنابلہ پر اتنا پیشاب کر دیا ہے کہ سمندر کا پانی بھی اس کو نہیں دھو سکتا۔ اس بات کو ابن اثیر نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

وفی شهر رمضان منها توفی أبو یعلی محمد بن الحسین بن الفراء الحنبلی، ومولده سنة ثمانین وثلاث مأة وعنه انتشر مذهب أحمد وكان اليه قضاء الحريم ببغداد بدار الخلافة وهو مصنف كتاب "الصفات" الذی فيه بكل عجيبة وترتيب أبوابه يدل على التجسيم المحض تعالى الله عن ذلك وكان ابن

Marfat.com

تـمـيـمـى الـحـنـبلى يقول لقد خرى أبو يعلى الفراء على الـحـنـابلة خرية لا يغسلها الماء۔

(الـكـامـل فی التاريخ ۸/۳۷۸، دار الـكـتـب الـعلمية، بيروت، سنة ۱۴۱۵ھ، تحقيق عبد الله القاضی)

ابویعلی حنبلی نے رمضان میں وفات پائی، ان کی پیدائش ۳۸۰ھ میں ہوئی تھی۔ حنبلی مذہب کا ان سے فروغ ہوا، وہ دار الخلافت بغداد حریم کے قاضی تھے، یہ ''الصفات'' کے مصنف بھی ہیں، اس کتاب میں انہوں نے عجیب وغریب باتوں کا بیان کیا ہے، کتاب کے ابواب کو جس طرح مرتب کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی جسمانیت کا پوری طرح ثبوت ہوتا ہے، اللہ ان چیزوں سے پاک ہے۔ ابن تمیمی حنبلی نے تو اس کتاب سے متعلق اپنا تأثر یہ کہہ کر ظاہر کیا کہ ابویعلی نے حنابلہ پر اس قدر پیشاب کر دیا ہے کہ اس کو پانی بھی صاف نہیں کر سکتا۔

الحاصل امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اخبار صفات سے متعلق ابن تیمیہ اور ان کے حامی جن باتوں کو منسوب کرتے ہیں مذہب حنبلی میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ امام احمد بن حنبل ان صفات سے متعلق معانی کے اثبات کے قائل کبھی نہیں تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ معنی اور کیف دونوں ہی علم الٰہی کے سپرد ہے۔

سلف کے قول ''امرار اللفظ علی ظاہرہ'' کی توضیح:

ہم نے سفیان بن عیینہ، زہری، مکحول، مالک، اوزاعی، ثوری اور لیث بن سعد جیسے اسلاف کا قول معمولی اختلاف کے ساتھ پڑھا کہ جب بھی اخبار صفات کی بات ان کے سامنے آئی ان سب نے کہا ''امروھا کما جائت''، یعنی ان لفظوں کا کوئی معنی بیان نہ کیا جائے۔ اہل تجسیم نے اسلاف کی ان عبارتوں کی توضیح اس طرح کی کہ ظاہری لفظ کو اس کے محمل پر رکھا جائے گا بایں طور کہ بظاہر جو معنی لفظ سے متبادر ہے اس کی تشریح کی جائے گی مثلاً

Marfat.com

ید کا معنیٰ ''ہاتھ'' لیا جائے گا۔ قدم کا معنیٰ ''پاؤں'' لیا جائے گا۔ نزول کا معنیٰ ''اترنا'' لیا جائے گا، مگر یہ توضیح اسلاف کے نظریہ کی ترجمانی نہیں کرتی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ لغت میں امرار کا معنیٰ کسی چیز کو اس کی اپنی حالت پر چھوڑ دینا ہے تاکہ وہ آسانی سے گذر جائے۔

القاموس میں ہے:

أمره على الجسر: سلكه فيه. وأمره به جعله يمر به.

(القاموس المحيط، باب الراء، فصل الميم)

''اُمرہ علیٰ'' کا معنی ہے پل پر سے چلنا یا گذرنا۔ ''اُمرہ بہ'' کا معنی ہے اس نے اسے گذر جانے دیا۔

النہایہ میں ایک حدیث کے تحت ہے:

أمررت الشئى أمره امراراً اذا جعلته يمر اى يذهب.

(النهايه حرف ميم، باب الميم مع الراء)

امررت الشئی کا معنی ہے جب کسی چیز کو جانے دیا جائے۔

ان لغوی تصریحات کی روشنی میں امروھا کو لازم پڑھا جائے یا متعدی دونوں ہی صورت میں اس کا معنیٰ ہوگا کہ ان الفاظ کو پڑھ کر گذر جایا جائے، ان میں کسی طرح کا تعرض نہ کیا جائے، لہٰذا جو لوگ "امروا" کا معنی یہ سمجھتے ہیں کہ لفظ کو ظاہری معنی پر محمول کر دیا جائے لغت کی تصریح ان کا ساتھ نہیں دیتی۔ عربی کلام کو سمجھنے کا ایک بڑا ذریعہ لغت ہے اس لئے ان کی بات کا اعتبار بھی نہیں کیا جائے گا۔ اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ سلف نے اپنے اس قول سے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ اس کا ظاہر مراد ہے تو بھی ان حضرات کا مقصد حاصل نہیں ہوتا، کیونکہ ظاہر کا لغت اور اصول میں مختلف استعمال ہے، اس کا ایک معنی غریب کا مقابل ہے جس کا مفہوم ہے کہ لفظ اگر بطریق مشہور مروی ہے تو اس کو محض زبان سے ادا کیا جائے۔ ماضی قریب کے ترکی النسل محقق علامہ زاہد کوثری حنفی ابن قتیبہ کی کتاب

Marfat.com

"الاختلاف فی اللفظ" کے حاشیہ میں رقمطراز ہیں:

أما ما یروی عن بعض السلف من اجراء أحادیث الصفات ومرارها علی ظاهرها فلیس بمعنی الظاهر المصطلح فی أصول الفقه الذی یبقی حین ترجح الاحتمال الأخر بالدلیل کالنجم عند شروق الشمس، ولا بمعنی ما یظهر للعامة من اللفظ، بل بالمعنی المقابل للغریب الذی یتفرد بلفظه راو فی احدی الطبقات فیکون بمعنی امرار اللفظ علی اللسان واجرائه علیه اذاکان اللفظ مرویا بطریق الظهور والشهرة فی جمیع الطبقات کما وقع اطلاق الظاهر بهذا المعنی فی کلام الامام مالك وغیره۔وقد یغالط بعضهم فی ذلك فیضل ویضل فلزم التنبیه علی ذلك۔

(تبدید الظلام المخیم من نونیة ابن القیم حاشیة علی السیف الصقیل فی الرد علی ابن زفیل للامام السبکی۔ ص۱۹۲)

اسلاف سے احادیث صفات سے متعلق ان کو ظاہر پر محمول کرنے کی جو روایت آئی ہے اس کا معنی وہ نہیں ہے جو اصول فقہ میں دلیل کی بنیاد پر ایک احتمال کو راجح قرار دینے کے بعد باقی رہتا ہے جیسا کہ ستاروں کا سورج نکلنے کے بعد باقی رہنا ہے۔نہ "ظاہر" کا معنی یہ ہے کہ جو عام لوگوں کو لفظ سے سمجھ میں آجاتا ہے بلکہ "ظاہر" کا معنی یہاں اس غریب کا مقابل ہے جس کی روایت کے کسی طبقہ میں کوئی راوی اپنے مروی الفاظ میں تنہا رہ گیا ہو۔لہٰذا ایسی صورت میں یہ معنی ہوتا ہے کہ اگر وہ لفظ روایت کے تمام طبقات میں بطریق ظہور اور شہرت

Marfat.com

مروی ہے(اور کسی طبقہ میں تفردرہ گیا ہے) تو اس لفظ کو زبان پر جاری رکھا جائے گا۔ اسی معنی کے اعتبار سے ''ظاہر'' کا اطلاق امام مالک اور دیگر ائمہ کے کلام میں واقع ہوا ہے۔ بعض لوگ اس میں غلطی کر جاتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں لہذا اس پر تنبیہ ضروری تھی۔

تاویل:

آیات صفات اور احادیث صفات سے متعلق دوسرا موقف تاویل کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں جہاں کوئی بات واضح نہ ہو اس میں غور وفکر کر کے لفظ کے محتمل معانی میں سے کسی معنی کو قرینہ کی بنیاد پر متعین کر دیا جائے۔ کیونکہ قرآن اور حدیث کی زبان عربی ہے، عرب اپنے کلام میں استعارہ اور کنایہ، حقیقت اور مجاز کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں، اس لئے ہر جگہ لفظ کا اگر حقیقی معنی مراد لیا جائے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ایسے صفات سے متصف کرنا لازم آئے گا جو اس کی شان کے خلاف ہے۔ جبکہ ایک گروہ آیات صفات اور احادیث صفات میں شدت کے ساتھ تاویل کا مخالف ہے، اس کا ماننا ہے کہ سلف میں تاویل کا رواج نہیں تھا اس لئے ہمیں بھی تاویل سے دور ہی رہنا چاہئے۔ اس نظریہ کے حامی بعض حنابلہ، ابن تیمیہ اور ان کے متبعین ہیں۔ جبکہ پہلا موقف اشاعرہ اور ماتریدیہ کا ہے۔ بلفظ دیگر اہلسنت والجماعت کا موقف ہے۔ ہر ایک نے اپنے موقف پر دلائل دیئے ہیں اور دوسرے موقف کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ دونوں نظریات کے دلائل کا خلاصہ اور ان کا تحقیقی جائزہ درج ذیل ہے:

تاویل کا لغوی معنی:

مشہور لغوی علامہ ازہری (۳۷۰ھ) نے اپنی کتاب "تهذيب اللغة" میں ''اول'' کا درج ذیل مطلب بیان کیا ہے:

Marfat.com

۱۔ **اول، یؤل، تأویلا، ثلاثی : أل یؤول** اس کا معنی لوٹنا، واپس ہونا ہے۔

احمد بن یحیی سے ''تاویل'' اور ''تغیر'' کا معنی پوچھا گیا تو کہا الت الشئی، جمعته، و أصلحته، علامہ ازہری کہتے ہیں گویا تاویل کا معنی یہ ہوا کہ چند مشکل معنی کی توضیح ایسے الفاظ سے کی جائے جس میں پھر کوئی خفا نہ رہ جائے۔

بعض عرب نے اس کا استعمال یوں کیا ہے **أول اللّٰه علیك أمرك** یعنی اللہ آپ کے معاملات کو جمع کرے۔

جب کسی شخص کا کوئی سامان گم ہو جائے تو اس کے لئے بولتے ہیں **أول اللّٰه علیك** یعنی اللہ تعالیٰ آپ کا کھویا ہوا سامان لوٹا دے اور اسے جمع کر دے۔

عرب بولتے ہیں **تأولت فی فلان الأجر** یعنی میں نے اس سے اجرت کا سوال کیا۔

علامہ لیث نے کہا التأول والتأویل، تفسیر الکلام الذی تختلف معانیه ولا یصح الا بیان غیر لفظه ایسا کلام جس کے چند معانی ہوں اس کی تفسیر دوسرے لفظ سے کی جائے۔

پھر آگے لکھتے ہیں:

قال أبو عبیدة فی قول اللّٰه تعالی وما یعلم تأویله الا اللّٰه (آل عمران ۷) التأویل المرجع والمصیر مأخوذ من أل یؤل الی کذا أی صار الیه وأولته صیرته

(تهذیب اللغة ج۱۵/ ص ۳۲۹، ۳۳۰)

Marfat.com

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ تاویل اور تفسیر کا فرق بتاتے ہوئے علامہ ابو منصور ازہری نے کئی اقوال ذکر کیے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ''تاویل'' اور تفسیر میں کوئی فرق نہیں، ساتھ ساتھ ایک قول یہ بھی ذکر کیا ہے:

وقال بعضهم التفسير كشف المراد عن اللفظ المشكل والتأويل رد أحد المحتملين الى ما يطابق الظاهر

(تهذيب اللغة ١٢/ ٢٨٣)

بعض لوگوں نے تفسیر اور تاویل کا معنی الگ الگ بتایا ہے، تفسیر کا مطلب لفظ مشکل کی مراد کو واضح کرنا اور تاویل کا مطلب لفظ کے دو محتمل معانی میں سے کسی کو ایسے معنی کی طرف پھیر دینا ہے جو ظاہری سیاق کے مطابق ہو۔

علامہ ازہری کی ان عبارتوں کا مفاد یہ ہے کہ چوتھی ہجری میں تاویل کا دو معنی مستعمل تھا۔ اول معنی لوٹنا، لوٹانا، بکھری ہوئی چیزوں کو اکٹھا کرنا، نیز کسی لفظ کے چند معانی ہوں مگر اس کا معنی اول واضح نہ ہو تو دوسرے آسان لفظ سے اس کی تشریح کر دینا۔

دوم: کسی لفظ کے دو محتمل معانی میں سے کسی ایک کو ظاہری سیاق کی بنیاد پر راجح قرار دینا۔

لسان العرب میں تاویل کا معنی: علامہ ابن منظور افریقی نے تاویل کے تمام مشتقات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے، ہر ایک پر قرآن کریم، حدیث رسول اور اقوال صحابہ واصحاب لغت سے استشہاد بھی پیش کیا ہے۔ ان تمام معانی کا مفاد بھی مذکورہ دو معانی یعنی (۱) لوٹنا اور (۲) تفسیر کرنا، ہے۔ لکھتے ہیں:

أول: الأول، الرجوع آل الشئى يؤول أولا ومألا رجع وأول اليه الشئى رجعه وألت عن الشئى ارتددت وأول الكلام وتأوله دبره وقدره، وأوله وتأوله فسره وفى حديث ابن عباس اللهم فقهه فى الدين وعلمه التأويل

Marfat.com

قال ابن الأثير هو من آل الشئی يؤول الی كذا أی رجع وصار اليه والمراد بالتأويل نقل ظاهر اللفظ عن وضعه الأصلی الی مايحتاج الی دليل لولاه ماترك ظاهر اللفظ۔

(لسان العرب، ابن منظور افريقی: ج ۱۱،ص۳۳، حرف اللام، فصل الهمزه)

اول کا معنی ''لوٹنا'' ہے،اول الكلام و تأوله کا مطلب ''اندازہ لگانا، تدبیر کرنا،تفسیر کرنا'' ہے۔ابن عباس کی حدیث میں ہے اے اللہ انہیں (ابن عباس کو) دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔ابن اثیر نے ''آل الشئی'' کا معنی بتایا کہ ''لوٹنا اور پھرنا'' اور ''تاویل'' کا مطلب یہ بتایا دلائل وقرائن کی بنیاد پر ظاہری لفظ کو معنی وضعی یا اصلی سے کسی ایسے دوسرے معنی کی طرف نقل کردیا جائے کہ دلیل نہ ہوتو اس معنی کی طرف نقل کر درست نہ ہو۔

تاج العروس میں ہے:

التأويل فهو تبيين معنى المتشابه والمتشابه هو مالم يقطع بفحواه من غير تردد فيه وهو النص

وقال الراغب التأويل رد الشئی الی الغاية المرادة منه قولا كان او فعلا

وفی جمع الجوامع هو حمل الظاهر علی المحتمل المرجوح فان حمل لدليل فصحيح أولا يظن دليل ففاسد أولا لشئی فلعب لا تأويل

قال ابن الكمال التأويل صِرف الأية عن معناها

Marfat.com

الظاهر الى معنى تحتمله اذا كان المحتمل الذى تصرف اليه موافقا للكتاب والسنة

قال ابن الجوزى التأويل نقل الكلام عن موضعه الى مايحتاج فى اثباتهالى دليل لولاه ماترك ظاهر اللفظ

وقال بعضهم التأويل رد أحد المحتملين الى مايطابق الظاهر (تاج العروس لمرتضى لتأويل رد أحد المحتملين الى مايطابق الظاهر

(تاج العروس لمرتضى حسن الزبيدى،۲۸/۳۳)

متشابہات کے معنی کی تعیین کرنے کو تاویل کہتے ہیں۔

علامہ راغب کے مطابق کسی چیز کو معنی مقصود کی طرف قولا یا فعلا لوٹا دینا تاویل ہے۔

صاحب جمع الجوامع نے تاویل کی تعریف میں کہا ظاہری لفظ کو کسی محتمل مرجوح معنی پر محمول کر دیا جائے اگر کسی دلیل کی بنیاد پر محمول کیا گیا تو درست ہے، محض دلیل کا ظن ہونے پر محمول کیا گیا تو فاسد ہے اور اگر بغیر دلیل کی بنیاد پر لفظ کو کسی دوسرے معنی پر محمول کیا جائے تو کھلواڑ ہوگا تاویل نہیں۔

ابن کمال کہتے ہیں آیت کو معنی ظاہر سے معنی محتمل کی طرف اس طور پر لوٹا دیا جائے کہ وہ معنی محتمل کتاب وسنت کے مطابق ہو۔

ابن جوزی کہتے ہیں کلام کو اپنے موضع اصلی سے دلیل کی بنیاد پر ایسی طرف پھیر دیا جائے جس کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے اگر دلیل نہ ہوتی تو ظاہری لفظ کا ترک درست نہیں ہوتا۔

Marfat.com

بعض لغویوں نے کہا لفظ کے دو محتمل معانی میں سے کسی ایسے معنی کی طرف پھیر دیا جائے جو ظاہر کے مطابق ہو۔

مذکورہ علماء لغت کے اقوال کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آئی کہ تاویل کے تین معنی ہیں:

اول: مرجع، مصیر اور انجام۔ دوم: تفسیر، توضیح اور بیان۔ سوم: دلیل کی بنیاد پر ظاہری لفظ کو چھوڑ کر ایسے معانی کی طرف پھیر دیا جائے جس کا اثبات ضروری ہو۔

تاویل میں علماء کی رائے:

تاویل سے متعلق محققین کی دو رائے ہیں ایک گروہ کا کہنا ہے کہ آیات اور احادیث متشابہات میں تاویل کرنا کسی طرح درست نہیں جبکہ دوسرا گروہ آیات و احادیث متشابہات میں تاویل کو ضروری سمجھتا ہے۔ ذیل میں ہر ایک کی دلیل اور مذہب کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

تاویل کرنا درست ہے:

آیات و احادیث متشابہات میں تاویل کرنا جمہور اشاعرہ اور ماتریدیہ کا موقف ہے۔ یہی نظریہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا بھی ہے۔ ''تاویل'' کے ثبوت میں وہ قرآن، احادیث اور آثار سے دلائل پیش کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبد اللہ ابن عباس کے لئے یہ دعا کرنا ''اے اللہ انہیں فقہ کی سمجھ اور قرآن کی تاویل کا علم عطا فرما'' تاویل کے جواز میں سب سے بڑی دلیل ہے۔ ترتیب وار تمام دلائل ملاحظہ کریں:

تاویل کے جواز پر قرآن سے دلیل:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نسوا اللہ فنسیھم (۹/۶۷) انا نسینا کم (۳۲/۱۴)

ان دونوں آیتوں میں ''نسیان'' کی تاویل ''ترک'' سے کی گئی ہے، یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ترک کر دیا، کیونکہ ''نسیان'' کو معنی حقیقی پر محمول کرتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اللہ اس صفت سے متصف ہے مگر اس کا نسیان ہمارے نسیان کی

Marfat.com

طرح نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ اپنی ذات سے صفت ''نسیان'' کی نفی اس طرح کی ہے وما کان ربک نسیا (۱۹/۶۴) (آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے) اسی طرح وہ تمام آیتیں یا احادیث جن میں سمع، بصر، حرکت، نزول، ید وارد ہوئے ہیں کے بارے میں یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا کہ اللہ ان تمام صفات سے متصف ہے مگر ہماری طرح نہیں بلکہ ان سب کے معنی کی صحیح تاویل کی جائے گی اور اس کا معنی حقیقی اللہ کے سپرد کردیا جائے گا۔

تاویل کے جواز پر حدیث سے دلیل :

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی،قال کیف أعودك أنت رب العالمین، قال أما علمت أن عبدی فلانا مرض فلم تعده، أما علمت أنك لو عدته لوجدتنی عنده، الخ

اس حدیث کے معنی میں بھی یہ کہنا کسی طرح درست نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حقیقی معنوں میں مریض کے پاس موجود ہوتا ہے نہ ہی یہ کہنا درست ہوگا کہ اللہ بیمار ہوتا ہے مگر اس کی بیماری ہماری طرح نہیں جیسا کہ تاویل نہ کرنے والوں نے کہا، اس لئے لامحالہ ان الفاظ کی تاویل کرنی ہی پڑے گی اور لفظ کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر تاویل کا سہارا یقیناً لینا پڑے گا۔ امام نووی نے اس حدیث کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

معنی وجدتنی عنده أی وجدت ثوابی وکرامتی

(شرح مسلم للنووی ۱۲۶/۱۶،دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ ۱۳۹۲ھ)

''تو مجھے اس کے پاس پاتا'' کے معنی یہ ہے کہ تو میرا ثواب اس کے پاس پاتا۔

آثار صحابہ وتابعین سے تاویل کا جواز :

آثار صحابہ وتابعین اسی جانب اشارہ کرتے ہیں، امام مجتہد، مفسر، لغوی علامہ طبری کی

Marfat.com

تفسیر، امام بخاری کی صحیح، امام بیہقی کی الاسماء والصفات اور فخر بن معلم کی "نجم المہتدی" میں صحابہ وتابعین کے درجنوں ایسے اقوال ملیں گے جن سے صاف واضح ہوتا ہے کہ بعض اسلاف نے بھی آیات واحادیث صفات میں تاویل کا موقف اپنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود (۶۸/۴۲) امام طبری اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال جماعة من الصحابة والتابعين من أهل التأويل يبدو عن أمر شديد عن ابن عباس قال هو يوم حرب وشدة.

عن سعيد بن جبير قال عن شدة الأمر.

عن قتادة قال عن أمر فظيع جليل.

(تفسير جامع البيان للطبرى، سورة القلم، آية ۴۲،۴۱)

تاویل کرنے والے صحابہ وتابعین کی ایک جماعت نے اس آیت کی تاویل کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ساق" سے مراد قیامت کے دن کی ہولناکی اور شدت ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

قال عبد الرزاق عن معمر عن قتادة فى قوله "يوم يكشف عن ساق" قال عن شدة أمر.

وعند الحاكم من طريق عكرمة عن ابن عباس قال هو يوم كرب وشدة. قال الخطابى فيكون المعنى يكشف عن قدرته التى تنكشف عن الشدة والكرب وذكر غير ذلك من التأويلات قال الاسماعيلى هذه أصح لموافقتها لفظ القرآن فى الجملة، لا يظن عن أن الله

Marfat.com

تعالى ذو أعضاء وجوارح لما فى ذلك من مشابهة المخلوقين، تعالى الله عن ذلك ليس كمثله شئی۔

(فتح الباری، کتاب تفسیر القرآن، باب یوم یکشف عن ساق ۱۳/۴۲۸)

عبدالرزاق نے معمر، انھوں نے قتادہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کا قول "یوم یکشف عن ساق" کا مطلب معاملہ کی ہولناکی نقل کیا ہے۔

حاکم نے ابن عباس کے حوالہ سے اس کا مطلب "سختی کا دن" روایت کیا ہے۔ علامہ خطابی نے کہا اللہ کی قدرت کا ظہور سختی اور کرب کی صورت میں ہوگا، اس کی اور کئی تاویلیں بیان کی گئی ہیں۔

علامہ اسماعیلی نے کہا یکشف عن ساق کی مذکورہ تاویلیں سب سے اصح ہیں کیونکہ اس میں الفاظ قرآن کی پوری موافقت ہو رہی ہے۔ یہ شبہ بھی نہیں ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعضاء و جوارح سے متصف ہے، جیسا کہ اس معنی میں مخلوق سے اللہ کی مشابہت لازم آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے پاک اور منزہ ہے۔ اس جیسا کچھ بھی نہیں۔

آیت کریمہ "والسماء بنينا ها بأيد وانا لموسعون" (۴۷/۵۱) کے تحت علامہ طبری فرماتے ہیں:

والسماء رفعناها بقوة قال أهل التأويل، ذكر من قال ذلك حدثنى على، قال ثنا أبو صالح، قال ثنى معاوية، عن على، عن ابن عباس، قوله "والسماء بنيناها بأيد" يقول بقوة۔

حدثنى محمد بن عمرو، قال ثنا أبو عاصم، قال ثنا عيسى و حدثنى الحارث، قال ثنا الحسن، قال ثنا

Marfat.com

ورقاء جميعا عن ابن أبى نجيح، عن مجاهد، قوله "بأيد" قال بقوة.

حدثنا يزيد قال ثنا سعيد، عن قتادة "والسماء بنيناها بأيد" أى بقوة.

حدثنا بشر، قال ثنا يزيد، قال ثنا سعيد،عن قتادة "والسماء بنيناها بأيد" أى بقوة

حدثنا ابن المثنى قال ثنا محمد بن جعفر، قال ثنا شعبة عن منصور أنه قال فى هذه الأية والسماء بنيناها بأيد " قال بقوة.

حدثنى يونس، قال أخبرنا ابن وهب، قال قال ابن زيد، فى قوله "والسماء بنيناها بأيد" قال بقوة.

حدثنا ابن حميد، قال ثنا مهران، عن سفيان "والسماء بنيناه بأيد" قال بقوة

(تفسير طبرى)

''اید'' کا معنی مذکورہ آیت میں ''قوت'' ہے۔ علماء تاویل میں ابن عباس، مجاہد، منصور، ابن زید اور سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا یہی معنی بتایا ہے۔

آیت فالیوم ننساھم کما نسوا لقاء یومھم ھذا (۵۱/۷) کے تحت علامہ طبری فرماتے ہیں:

حدثنا وكيع، قال أبى عن سفيان عن جابر عن مجاهد فاليوم ننساهم قال نسوا فى العذاب.

Marfat.com

حدثنا محمد بن عبد الأعلى قال ثنا محمد بن ثور عن معمر عن ابن أبى نجيح عن مجاهد "فاليوم ننساهم" قال نتركهم كما تركوا لقاء يومهم هذا۔

مجاہد نے اس کی تاویل میں کہا آج (روز قیامت) انہیں ایسا ہی چھوڑ دیں گے جیسا کہ انہوں نے روز قیامت کا ذکر بھلا دیا تھا۔

حدثنى المثنى ، قال ثنا عبد اللّٰه بن صالح قال ثنى معاوية عن على عن ابن عباس " فاليوم ننساهم كما نسوا لقاء يومهم هذا" قال نتركهم من الرحمة كما تركوا أن يعملوا للقاء يومهم هذا۔

ابن عباس نے فرمایا انہیں رحمت سے دور رکھیں گے جیسا کہ دنیا میں انہوں نے روز قیامت کی تیاری سے اپنے آپ کو دور رکھا تھا۔

پھر اور بعد علامہ طبری فرماتے ہیں:

وتأويل الكلام فاليوم نتركهم فى العذاب كما تركوا العمل فى الدنيا للقاء اللّٰه يوم القيامة وكما كانوا بأيات اللّٰه يجحدون، وهى حججه التى احتج بها عليهم من الأنبياء والرسل والكتب وغير ذلك۔

(جامع البيان فى تفسير القرأن، الأعراف ۵۱)

آیت کی تاویل یہ ہے ہم کافروں کو عذاب میں چھوڑ دیں گے جس طرح کہ انہوں نے دنیا میں روز قیامت اللہ سے ملنے کی تیاری کا عمل چھوڑ دیا تھا، اور جیسا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ یہ وہی حجت ہے انبیاء ورسل اور کتب وغیرہ بھیج کر جس کے

Marfat.com

ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دلیل قائم فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وجاء ربک والملک صفا صفا" (۲۲/۸۹)

حافظ ابن کثیر نے اس آیت کے تحت امام احمد بن حنبل کا قول علامہ بیہقی کے حوالہ سے اس طرح بیان کیا:

روی البیھقی عن الحاکم، عن أبی عمرو بن السماک، عن حنبل، أن أحمد بن حنبل تأول قول اللّٰہ تعالی "وجاء ربك" (۸۹/۲۲) أنه جاء ثوابه ثم قال البیهقی وهذا اسناد لا غبار علیه۔

(البدایة والنهایة ۱۰/۳۶۱)

امام احمد بن حنبل نے مذکورہ آیت کی تاویل میں کہا اس کا (اللہ تعالیٰ کا) ثواب آیا۔ ابن کثیر بیہقی کے حوالہ سے کہتے ہیں امام احمد بن حنبل تک یہ بالکل مستند حوالہ سے پہنچتی ہے اور اس سند میں کوئی شک نہیں۔

علامہ ابن کثیر کی یہ عبارت بھی امام احمد بن حنبل کے حوالہ سے قابل مطالعہ ہے جو اس عبارت سے چند سطر پیشتر مذکور ہے:

نکر البیهقی کلام الامام أحمد، فی رؤیة اللّٰه فی الدار الأخرة، واحتج بحدیث صهیب فی الرؤیة وهی زیادة و کلامه فی نفی التشبیه وترك الخوض فی الکلام، والتمسك بما ورد فی الکتاب والسنة عن النبی ﷺ وأصحابه

(مرجع سابق)

بیہقی نے امام احمد بن حنبل کا کلام آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رویت سے متعلق ذکر کیا ہے، اور رویت سے متعلق حدیث صہیب سے دلیل

Marfat.com

پیش کی ہے۔ یہ متن میں زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تشبیہ کی نفی اور اس بارے میں کلام نہ کرنا امام کا موقف ہے اور یہ کہ قرآن اور سنت میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب سے جو مروی ہے وہی ان کے نزدیک دلیل ہے۔

قال الامام ابن دقيق العيد رحمة الله تعالى فى العقيدة نقول فى الصفات المشكلة انها حق وصدق على المعنى الذى أراده الله ومن تأولها نظرنا فان كان تأويله قريبا على مقتضى لسان العرب لم ننكر عليه وان كان بعيدا توقفنا عنه ورجعنا الى التصديق مع التنزيه، وما كان منها معناه ظاهرا مفهوما من تخاطب العرب حملناه عليه كقوله تعالى يا حسرتى على ما فرطت فى جنب الله۔

امام ابن دقیق السعید نے کہا اللہ تعالیٰ کے جو مشکل صفات نصوص میں وارد ہوئے ہیں وہ حق اور سچ ہیں۔ ان کا وہی معنی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اگر اس میں کوئی تاویل کرتا ہے تو ہم اس میں غور کریں گے کہ اس کی تاویل عربی لغت سے قریب ہے یا نہیں، اگر قریب ہے تو اس کا انکار نہیں کریں گے اور اگر عربی زبان کے مقتضی سے بعید ہو گی تو توقف کریں گے اور ہمارا موقف تصدیق مع التنزیہ کا ہوگا۔ نصوص میں جن کا معنی ظاہر اور کلام عرب میں سمجھنے کے قابل ہوگا اس کو اسی پر محمول کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''یا حسرتی'' میں معنی ظاہر اور مفہوم ہے۔

تاویل اور صفات سے متعلق ہم علامہ ابن حجر کے اس قول فیصل پر اپنی بات ختم کرتے

Marfat.com

ہیں:

فمن أجرى الكلام على ظاهره أفضى به الى التجسيم ومن لم يتضح له وعلم أن الله منزه عن الذى يقتضيه ظاهرها واما أن يكذب نقلتها اما أن يؤولها

(فتح البارى ۱۳/ ۱۸۳،۴۳۲)

جس نے کلام کو ظاہر پر محمول کیا اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے جسم ثابت کر دیا۔ جن کے لئے ان نصوص کا معنی واضح نہیں ہو سکا انہوں نے یہ مانا کہ ان نصوص کے ظاہر سے جو متبادر ہے اللہ تعالیٰ ان سے پاک ہے۔

وفيه دليل أيضا على أن المتشابه لا ينبغى لأن ينكر عند العامة وضابط ذلك أن يكون ظاهر الحديث يقوى البدعة وظاهره فى الأصل غير مراد فالامساك عنه عند من يخشى عليه الأخذ بظاهره مطلوب. والله تعالى أعلم

(فتح البارى ۱/ ۲۲۵، بيروت)

اس میں اس بات پر بھی دلیل ہے کہ متشابہات کا ذکر عام لوگوں کی محفل میں نہ کیا جائے۔ اس بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ حدیث کا ظاہر اگر بدعت کو تقویت دیتا ہے اور فی الحقیقت وہ مراد نہیں تو اس کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے ان کے سامنے اس کو بیان کرنے سے گریز کیا جائے گا۔

اس تفصیل کی روشنی میں بآسانی کہا جا سکتا ہے کہ مطلقاً یہ سمجھنا درست نہیں کہ ''تفویض'' سلف کا مذہب ہے اور ''تاویل'' خلف کا مذہب ہے بلکہ سلف نے بھی بعض جگہ تاویل سے کام لیا ہے، اور خلف کے نزدیک دونوں رجحان موجود ہیں، تاہم اتنا ضرور ہے کہ سلف میں

Marfat.com

''تفویض'' کا رجحان زیادہ اور خلف میں ''تاویل'' کا رجحان زیادہ ہے۔ دونوں ہی نظریات سالم ہیں۔ لہٰذا جن احادیث میں اللہ تعالیٰ کے ایسے صفات وارد ہوئے ہیں جن سے تشبیہ لازم آتی ہے ان میں تاویل وتفویض دونوں ہی سلف کا طریقہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امام بخاری اور تأویل:

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک حدیث ذکر کی ہے، جس میں ایک انصاری کی مہمان نوازی کا تذکرہ ہے، صبح جب انصاری بارگاہ رسول ﷺ میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **لقد ضحك الله الليلة، أو عجب، من فعلكما** ''تم لوگوں نے رات جس طرح مہمان نوازی کا حق ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر ضحک فرمایا''۔

ضحک کا حقیقی معنی ہے ہنسا مگر امام بیہقی امام بخاری کے حوالہ سے اس حدیث کی تخریج کرنے کے بعد لکھتے ہیں **قال البخاري: معنى الضحك "الرحمة"** امام بخاری نے کہا کہ ضحک کا معنی ''رحمت'' ہے۔ (الاسماء والصفات ۲/۲۱۸، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۹۹۴ء)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

> **روى الفربري، عن محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله تعالى أنه قال معنى الضحك فيه "الرحمة"**
>
> (مرجع سابق)
>
> فربری نے امام بخاری سے روایت کیا کہ حدیث میں ''ضحک'' کا معنی ''رحمت'' ہے۔

بیہقی نے امام بخاری کی تائید میں امام ابوسلیمان کا یہ قول نقل کیا ہے:

> **قال أبو سليمان قول أبي عبد الله قريب، وتأويله على معنى الرضى لفعلهما أقرب وأشبه، ومعلوم أن الضحك من ذوي التمييز يدل على الرضى والبشر، والاستهلال منهم دليل قبول الوسيلة، ومقدمة انجاح**

Marfat.com

الطلبة، والكرام يوصفون عند المسئلة بالبشر وحسن اللقاء، فيكون المعنى فى قوله يضحك اللّٰه الى رجلين أى نجذل العطاء لهمالأنه موجب الضحك ومقتضاه۔

(الأسماء والصفات ۲/۲۱۸، دارلكتاب العربى، بيروت، سنة ۱۹۹۴ء)

امام ابوسلیمان نے فرمایا ابوعبداللہ (امام بخاری) کی بات قریب ہے۔ لفظ ضحک کی تاویل ''رضا'' سے کرنا انصاری میزبان کے فعل سے قریب ترین ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ کسی عاقل کے ''ضحک'' کا مطلب اس کی رضا ہوتی ہے، اس کی جانب سے اس کی ابتدا مدعاء کے حصول کی دلیل ہوتی ہے۔ معززین کا یہ طریقہ ہے کہ جب ان سے کچھ سوال کیا جاتا ہے تو ان کے چہرہ پر خوشیوں کے آثار نمایاں ہوجاتے ہیں۔ اس تشریح کے بعد حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر اپنی نوازشات کے دروازے کھول دیے کیونکہ ''ضحک'' کا تقاضا ہی یہی ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امام ابوسلیمان نے نہ صرف یہ کہ امام بخاری کی تائید کی بلکہ اس کی ایک اور تاویل ''رضا'' سے بھی کی۔

علامہ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

نسبة الضحك والتعجب الى اللّٰه تعالى مجازية والمراد بهما "الرضا بصنيعهما"

(فتح الباری، ۷/کتاب المناقب، باب قول الله تعالى ويؤثرون على أنفسهم)

''ضحک اور تعجب'' کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف مجاز ہے، اس کا مطلب ان دونوں کے فعل پر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

Marfat.com

امام نضر بن شمیل اور تاویل:

بخاری اور مسلم میں انس بن مالک سے ایک حدیث مروی ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد؟ حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوى بعضها الى بعض فتمتلئ۔

(دفع شبه التشبيه بأكف التنزيه ۱۷۰/۱، دار الامام النوى، اردن ۱۹۹۲)

جہنمی جہنم میں ڈالے جاتے رہیں گے جہنم مزید اور مزید کا سوال کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قدم پاک رکھے گا پھر جہنم سکڑ جائے گی اور وہ بھر جائے گی۔

امام ابن جوزی فرماتے ہیں:

روى أبو بكر البيهيقى عن النضر بن شميل أنه قال القدم ههنا الكفار الذين سبق فى علم الله أنهم من أهل النار وقال أبو منصور الأزهرى القدم هم الذين قدم الله بتخليدهم فى النار۔

(مرجع سابق)

نضر بن شمیل کہتے ہیں ''قدم'' سے مراد کفار ہیں جن کا جہنمی ہونا علم الٰہی میں پہلے سے موجود ہے۔ ابو منصور ازہری نے کہا ''قدم'' سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ جہنم کے لئے مقدم کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے حضرت حسن بصری کے حوالہ سے بھی ''قدم'' کا یہی معنی مزید تشریح کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ حسن بصری فرماتے ہیں قدم سے مراد ایسے برے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جہنم میں مقدم رکھے گا۔

واضح رہے کہ ابن شمیل دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں پیدا ہوئے ہیں اور

Marfat.com

حسن بصری حضرت عمر کی خلافت کے آخری دور میں پیدا ہوئے۔ ابن جوزی نے امام بیہقی کی عبارت بالمعنی نقل کی ہے۔ اصل عبارت ''الاسماء والصفات'' ج ۲ ص ۸۷ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

اسی حدیث کی تشریح میں امام، حافظ، محدث ابن حبان نے ''قدم'' سے مراد جہنم لیا ہے، فرماتے ہیں:

قال أبو حاتم هذا الخبر من الأخبار التي أطلقت بتمثيل المجاورة وذلك أن يوم القيامة يلقى فى النار من الأمم والأمكنة التى يعصى الله عليها فلا تزال تستزيد حتى يضع الرب جل وعلا موضعا من الكفار والأمكنة فى النار فتمتلئ فتقول قط قط تريد حسبى حسبى لأن العرب تطلق فى لغتها اسم القدم على الموضع قال الله جل وعلا لهم قدم صدق عند ربهم. يريد موضع صدق لا أن الله جل وعلا يضع قدمه فى النار ربنا وتعالى عن مثل هذا وأشباهه

(صحيح ابن حبان ١/ ٥٠٢، ذكر خبر شنع به أهل البدع على أئمتنا حيث حرموا التوفيق لادراك معناه، حديث رقم: ٢٦٨)

امام مالک اور تاویل:

امام مالک نے حدیث نزول میں ''نزول'' کا معنی ''نزول امر'' بتایا ہے۔ علامہ ذہبی نقل کرتے ہیں:

قال ابن عدى حدثنا محمد بن هارون بن حسان حدثنا صالح بن ايوب، حدثنا حبيب بن أبى حبيب حدثنى مالك، قال يتنزل ربنا تبارك وتعالى أمره،

Marfat.com

فأما هو فدائم لا يزول. قال صالح فذكرت ذلك ليحيىٰ بن بكير فقال حسن والله ولم أسمعه من مالك

قلت لا أعرف صالحا، وحبيب مشهور والمحفوظ عن مالك رحمه الله رواية الوليد بن مسلم أنه سأله عن أحاديث الصفات، فقال أمرها كما جائت بلا تفسير فيكون للامام فی ذلك قولان ان صحت رواية حبيب

(سير أعلام النبلاء، ۱۰۴/۸)

مالک کہتے ہیں کہ نزول باری کا معنی امر باری کا نزول ہے، کیونکہ ذات باری صفت دوام سے متصف ہے اس کو زوال نہیں۔ صالح کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن بکیر سے امام مالک کی اس بات کا تذکرہ کیا، انہوں نے کہا بخدا بہت خوب توضیح ہے، میں نے تو مالک سے نہیں سنا۔

(امام ذہبی کہتے ہیں) اس سند میں مذکور صالح کو میں نہیں جانتا، حبیب معروف ہیں۔ مسئلہ صفات میں امام مالک کا محفوظ قول وہی ہے جس کو ولید بن مسلم نے روایت کیا کہ انہوں نے امام مالک سے احادیث صفات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا ان عبارتوں کو اپنے حال پر رہنے دو۔ ان کی تفسیر کی کوئی ضرورت نہیں۔ ذہبی کہتے ہیں اگر حبیب کی روایت کو صحیح مان لیا جائے تو اس مسئلہ میں امام مالک کے دو قول ہوں گے۔

میری رائے یہ ہے کہ علامہ ذہبی نے صالح پر کلام کر کے ولید بن مسلم کی روایت کو ترجیح دی ہے مگر میری ناقص رائے میں امام مالک کا یہی قول راجح ہے کیونکہ یہ ایک دوسری معتمد سند سے بھی مذکور ہے جس کا ذکر امام ابن عبدالبر نے کیا ہے۔ اس روایت کے معتمد ہونے

Marfat.com

ہی کی وجہ سے امام نووی نے بھی اپنی شرح میں ذکر کیا۔ دونوں ائمہ کی عبارت یکے بعد دیگرے ملاحظہ کیجئے، ابن عبدالبر فرماتے ہیں:

وأما قوله فی هذا الحدیث ینزل تبارك وتعالی الی سماء الدنیا فقد أكثر الناس التنازع فیه، والذی علیه جمهور أئمة أهل السنة أنهم یقولون ینزل كما قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ویصدقون بهذا الحدیث ولا یكیفون والقول فی كیفیة النزول كالقول فی كیفیة الاستواء والمجئ، والحجة فی ذلك واحدة، وقد قال قوم من أهل الأثر أیضا أنه ینزل أمره، وتنزل رحمته، وروی ذلك عن حبیب كاتب مالك وغیره وأنكر منهم أخرون وقالوا هذا لیس بشئی لأن أمره ورحمته لایزالان ینزلان أبدا فی اللیل والنهار، وتعالی الملك الجبار الذی اذا أراد أمرا قال له كن فیكون فی أی وقت شاء، ویختص برحمته من یشاء، متی شاء، لا اله الا هو الكبیر المتعال۔ وقد روی محمد بن علی الجبلی وكان من ثقات المسلمین بالقیروان، قال حدثنا جامع بن سوادة بمصر، قال حدثنا مطرف عن مالك بن أنس أنه سئل عن الحدیث ان اللّٰه ینزل فی اللیل الی سماء الدنیا، فقال مالك یتنزل أمره۔ وقد یحتمل أن یكون كما قال مالك رحمه اللّٰه۔

(التمهید لما فی المؤطا من الأسانید ۷/۱۴۳)

علامہ ابن عبدالبر نے امام مالک سے منسوب ایک معتمد سند ذکر کرنے کے علاوہ اہل روایت کی ایک قوم کی طرف بھی اس قول کی نسبت کی ہے، لہٰذا امام مالک کا یہی قول راجح مانا

Marfat.com

جائے گا اور علامہ ذہبی کے کلام کا کوئی اثر بھی نہیں ہوگا کیونکہ یہ دوسری سند معتمد ہے۔

امام نووی کی عبارت یہ ہے:

تأولوا هذا الحديث تأويلين أحدهما تأويل مالك بن أنس وغيره، معناه تنزل رحمته وأمره وملائكته كما يقال فعل السلطان كذا اذا فعله أتباعه بأمره والثانى أنه على الاستعارة ومعناه الاقبال على الداعين بالاجابة واللطف

(المنهاج شرح مسلم بن الحجاج ٦/٣٧، دار احياء التراث العربى، بيروت، ١٣٩٩ھ)

اس حدیث کی علماء نے دو تاویل کی ہیں۔ ایک تاویل مالک بن انس اور ان کے علاوہ علماء کی ہے انہوں نے کہا کہ اس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا امر، اس کی رحمت اور فرشتوں کا اترنا، جیسا کہ اگر بادشاہ کے خدام اس کے حکم سے کوئی کام کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے بادشاہ نے ایسا کیا۔ دوسری تاویل اس کی یہ ہے کہ اس میں بطور استعارہ دعاء کی قبولیت کی طرف اشارہ ہے۔

امام ترمذی اور تاویل:

روز قیامت سے متعلق ایک طویل حدیث جس میں اللہ تعالیٰ کی رویت کا بیان ہے پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ترمذی فرماتے ہیں:

وقد روى عن النبى ﷺ روايات كثيرة مثل هذا ما يذكر فيه أمر الرؤية أن الناس يرون ربهم، وذكر القدم وما أشبه هذه الأشياء والمذهب فى هذا عند أهل العلم من الأئمة مثل سفيان الثورى ومالك بن أنس وسفيان بن عيينة وابن المبارك ووكيع وغيرهم أنهم رووا هذه

Marfat.com

الأشياء وقالوا تروى هذه الأحاديث وتؤمن بها ولا يقال كيف، وهذا الذى اختاره أهل الحديث أن يرووا هذه الأشياء كما جائت، ويؤمن بها ولا تفس، ولا يتوهم، ولا يقال كيف، وهذا أمر أهل العلم الذى اختاروه وذهبوا اليه ومعنى قوله فى الحديث فيعرفهم نفسه يعنى يتجلى لهم۔

(سنن الترمذی ٤/باب ماجاء فى خلود أهل الجنة وأهل النار)

امام ترمذی نے اس عبارت میں اسلاف کا موقف ذکر کرنے کے بعد "یعرفهم نفسه" کے معنی کی تعیین "یتجلی لهم" سے کی ہے۔ بالفظ دیگر عرفان کی تاویل تجلی سے کی ہے۔

جن ائمہ کا موقف امام ترمذی نے اوپر بیان کیا ان سے بھی قرآن کریم کی بعض آیتوں کی تاویل منقول ہے، امام ذہبی نے امام سفیان ثوری کی سوانح کے ضمن میں لکھا:

أن معدان سأل الثورى عن قوله تعالى وهو معكم أينما كنتم، فقال بعلمه

(سير أعلام النبلاء ٧/٢٧٤)

تشبیه:

اس عقیدہ کی بنیاد قرآن وحدیث میں وارد الفاظ متشابہات کے ظاہر پر ہے۔ان کا ماننا ہے کہ لفظ سے جو معنی مراد متبادر ہے وہی مقصود بھی ہے۔لہذا قرآن کریم میں وارد "ید" "وجہ"، "استواء" یونہی حدیث میں "صورة" وغیرہ جیسے الفاظ اپنے معنی حقیقی پر محمول ہیں۔ اس نظریہ کے علمبردار عام طور پر شیعوں کا غالی فرقہ اور محدثین کی حشویہ سے تعلق رکھنے والی جماعت ہے۔اس نظریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا روح اور جسم سے مرکب ایک کامل انسان ہونا لازم آتا ہے۔ان میں سے بعض نے اپنے رب سے لمس ومصافحہ کو بھی جائز قرار دیا ہے

Marfat.com

بلکہ وہ اس حد تک تسلیم کرتے ہیں کہ مخلص اہل ایمان ریاضت ومجاہدہ کی وجہ سے آخرت کیا دنیا میں بھی معانقہ کر سکتے ہیں۔

اس عقیدہ کی گمراہی کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ "لیس کمثله شئی" ہی کافی ہے۔ظاہر ہے کہ فکر حشوی اللہ تعالیٰ کو کامل انسان مانتی ہے جو نقل اور عقل کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔امام قرطبی فرماتے ہیں:

وقد قال بعض العلماء المحققين التوحيد اثبات ذات غير مشبهة للذوات ولا معطلة من الصفات وزاد الواسطي رحمه الله تعالى بيانا فقال ليس كذاته ذات ولا كاسمه اسم، ولا كفعله فعل ولا كصفته صفة الامن جهة موافقة اللفظ،وجلت الذات القديمة أن يكون لها صفة حديثة،كما استحال أن يكون للذات المحدثة صفة قديمة،وهذا كله مذهب أهل الحق والسنة والجماعة رضى الله تعالى عنهم.

(الجامع لاحكام القرآن،سورہ شورہ،زیر آیت:۱۱)

بعض محققین علماء نے فرمایا توحید یہ ہے کہ ذات باری کا ثبوت کسی دوسری ذات کی مشابہت کے بغیر تسلیم کیا جائے اور نصوص میں وارد صفات سے عاری بھی نہ سمجھا جائے۔علامہ واسطی نے مزید توضیح کے ساتھ فرمایاذات باری کی طرح کوئی اور ذات نہیں، اس کے نام کی طرح کوئی اور نام نہیں،اس کے فعل کی طرح کوئی اور فعل نہیں اور اس کی صفت کی طرح کوئی اور صفت نہیں،صرف اس قدر ہے کہ جہت لفظ سے ان کی موافقت ہو۔ذات باری قدیم ہے،محال ہے کہ اس کی کوئی

Marfat.com

حادث صفت ہو اسی طرح جیسا کہ یہ محال ہے کہ کسی حادث ذات کے لئے قدیم صفت ہو۔ یہ اہل حق اہلسنت و جماعت کا مذہب ہے۔

الحاصل قرآن کریم، احادیث نبویہ بالخصوص احادیث قدسیہ میں ایسی صفتوں کا ذکر ہے جن کا ظاہر تشبیہ اور تجسیم کو ثابت کرتا ہے۔ اہل حق ان صفات پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے معانی میں غور و خوض نہیں کرتے۔ بعض ایسی صفتیں ہیں جن میں سلف صالحین، صحابہ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے ان کی تاویل مروی ہے، اور خلف کے نزدیک ان صفات کی تاویل اور ان کا ایسا معنی جو ذات باری کی شان کے لائق ہے کا رجحان کثرت سے پایا جاتا ہے۔

مولانا اسید الحق محمد عاصم قادری کی کتاب "احادیث قدسیہ" علم حدیث بالخصوص حدیث موضوعی سے متعلق ایک اچھی کتاب ہے۔ معتمد اور صحیح حدیثوں کے جمع کا التزام کر کے مؤلف نے اپنی کتاب کی افادیت دوبالا کر دی ہے کیونکہ عام طور پر احادیث سے متعلق ہندوستان میں اس کا اہتمام خال خال ہی نظر آتا ہے۔ غرض کتاب میں علماء، ائمہ سے لے کر خطباء اور طلبہ تک کے لئے مواد موجود ہے۔ کسی بھی طبقہ کے لئے اس سے استغناء نہیں۔ مرتب نے کتاب کے شروع میں احادیث قدسیہ پر ایک جامع مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جو لائق مطالعہ اور قابل استفادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حدیث رسول ﷺ کے انوار سے مستفید فرمائے اور مؤلف کو ان کی کاوش پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين.

منظر الاسلام ازہری

۲۰ رشوال ۱۴۲۹ھ

☆☆☆

Marfat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

عقیدۂ و ایمان

تجھے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا :

عن انس یرفعه إن الله یقول لاهون اهل النار عذاباً لو ان لك مافی الأرض من شئ کنت تفتدی به؟ قال نعم قال فقد سألتك ماهو اهون من هٰذا وانت فی صلب آدم ان لا تشرك بی ابیت إلا الشرك۔

(بخاری:کتاب الانبیاء، باب خلق آدم و ذریته)

ترجمه : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے جو جہنم میں سب سے ہلکے عذاب میں ہوگا فرمائے گا کہ اگر زمین کی تمام چیزیں تیری ملکیت میں ہوتیں تو کیا جہنم سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے تو وہ سب دے دیتا؟ وہ کہے گا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا جب تو آدم کی پشت میں تھا کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا مگر تو نے میرا حکم نہیں مانا اور شرک کیا۔

میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں :

عن الاعز ابومسلم انه شهد علی ابی هریرة وابی سعید انهما شهدا علی رسول الله ﷺ قال اذا قال العبد لاإله الا الله والله اکبر قال یقول الله عز وجل صدق عبدی لاإله إلا انا وانا اکبر واذا قال

Marfat.com

العبد لاإله إلا الله وحدهٗ قال صدق عبدی لا إله الا انا وحدی واذا قال لاإله إلا اللّٰه لا شريك له قال صدق عبدی لا اله إلا انا ولا شريك لی وإذا قال لا إله إلا الله له الملك وله الحمد قال صدق عبدی لا إله إلا انا لی الملك ولی الحمد واذا قال لا إله إلا الله ولا حول ولا قوة إلا با لله قال صدق عبدی لا إله إلا انا ولا حول ولا قوة الا بی۔ قال ابو اسحاق ثم قال الأعز شيئًا لم افهمه قال فقلت لابی جعفر ما قال فقال من رزقهن عند موتهٖ لم تمسه النار۔

(ابن ماجہ:کتاب الادب، باب فضل لاإله الا الله)

ترجمہ : حضرت اعز ابو مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے لا إله إلا اللّٰه والله اكبر (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ پھر جب بندہ کہتا ہے لا إله إلا اللّٰه وحده (اللہ واحد و یکتا کے علاوہ کوئی معبود نہیں) تو اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں یکتا و تنہا ہوں، جب بندہ کہتا ہے لا إله إلا اللّٰه لا شريك له (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں) تو اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ کوئی میرا شریک ہے اور جب بندہ کہتا ہے لا إله إلا اللّٰه له الملك وله الحمد (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ساری بادشاہت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں) اللہ ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری ہی بادشاہت ہے اور میرے ہی لئے تمام تعریف ہے، جب بندہ کہتا ہے لا إله إلا الله ولا حول ولا قوة إلا بالله (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں برائی سے رکنے کی صلاحیت اور بھلائی کرنے کی طاقت اللہ ہی سے ملتی

Marfat.com

ہے) اللہ ارشاد فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور (برائی سے) رکنے کی صلاحیت اور (بھلائی کرنے کی) طاقت صرف مجھی سے ملتی ہے۔

راوی حدیث ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ پھراغر ابو مسلم نے کچھ فرمایا جسے میں سمجھ نہیں سکا، میں نے ابو جعفر سے پوچھا کہ انھوں نے کیا کہا تھا، ابو جعفر نے جواب دیا کہ جس شخص کو موت کے وقت ان تسبیحات کی توفیق نصیب ہوئی اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی۔

ستاروں کی تاثیر :

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ ﷺ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ وَ اَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ۔

(بخاری کتاب الاستسقاء، باب قوله تعالی وتجعلون رزقکم انکم تکذبون)

ترجمہ : حضرت زید بن خالد الجہنی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کو بارش ہوئی اور صبح کو حدیبیہ کے مقام پر حضور علیہ السلام نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا ارشاد فرما رہا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بعض بندوں نے ایمان کی حالت میں صبح کی اور بعض بندوں نے کفر کی حالت میں، جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں کی تاثیر کا اقرار کیا۔

Marfat.com

ابن آدم نے مجھے گالی دی :

عن أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ اُراہ۔ قال اللّٰہ تعالیٰ یشتمنی ابن آدم وما ینبغی له ان یشتمنی و یکذبنی وما ینبغی له، امّا شتمه فقوله ان لی ولداً واما تکذیبه فقوله لیس یعیدنی کما بدأنی۔

(بخاری کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللّٰہ تعالیٰ وھوالذی یبدأ الخلق ثم یعیدہ)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی حالانکہ یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ مجھے گالی دے، ابن آدم نے مجھے جھٹلایا جبکہ یہ مناسب نہیں تھا، اس کا گالی دینا تو یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ کے بیٹا ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ اس نے کہا جس طرح اللہ نے مجھے ابتداء میں پیدا کیا تھا اب دوبارہ ویسے پیدا نہیں کرسکتا۔

میں ہی زمانے کا پھیرنے والا ہوں :

عن أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ قال اللّٰہ عزو جل یؤذینی ابن آدم یسب الدهر، وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار۔

(بخاری کتاب التفسیر، باب وما یهلکنا إلا الدهر)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے، وہ زمانے کو برا کہتا ہے، حالانکہ میں ہی زمانہ (کا پھیرنے والا) ہوں، تمام معاملات میرے ہی ہاتھ میں ہیں اور میں ہی دن رات کو الٹ پلٹ کرتا ہوں۔

انسان کو وہی ملتا ہے جو مقدر میں ہے :

عن أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ لا یأتی ابن آدم النذر بشئی لم یکن قُدّر له، ولکن یلقیه النذر إلی القدر قد

Marfat.com

قُدّر له فیستخرج اللّٰه بہٖ من البخیل، فیؤتی علیه مالم یکن یوتی علیه من قبل۔

(بخاری کتاب الایمان والنذر، باب الوفاء بالنذر)

ترجمه : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آدمی نذر مان کر وہ چیز حاصل نہیں کرسکتا جو اس کے لئے مقدر نہیں ہے، بلکہ نذر سے صرف وہی چیز حاصل ہوتی ہے جو اس کے لئے مقدر کر دی گئی ہے۔ ہاں نذر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بخیل کے ہاتھ سے خرچ کرا دیتا ہے جو وہ نذر سے پہلے خرچ نہیں کرتا۔

یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے :

عن انس بن مالك عن رسول اللّٰه ﷺ قال قال اللّٰه عز و جل إن امتك لا یزالون یقولون ماکذا ماکذا حتی یقولوا هٰذا اللّٰه خلق الخلق فمن خلق اللّٰه۔

(مسلم کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان وماذا یفعل من وجدها)

ترجمه : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ تمہاری امت کے لوگ یہ کہتے رہیں گے یہ ایسا یہ ایسا یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں :

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه عن النبی ﷺ قال اخذ اللّٰه المیثاق من ظهر اٰدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبه کل ذریة ذرء ها فنثرهم بین یدیه کالذر ثم کلمهم قبلا قال ألست بربکم قالوا بلٰی شهدنا ان تقولوا یوم القیٰمة انا کنا عن هذا غافلین أو تقولوا انّما اشرك اٰباءُ نا من قبل وکنا ذریّةً من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون۔

(مسند احمد بن حنبل۔ ج ۱، ص ۲۷۲)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس ؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پشت آدم میں مقام نعمان یعنی عرفات میں عہد لیا لہٰذا ان کی پشت سے اولاد کو نکالا، ان کو (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے سامنے چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا پھر ان سے گفتگو فرمائی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، انھوں نے کہا کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں (یہ گواہی اس لئے ہے) کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ کہہ دو کہ ہم اس سے غافل تھے یا تم یہ کہہ دو کہ شرک تو صرف ہمارے آباؤاجداد نے کیا ہم تو بعد کی ذریت ہیں کیا تو ہمیں بروں کے جرموں کے باعث ہلاک کردے گا۔

میں شرک سے بے نیاز ہوں:

عن ابی هريرة ؓ **قال قال رسول الله ﷺ قال الله تبارك و تعالى انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملاً اشرك فيه غيرى** تركته و شركه۔

(مسلم:كتاب الزهد والرقائق، باب تحريم الرياء)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں شریک سے بے نیاز ہوں، جو شخص میرے ساتھ کسی کام میں کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو میں اس کو اسی حال پر (یعنی شرک پر) چھوڑ دیتا ہوں۔

☆☆☆

Marfat.com

عظمت پروردگار

اللہ کا خزانہ بھرا ہوا ہے :

عن أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال قال اللّٰه عزو جل انفق، انفق علیك وقال ید اللّٰه ملأی لا تغیضها نفقةٌ سحّاء اللیل والنهار وقال أرأیتم ما انفق منذ خلق السماء والأرض، فإنه لم یغض مافی یده وکان عرشه علی الماء وبیده المیزان یخفض و یرفع۔

(بخاری:کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ وکان عرشه علی الماء)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم (لوگوں پر) خرچ کرو میں تمہیں عطا فرماؤں گا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بھرا ہوا ہے، خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی، شب و روز نعمتوں کو بہاتا ہے، پھر فرمایا، دیکھو جب سے اس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا ہے وہ نعمتیں تقسیم کر رہا ہے اور اس تقسیم سے اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئی اور یہ تقسیم اس وقت سے ہے جب اس کا تخت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں ترازو ہے، کسی پلے کو جھکاتا ہے کسی پلے کو اٹھاتا ہے۔

میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟ :

عن أبی هریرۃ رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول "یقبض اللّٰه الأرض و یطوی السمٰوٰت بیمینه ثم یقول انا الملك این ملوك الأرض۔

(بخاری:کتاب التفسیر (سورۂ زمر)،باب قول اللّٰه تعالیٰ والارض جمیعاً قبضته یوم القیامة)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی (جیسا کہ اس کی شان کے لائق

Marfat.com

ہے) میں پکڑ لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) میں پکڑ لے گا پھر ارشاد فرمائے گا میں بادشاہ ہوں تو زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

تم سب گمراہ، ننگے، بھوکے اور گناہگار ہو:

عن أبی ذر عن النبی ﷺ فیما روی عن اللّٰہ تبارك و تعالیٰ انه قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرماً فلا تظالموا، یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم، یا عبادی کلکم جائع إلا من اطعمته فاستطعمونی اطعمکم، یا عبادی کلکم عار إلا من کسوته فاستکسونی اکسکم، یا عبادی انکم تخطؤن باللیل والنهار وانا اغفر الذنوب جمیعاً فاستغفرونی اغفرلکم یا عبادی انکم لن تبلغوا ضری فتضرونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو انّ اوّلکم و آخرکم وانسکم و جنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحدٍ منکم مازاد ذلك فی ملکی شیئاً، یا عبادی لو انّ اولکم و آخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجلٍ واحدٍ مانقص ذلك من ملکی شیئاً، یاعبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صعید واحدٍ فسألونی، فاعطیت کل انسانٍ مسألته مانقص ذلك مما عندی إلا کما ینقص المخیط اذا اُدخل البحر، یا عبادی انما هی اعمالکم احصیها لکم ثم اوفیکم ایّاها، فمن وَجَدَ خیراً فلیحمد اللّٰہ ومن وجد غیر ذلك فلا یلومن الا نفسه۔

(مسلم: کتاب البر والصله، باب تحریم الظلم)

ترجمہ: حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل فرمایا کہ اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا اور اس کو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے اس لئے باہم ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گم کردہ

Marfat.com

راہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں تو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، اے میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب برہنہ ہو سوائے اس کے جس کو میں کپڑا پہناؤں تو تم مجھ سے کپڑے طلب کرو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہ بخشتا ہوں تو تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں معاف کروں گا۔ اے میرے بندو! تمہاری دسترس میں یہ نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تمہاری دسترس میں یہ ہے کہ تم مجھے فائدہ پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے اور تمام انسان و جنات تم میں سب سے متقی شخص کی طرح ہو جائیں تب بھی میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے اور انسان و جنات سب کے سب تم میں سے سب سے بُرے آدمی کی طرح ہو جائیں تب بھی میری بادشاہت میں اس سے کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے اور انسان و جنات سب کی ایک میدان میں کھڑے ہو کر مانگیں اور میں سب کی حاجت پوری کر دوں تب بھی میرے خزانے میں اتنی کمی بھی نہیں ہو سکتی جتنی سمندر میں سوئی ڈالنے سے ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال میں جن کو میں تمہارے لئے شمار کر رہا ہوں اور ان کی جزاء تمہیں پوری پوری دیتا ہوں، تو جو شخص بھلائی پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو وہ سوائے اپنے نفس کے کسی کو ملامت نہ کرے۔

میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے :

عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللّٰہ ﷺ انہ قال فی ہٰذہ الآیۃ "ہو اہل التقوٰی واہل المغفرۃ" قال قال اللّٰہ عز و جل انا اہل ان اتقی، فمن اتقانی فلم یجعل معی الٰہا فانا اہل ان اغفرلہ۔

(ترمذی: کتاب تفسیر القران، باب ومن سورۃ المدثر)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس آیت کریمہ "**هو اهل التقوىٰ و اهل المغفرة**" (وہی اس کا مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور مغفرت فرمانا اسی کی شان ہے) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، پس جو مجھ سے ڈرتا ہے اور میرے ساتھ کسی کو معبود نہیں بناتا تو یہ بات میرے شایانِ شان ہے کہ ایسے شخص کو بخش دوں۔

آدمی کہاں تک مجھے عاجز کر پائے گا :

عن بسر بن جحاش القرشيّ قال رسول الله ﷺ يقول الله عز وجل انّى تعجزنى ابن آدم وقد خلقتك من مثل هٰذه فإذا بلغت نفسك هٰذه و اشار إلى خلقه قلت أتصدق وانى او ان الصدقة۔

(ابن ماجہ: کتاب الوصایا، باب النهى عن الامساك فى الحياة و التبذير عند الموت)

ترجمہ : حضرت بسر بن جحاش سے مروی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کہاں تک مجھے عاجز کر پائے گا؟ میں نے تجھے اس (تھوک جیسی چیز) سے پیدا کیا اور جب تیری جان یہاں تک پہنچ جاتی ہے (حضور نے حلق کی طرف اشارہ کیا) تو تو کہتا ہے کہ میں صدقہ کروں گا، لیکن اب کہاں صدقہ کا وقت رہ گیا ہے۔

بیشک عزت میرے لئے ہے :

عن عبدالله ابن مسعود عن النبى ﷺ قال يجئ الرجل آخذا بيد الرجل فيقول يارب هٰذا قتلنى فيقول الله له لم قتلته فيقول قتلته لتكون العزة لك فيقول فانها لى، ويجئ الرجل آخذا بيد الرجل فيقول ان هٰذا قتلنى فيقول الله له لم قتلته فيقول لتكون العزة لفلان فيقول انها ليست لفلان فيبوء باثمه۔

(النسائی: كتاب التحريم الدم، باب تعظيم الدم)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا (قیامت کے دن) ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا تو نے اس کو کیوں قتل کیا تھا؟ قاتل کہے گا میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا تا کہ تیری عزت کا بول بالا ہو، اللہ ارشاد فرمائیگا، بیشک عزت تو میرے ہی لئے ہے۔ ایک اور شخص ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور عرض کرے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا، اللہ ارشاد فرمائے گا تو نے اس کو کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا فلاں کی عزت و سربلندی کے لئے۔ اللہ ارشاد فرمائے گا عزت فلاں کے لئے نہیں ہے، چنانچہ وہ اپنا گناہ کمالے گا۔ (یعنی اس گناہ کی وجہ سے برباد ہو جائے گا۔)

جبار و متکبر آج کہاں ہیں :

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ یطوی اللہ عز و جل السماوات یوم القیامۃ ثم یأخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون۔

(مسلم:کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر ان کو اپنے داہنے ہاتھ (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) سے پکڑ کر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، جبر کرنے والے اور تکبر کرنے والے کہاں ہیں؟ پھر بائیں ہاتھ (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) سے زمین کو لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں جبر کرنے والے اور ظلم کرنے والے کہاں ہیں۔

اگر پردہ ہٹا دے تو اس کی تجلی مخلوق کو جلا دے گی :

عن ابی موسیٰ قال قام فینا رسول اللہ ﷺ بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی ان ینام یخفض القسط و یرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور

Marfat.com

لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه۔

(مسلم:کتاب الایمان، باب فی قوله علیه السلام ان اللّٰه لا ینام)

ترجمہ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان نبی اکرم ﷺ پانچ چیزیں ارشاد فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ رب العزت نہیں سوتا ہے اور سونا اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے وہ پلہ (رزق) جھکاتا اور اٹھاتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے پیش ہوتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے اگر وہ اپنے پردۂ نور کو کھول دے تو اس (کے وجہ کریم) کی تجلیات حد نگاہ تک مخلوق کو جلا دیں گی۔

کبریائی میری چادر ہے :

عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ قال اللّٰه عز وجل الكبرياء ردائی والعظمة إزاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار۔

(ابوداؤد:کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا کہ کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا لباس ہے تو جس نے ان دونوں میں سے کسی میں مجھ سے مقابلہ کیا تو اسے میں دوزخ میں ڈال دوں گا۔

☆☆☆

Marfat.com

رحمت و مغفرت

رائی کے دانہ کے برابر ایمان :

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَہْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَہْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ، فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِ اسْوَدُّوا، فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَا اَوِالْحَیَاۃِ شَکَّ مَالِکٌ. فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ جَانِبِ السَّیْلِ. اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً.

(بخاری: کتاب الایمان، باب تفاضل اھل الایمان فی الاعمال)

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو، جب وہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے تو وہ جل کر بالکل سیاہ ہو گئے ہوں گے پھر ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو ان پر ازسرِ نو بالیدگی آجائے گی جیسے سیلاب کے کنارے دانہ اگتا ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد اور جھکا ہوا ہوتا ہے۔

کوئی ہے جو گناہوں کی معافی چاہے ؟ :

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ إِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقَی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرِ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاسْتَجِیْبُ لَہٗ مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ، مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَہٗ.

(بخاری، کتاب التھجد، باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل)

ترجمہ : حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے (یا تجلی فرماتا ہے) اور ارشاد فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے میں اس کو عطا کروں، کوئی ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے اور میں اس کے گناہ معاف کروں۔

میں آج تیرے گناہ معاف کر رہا ہوں :

عن صفوان بن محرز المازنی قال بینما انا امشی مع ابن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنھما اخذ بیدہٖ اذ عرض رجل فقال کیف سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول فی النجویٰ؟ فقال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ان اللّٰہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف ذنب کذا، اتعرف ذنب کذا۔ فیقول نعم ای رب حتی اذا قررہ بذنوبہ ورأی فی نفسہ انہ ھلک قال سترتھا علیک فی الدنیا وانا اغفرھا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہٖ واما الکافر والمنافقون فیقول الاشھاد ھٰؤلاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنة اللّٰہ علی الظالمین۔

(بخاری:کتاب المظالم والغصب، باب قول اللّٰہ تعالیٰ الالعنة اللّٰہ علی الظالمین)

ترجمہ : حضرت صفوان مازنی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے کہیں جا رہا تھا، راستے میں ایک شخص ملا اور اس نے کہا کہ کیا تمہیں وہ فرمان نبوی یاد ہے جس میں سرگوشی کا ذکر ہے انھوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن بندے کو اپنے قریب کرے گا اور اپنی رحمت کے سایہ میں چھپا کر فرمائے گا، کیا تجھ کو اپنے فلاں فلاں گناہ یاد ہیں، بندہ کہے گا اے رب یاد ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کا اسی سے اقرار کروائے گا، بندہ گمان کرے گا کہ اب میں ہلاک ہو گیا، اللہ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے **یہ سارے گناہ چھپائے تھے اور آج کے دن تیرے یہ گناہ معاف کر رہا ہوں اس کے بعد**

Marfat.com

نیکیوں کا اعمال نامہ اس کو دیدیا جائے گا اور کافروں اور منافقوں کے بارے میں گواہ کہیں گے کہ یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب کو جھٹلایا تھا سن لو ظالموں پر خدا کی پھٹکار ہے۔

میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے :

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ لما قضی الله الخلق کتب فی کتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی۔

(بخاری: کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قوله تعالی وهوالذی یبدأ الخلق ثم یعید)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمادیا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا جو اس کے پاس عرش کے اوپر موجود ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں:

ان رحمتی سبقت غضبی۔ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کرتی ہے۔

(بخاری: کتاب التوحید ،باب وکان عرشه علی الماء)

رحمت الٰہی :

عن أبی سعید رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ ان رجلاً کان قبلکم رغسه الله مالاً فقال لبنیه لما حُضر۔ ای اب کنت لکم؟ قالوا خیراب، قال فإنی لم اعمل خیراً قط فإذا مت فأحرقونی، ثم اسحقونی، ثم ذرونی فی یوم عاصف، ففعلوا، فجمعه الله عزو جل فقال ما حملك؟ قال مخافتك، فتلقاه برحمته۔

(بخاری: کتاب الانبیاء، باب حدیث الغار)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سے پہلے کی امتوں میں ایک آدمی تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت مال عطا فرمایا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے کہا

Marfat.com

میں تمہارے لئے کیسا باپ ثابت ہوا؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ بہت اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا میں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی، جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا کر باریک پیس دینا اور پھر میری راکھ تیز آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ لڑکوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی راکھ جمع فرما کر دریافت کیا کہ تو نے ایسا کیوں کیا، اس نے جواب دیا کہ تیرے خوف کی وجہ سے، اس جواب پر اللہ کو اس پر رحم آ گیا۔

جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو اس کو دوزخ سے نکال لو :

عن انس عن النبی ﷺ قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوماً او خافنی فی مقام۔

(ترمذی: کتاب صفة جهنم، باب ماجاء ان للنار نفسین)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس نے میرا ایک دن بھی ذکر کیا ہو یا مجھ سے کسی جگہ بھی ڈرا ہو۔

کوئی چیز اللہ کے نام کے برابر نہیں :

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ سیخلص رجلاً من امتی علی رؤوس الخلائق یوم القیامة، فینشر علیه تسعة و تسعین سجلاً کل سجل مثل مدالبصر، ثم یقول اتنکر من هٰذا شیئاً، اظلمتك کتبتی الحافظون؟ فیقول لایارب، فیقول افلك عذر؟ فیقول لا یارب، فیقول بلیٰ إن لك عندنا حسنة، فإنه لاظلم علیك الیوم فتخرج بطاقة فیها اشهد ان لا الٰه إلا اللّٰه واشهد ان محمداً عبدهٗ ورسوله، فیقول احضر و زنك فیقول یا رب ما هٰذه البطاقة مع هٰذه السجلات؟ فقال انك لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفة والبطاقة فی کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا یشغل مع اسم اللہ شئی۔

Marfat.com

(ترمذی کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد ان لا اله إلا اللّٰه)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو چن کر الگ کرلے گا، پھر اس پر ننانوے دفتر کھولے جائیں گے، ہر دفتر اتنا لمبا ہوگا جتنی دور تک نظر جاتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے ان میں سے کسی (گناہ) کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے حافظوں (کراما کاتبین) نے تجھ پر ظلم کیا؟ بندہ عرض کرے گا نہیں، میرے رب۔ اللہ ارشاد فرمائے گا کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ کہے گا نہیں میرے رب میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اللہ سبحانہٗ فرمائے گا میرے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک رقعہ نکالا جائے گا جس میں لکھا ہوگا **اشھدُ ان لاإلٰه إلا اللّٰه واشھد أن محمداً عبده و رسوله** (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اپنے ترازو کے پاس حاضر ہو، وہ بندہ عرض کرے گا اے پروردگار! ان دفتروں کے مقابلہ میں اس رقعہ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ فرمائے گا تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائیگا، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پھر اس کے بعد وہ سارے دفتر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ رقعہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا، دفتروں والا پلڑا ہلکا ہو جائے گا اور رقعہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔

اب کبھی میں تم سے ناراض نہ ہوں گا:

عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ ان اللّٰه تبارك و تعالیٰ یقول لأهل الجنة یا اهل الجنة فیقولون لبیك ربنا و سعدیك فیقول هل رضیتم؟ فیقولون وما لنا لا نرضی وقد اعطیتنا مالم تُعطِ احداً من خلقك فیقول انا اعطیکم افضل من ذلك قالوا یا رب وایّ شئ افضل من ذلك فیقول اُحل علیکم رضوانی

Marfat.com

فلا اسخط عليكم بعده ابداً۔

(بخاری:کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار)

ترجمہ : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا اے جنت والو! وہ عرض کریں گے الٰہی ہم حاضر ہیں، اللہ فرمائے گا کیا تم راضی ہو گئے، وہ عرض کریں گے الٰہی ہم کیسے راضی نہ ہوں جب کہ تو نے ہمیں وہ چیز عطا فرمائی جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دی، اللہ ارشاد فرمائے گا میں تم کو اس سے بھی بہتر اور افضل چیز عطا فرماؤں گا وہ عرض کریں گے اے پروردگار اس سے افضل و بہتر اب اور کیا چیز ہو سکتی ہے، اللہ فرمائے گا میں تم پر اپنی خوشنودی اور رضا نازل کرتا ہوں اور اب کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

جا جنت میں داخل ہو جا :

عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال النبی ﷺ انی لأعلم آخر اهل النار خروجاً منها و آخر اهل الجنة دخولاً، رجل يخرج من النار كبواً فيقول اللّٰه اذهب فادخل الجنة فيأ تيها فيخيّل اليه انها ملأى۔ فيرجع فيقول يا رب وجد تها ملأى، فيقول اذهب فادخل الجنة فيأتيها فيخيّل إليه انها ملأى، فيرجع فيقول يا رب وجدتها ملأى فيقول اذهب فادخل الجنة فإن لك مثل الدنيا و عشرة امثالها او ان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول تسخر منى او تضحك منى وانت الملك؟ فلقد رأيت رسول اللّٰه ﷺ ضحك حتى بَدَت نوا جذه و كان يقول ذاك ادنى اهل الجنة منزلة۔

(بخاری:کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں

Marfat.com

جنت میں داخل ہوگا۔ وہ شخص گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جنت میں داخل ہو جا، وہ جنت کے پاس آئے گا مگر اسے محسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار جنت تو بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ پھر فرمائے گا جا جنت میں چلا جا، وہ پھر جنت کے پاس آئے گا اس کو پھر ایسا لگے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے، وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا اے پروردگار جنت بھری ہوئی ہے، اللہ ارشاد فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا، تیرے لئے دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس حصہ زائد وہاں وسعت ہے، وہ عرض کرے گا اے رب کریم کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے، حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ یہ فرماتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے اندر کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا یہ شخص مرتبہ میں سب سے ادنیٰ جنتی ہوگا۔

میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، بخش دیا، بخش دیا :

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت النبی ﷺ قال ان عبداً اصاب ذنباً. وربما قال اذنب ذنباً فقال رب اذنبت. وربّما قال اصبت. فاغفرلی فقال ربّه اَعَلِم عبدی ان له رباً يغفر الذنوب ويأ خذبه، غفرت لعبدی، ثم مكث ماشاء الله، ثم اصاب ذنباً. فقال رب اذنبت. أواصبت آخر فاغفره فقال اعلم عبدی ان له ربا يغفرالذنوب ويأخذبه غفرت لعبدی ثم مكث ماشاء الله ثم اذنب ذنباً و ربّما قال اصاب ذنباً قال قال رب اصبت اوقال اذنبت آخر فاغفره لی، فقال اعلم عبدی ان له رباً يغفر الذنب ويأخذبه غفرت لعبدی ثلاثاً فليعمل ماشاء.

(بخاری کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ يريدون ان يبدلوا كلام الله)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے گناہ کیا ہے مجھے معاف

Marfat.com

فرمادے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ کوئی اس کا رب ہے جو معاف کرتا ہے اور اس سے مواخذہ کرتا ہے، میں نے اس کو بخش دیا، پھر کچھ دن ٹھہرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار مجھ سے گناہ سرزد ہوا ہے تو اِس کو معاف فرمادے، اللہ ارشاد فرماتا ہے کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے، میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا، پھر وہ بندہ کچھ دن ٹھہرتا اور پھر کوئی گناہ کر لیتا ہے پھر اللہ سے عرض کرتا ہے اے پروردگار میں نے گناہ کر لیا ہے تو اس کو معاف فرما دے اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور ان پر مواخذہ کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا بخش دیا اب وہ جو چاہے کرے۔

یوم عرفہ کی فضیلت:

قالت عائشة إن رسول الله ﷺ قال مامن يوم اكثر مَن ان يعتق اللّٰه فيه عبداً من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة فيقول ما اراد هؤلاء۔

(مسلم: كتاب الحج، باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن اللہ دوزخ سے بندوں کو آزاد نہیں فرماتا، عرفہ کے دن اللہ کی رحمت بندوں سے قریب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے مقابلہ میں بندوں کو بطور فخر پیش فرماتا ہے اور فرماتا ہے یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں۔

میں تجھے اس زمین کی وسعت کے برابر مغفرت عطا فرماؤں گا:

عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله ﷺ يقول قال الله تبارك تعالىٰ يا ابن آدم انك مادعوتني ورجوتني غفرت لك على ماكان فيك ولا أبالي، يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني

Marfat.com

غفرت لك ولاأبالى، يا ابن آدم انك لو اتيتنى بقراب الارض خطايا ثم لقيتنى لا تشرك بى شيئاً لاتيتك بضرابها مغفرة۔

(ترمذی کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ خدا ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے گا میں تجھے بخشتا رہوں گا اُس سب (گناہوں اور خطاؤں) کے باوجود جو تیرے اندر ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی چاہے تو میں تجھے معاف کردوں گا اور میں پرواہ نہیں کرتا، اے ابن آدم اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ میرے پاس لائے گا اور مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہے تو میں تجھے زمین کے برابر مغفرت عطا فرماؤں گا۔

یہ سب تیرے لئے ہے اور اس کے علاوہ اتنا ہی اور بھی ہے :

عن أبى هريرة قال قال اناس يا رسول الله ﷺ هل نرىٰ ربنا يوم القيامة؟ فقال هل تضارون فى الشمس ليس دونها سحاب۔ قالوا لا يا رسول الله، قال هل تضارون فى القمر ليلة البدر ليس دونه سحاب؟ قالوا لا يا رسول الله قال فإنكم ترونه يوم القيامة، كذالك يجمع الله الناس، فيقول من كان يعبد شيئاً فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس، ويتبع من كان يعبد القمر، ويتبع من كان يعبد الطواغيث و تبقى هٰذه الامة فيها منافقوها، فيأتيهم الله فى غيرالصورة التى يعرفون فيقول، انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك، هٰذا مكاننا يأتينا ربنا، فإذا اتانا ربنا عرفناه، فيأتيهم الله فى الصورة التى يعرفون فيقول انا ربكم، فيقولون انت ربنا فيتبعونه، ويضرب

Marfat.com

جسر جهنم. قال رسول الله ﷺ فاكون اول من يجيز ودعاء الرسل يومئذٍ اللّهم سلّم سلّم وبه كلاليب مثل شوك السعدان، اما رأيتم شوك السعدان؟ قالوا بلى يا رسول اللّه، قال فإنها مثل شوك السعدان. غير انها لا يعلم قدر عظمها إلا اللّه فتخطف الناس بأعمالهم منهم الموبق بعمله، ومنهم المحزول، ثم ينجوا حتى إذا فرغ اللّه من القضاء بين عباده واراد ان يخرج من النار من اراد ان يخرج من النار ممن كان يشهد ان لا إله الا اللّه امر الملائكة ان يخرجوهم فيعرفونهم بعلامة آثار السجود، وحرّم اللّه على النار ان تأكل من ابن آدم اثر السجود، فيخرجونهم قد امتحشوا فيصب عليهم ماء يقال له ماء الحياة فينبتون نبات الحبة فى حميل السيل، ويبقى رجل منهم مقبل بوجهه على النار فيقول يا رب قد قشبنى ريحها، وأحرقنى ذكائها فاصرف وجهى عن النار فلا يزال يدعو اللّه، فيقول لعلك ان اعطيتك ان تسألنى غيره؟ فيقول لا وعزتك لا اسئلك غيره، فيصرف وجهه عن النار، ثم يقول بعد ذلك يا رب قربنى إلى باب الجنة، فيقول اليس قد زعمت ان لا تسألنى غيرهٔ، ويلك ابن آدم ما اغدرك، فلا يزال يدعوا فيقول، لعلى ان اعطيتك ذلك تسألنى غيره، فيقول لا وعزتك لا اسألك غيرهٔ فيعصى اللّه من عهود و ميثاق ان لا يسأله غيره فيقربه إلى باب الجنة، فإذا رأى مافيها سكت ماشاء اللّه ان يسكت ثم يقول، رب اد خلنى الجنة، ثم يقول، او ليس قد زعمت ان لا تسألنى غيره ويلك يا ابن آدم ما اغدرك، فيقول يارب لا تجعلنى اشقى خلقك فلا يزال يدعوا حتى يضحك، فإذا ضحك منه اذن له بالدخول فيها فإذا دخل فيها قيل له تمنّ من كذا فيتمنى، ثم يقال له تمنّ من كذا فيتمنى حتى تنقطع به

Marfat.com

الامانی فیقول له، هٰذا لك ومثله معه۔

(بخاری:کتاب الرقاق، باب الصراط جسر جهنم)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب سورج پر ابر نہ ہو تو کیا اس کو دیکھنے میں کوئی روک ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ، آپ نے فرمایا: چودھویں رات کے چاند پر اگر ابر نہ ہو تو کیا اس کو دیکھنے میں کچھ رکاوٹ ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تو اسی طرح تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کر کے فرمائے گا جو شخص جس چیز کی پرستش کرتا تھا وہ اسی کے ساتھ ہو جائے، یہ سن کر سورج کی عبادت کرنے والے سورج کے ساتھ، چاند کی عبادت کرنے والے چاند کے ساتھ اور بتوں کی عبادت کرنے والے بتوں کے ساتھ ہو جائیں گے اور یہ امت (یعنی امت اسلامیہ) باقی رہے گی جس میں منافقین بھی ہوں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سامنے ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جو ان کے اعتقاد کے خلاف ہوگی اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے **نعوذ بالله منك** ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ ہم اس جگہ اپنے رب کے انتظار میں ہیں تاکہ وہ جلوہ گر ہو اور جب ہمارا رب ہمارے سامنے جلوہ گر ہوگا تو ہم اس کو پہچان لیں گے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ دوسری مرتبہ ان کے سامنے ایسی صورت میں جلوہ فرما ہوگا جس کو وہ اپنے اعتقاد کے مطابق پہچانتے ہوں، اللہ ارشاد فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، یہ دیکھ کر مسلمان کہیں گے کہ ہاں بیشک تو ہمارا رب ہے اور وہ اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا اس روز جہنم پر پل صراط رکھی جائیگی، میری امت اس کو سب سے پہلے عبور کرے گی، اور اس دن انبیاء ومرسلین (علیہم السلام) کی یہ دعا ہوگی **اللّٰھم سلّم اللّٰھم سلّم** (اے اللہ بچا، اے اللہ بچا) اور جہنم میں پنجے ہوں گے جو سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، حضور علیہ السلام نے صحابہ سے پوچھا کیا تم نے سعدان کے

Marfat.com

کانٹے دیکھے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم نے دیکھے ہیں، آپ نے فرمایا تو وہ پنجے سعدان کے کانٹوں کی طرح (ٹیڑھے) ہوں گے، ہاں البتہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ پنجے کتنے بڑے ہوں گے۔ لوگوں کی بداعمالی کی وجہ سے یہ پنجے لوگوں کو پل صراط کے اوپر سے دوزخ میں کھینچ لیں گے، چنانچہ بعض آدمی تو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں گے اور بعض آدمی بے ہوش ہوجائیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا، اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے جس شخص کو دوزخ سے نکالنا چاہے گا اس کو نکالنے کا فرشتوں کو حکم دے گا، فرشتے سجدوں کے نشانات دیکھ کر ان بندوں کو پہچان لیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کردیا ہے کہ آدمی کے نشان سجدہ کو جلائے، چنانچہ فرشتے ان کو نکالیں گے، نکلتے وقت یہ لوگ جلے بھنے ہوں گے، ان پر آب حیات ڈالا جائے گا، جس کی وجہ سے (از سرنو) ایسے پیدا ہوں گے جیسے سیلاب کے کوڑے میں خودرو دانہ پیدا ہوتا ہے، ایک شخص باقی رہے گا جس کا رخ دوزخ کی طرف ہوگا، وہ عرض کرے گا: اے پروردگار جہنم کی بدبو نے مجھے تنگ کردیا اور اس کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا تو میرا چہرا جہنم کی طرف سے پھیر دے، وہ بندہ یہی دعا کرتا رہے گا، بالآخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیری حاجت پوری کردوں تو کیا پھر کوئی سوال کرے گا؟ وہ بندہ عرض کرے گا، نہیں اے پروردگار تیری عزت کی قسم اس کے بعد اور کوئی سوال نہیں کروں گا، اس کا رخ دوزخ کی طرف سے پھیر دیا جائیگا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کہے گا، اے رب کریم مجھے جنت کے دروازے کے تھوڑا قریب کردے، اللہ فرمائیگا کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ میں اور کوئی درخواست نہیں کرونگا، اے ابن آدم تو کیسا عہد شکن ہے؟ مگر وہ بندہ برابر یہی دعاء مانگتا رہے گا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کردیا تو ممکن ہے تو کوئی اور سوال کرے، وہ شخص عرض کرے گا نہیں میرے رب تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ میں اور کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اس بات کا عہد واقرار لے گا کہ اب اور کوئی درخواست نہیں کرے گا اور اس کو جنت کے دروازے کے قریب کردیا جائیگا، جب وہ

Marfat.com

جنت کے اندر کی چیزیں دیکھے گا تو جتنی خدا کی مرضی ہوگی اتنی دیر وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا الٰہی تو مجھے جنت میں پہنچادے، اللہ ارشاد فرمائے گا کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ مزید سوال نہیں کرے گا، اے انسان تو کس قدر عہد شکن ہے، وہ عرض کرے گا یا الٰہی تو اپنی مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ بدنصیب نہ کر اور وہ یہ دعا لگاتار کرتا رہے گا، یہاں تک کہ رب کریم اس سے راضی ہو جائیگا تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دیگا، جب وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے کہا جائے گا، کچھ تمنا اور آرزو کر، وہ تمنا کریگا (اس کی تمنا پوری کردی جائیگی) پھر حکم ہوگا اور کوئی تمنا کر، وہ شخص تمنا کرے گا، وہ بھی پوری کردی جائیگی یہاں تک کہ اس کے سب ارمان پورے ہو جائیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یہ سب تو تیرے لئے ہے ہی اور اس کے علاوہ اتنا ہی اور بھی ہے۔

جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا:

قال ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول كان رجلان فى بنى اسرائيل متواخيين فكان احدهما يذنب والآخر مجتهد فى العبادة فكان لا يزال المجتهد يرى الآخر على الذنب فيقول اقصر فوجده يوما على ذنب فقال له اقصر فقال خلّنى وربى ابعثت علىّ رقيباً فقال والله لا يغفرالله لك اولا يدخل الله الجنة فقبض ارواحهما فاجتمعا عند رب العالمين فقال لهٰذا المجتهد كنت بى عالماً اوكنت على مافى يدى قادراً وقال للمذنب اذهب فادخل الجنة رحمتى وقال للآخر اذهبوا به إلى النار قال ابوهريرة رضى الله تعالىٰ عنه والذى نفسى بيده لتكلم بكلمة أوبقت دنياه واخّرته۔

(ابوداؤد: کتاب الادب، باب فی النهی عن البغی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمیوں کے درمیان اخوت و محبت تھی، ان

Marfat.com

میں ایک گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا عبادت میں کوشاں رہا کرتا تھا، عبادت کرنے والا آدمی جب دوسرے کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو کہتا باز آجاؤ، ایک دن عبادت گزار نے دوسرے کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھا تو اس سے کہا باز آجاؤ، گناہگار نے جواب دیا میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو، کیا تمہیں اللہ نے میرے اوپر نگرانی کرنے والا بنایا ہے؟ عبادت گزار نے کہا خدا کی قسم اللہ تمہیں معاف نہیں کریگا یا یہ کہا کہ اللہ تمہیں جنت میں داخل نہیں کرے گا، بالآخران دونوں کا انتقال ہوا اور دونوں رب العالمین کی بارگاہ میں جمع کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت گزار شخص سے کہا کیا تو میرے بارے میں جانتا تھا (کہ میں گناہ معاف نہیں کروں گا) یا یہ کہا کہ کیا تو میرے اختیار پر قدرت رکھتا تھا، پھر گناہ گار سے ارشاد فرمائے گا جا اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے کے بارے میں حکم ہوگا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو۔ حضرت ابو ہریرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم عبادت گزار شخص نے ایک جملہ ایسا کہہ دیا جس نے اس کی دنیا و آخرت برباد کر کے رکھ دی۔

تجھے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جاتی ہے :

عن أبی ذر قال قال رسول الله ﷺ إنی لاعرف آخر اهل النار خروجاً من النار و آخر اهل الجنة دخولاً الجنة یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبه واخبئوا کبارها فیقال له عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا و عملت کذا وکذا فی یوم کذا و کذا قال فیقال له فإن فی مکان کل سیئةٍ حسنةٍ قال فیقول یا رب لقد عملت اشیاء ما أراها هاهنا قال فلقد رأیت رسول الله ﷺ ضحك حتی بدت نواجذه.

(ترمذی:کتاب صفة جهنم)

ترجمہ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جہنم سے نکلنے والے سب سے آخری آدمی کو پہچانتا ہوں اور جنت میں داخل

Marfat.com

ہونے والے سب سے آخری آدمی کو بھی پہچانتا ہوں۔ (قیامت میں) ایک شخص کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اس سے اس کے چھوٹے گناہوں کے بارے میں پوچھو اور بڑے گناہوں کو چھپا دو۔ پھر اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں دن فلاں کام کیا تھا، فلاں دن فلاں کام کیا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا پھر اس سے کہا جائے گا جا تجھے تیرے ہر گناہ کے بدلے نیکی عطا کی جاتی ہے، (یہ دیکھ کر) وہ کہے گا اے پروردگار میں نے ان کے علاوہ بھی بہت سے عمل (گناہ) کئے ہیں جن کو میں یہاں نہیں دیکھتا۔ راوی حدیث حضرت ابوذر فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ کے اندر کے دانت ظاہر ہو گئے۔

رحمت الٰہی کے سو حصے :

عن أبی هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول جعل الله الرحمة مائة جزءٍ فأمسك عنده تسعة وتسعين وانزل فی الأرض جزءاً واحداً فمن ذلك الجزء تتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية أن تصيبه.

(مسلم:كتاب التوبه،باب فی سعة رحمة الله تعالی)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصہ بنائے ۹۹/ اپنے پاس روک لئے اور ایک حصۂ رحمت زمین پر نازل فرمایا (مخلوق میں تقسیم فرمایا) اس ایک حصہ سے ہی تمام مخلوقات (ایک دوسرے پر) رحم کرتی ہے یہاں تک کہ چوپایہ اپنے بچوں سے پیر ہٹا لیتا ہے اس اندیشے سے کہ اس کو ضرر نہ پہنچے۔ (یہ بھی اسی ایک رحمت کی وجہ سے ہے)

قیامت کے دن ۹۹/ رحمتیں :

عن أبی هريرة عن النبی ﷺ قال ان لله مائة رحمة أنزل منها رحمة واحدة بين الجن والإنس والبهائم والهوام فبها يتعاطفون وبها

Marfat.com

يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها واخر الله تسعاو تسعين رحمة يرحم بها عباده يوم القيامة۔

(مسلم: کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة الله تعالی)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی سو رحمتیں ہیں ان میں ایک تو جناتوں، انسانوں، مویشیوں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان تقسیم فرمادی جس کی وجہ سے وہ باہم ایک دوسرے پر مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور وحشی جانور اپنے بچے کو پیار کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں محفوظ کر دی ہیں جن کے ذریعہ وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

میرے بندوں کو مایوس کیوں کرتے ہو؟ :

عن أبی هريرة ﷺ قال مر رسول الله ﷺ على رهط من اصحابه وهم يضحكون فقال لو تعلمون مااعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً فأتاه جبريل فقال ان الله يقول لك لم تقنط عبادی؟ قال فرجع اليهم فقال سددوا وابشروا۔

(صحیح ابن حبان: کتاب البر والا حسان، نکر الاخبار يجب على المرء من لزوم التسديد)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ لوگ ہنس رہے تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں (یعنی اللہ کے قہر و عذاب کے بارے میں) اگر تم بھی جانتے تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے، تو حضور علیہ السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے ارشاد فرماتا ہے (اے حبیب) میرے بندوں کو مایوس کیوں کرتے ہیں؟ (یہ سن کر) حضور علیہ السلام ان صحابہ کے پاس واپس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا درست راستہ اختیار کئے رہو تمہارے لئے (رحمت و مغفرت اور جنت کی) خوشخبری ہے۔

Marfat.com

میری عزت و جلال کی قسم میں ان کو معاف کرتا رہوں گا:

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابلیس قال لربہ بعزتك و جلالك لا ابرح اغوی بنی آدم ما دامت الارواح فیهم فقال اللہ فبعزتی و جلالی لا ابرح اغفرلهم ما استغفرونی۔

(مسند احمد بن حنبل، ج ۳/ص ۲۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ابلیس (شیطان) نے اپنے رب سے کہا مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم میں آدم کی اولاد کو بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے بدن میں ہیں (یعنی جب تک وہ زندہ ہیں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں ان کو معاف فرماتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔

اے حبیب! ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں:

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی اللیلة ربی تبارك و تعالی فی احسن صورة، قال احسبه قال فی المنام، فقال یا محمد هل تدری فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قال قلت لا قال فوضع یده بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدئی اوقال فی نحری، فعلمت ما فی السماوات وما فی الارض قال یا محمد هل تدری فیم یختصم الملاءِ الاعلی؟ قلت نعم قال فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلاة والمشی علی الاقدام الی الجماعات، واسباغ الوضوء فی المکاره ومن فعل ذلكِ عاش بخیر ومات بخیرٍ، وکان من خطیئهٖ کیوم ولدته امه، وقال یا محمد اذا صلیت فقل "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنَ، وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِی اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ" قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة

Marfat.com

بالليل والناس نيام۔

(ترمذی:کتاب التفسیر، باب ومن سورة صٓ)

ترجمہ : حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات میرا رب بہترین صورت میں جلوہ گر ہوا (حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضور نے فرمایا تھا کہ خواب میں) اللہ نے فرمایا اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتوں میں کس بات پر بحث ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نہیں جانتا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے بیچ رکھا (ایک روایت ہے کہ میرے گلے پر رکھا) جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی، جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب میں نے جان لیا۔ اللہ نے فرمایا اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات پر بحث کررہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا کفارات کے بارے میں، اور کفارات یہ ہیں مسجدوں میں نمازوں کے بعد ٹھہرنا، جماعت کے لئے پیروں سے چل کر جانا، گراں محسوس ہونے والی حالتوں کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، جو ایسا کریگا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے جنا تھا۔ اللہ نے فرمایا اے محمد! جب نماز پڑھو تو یہ دعا بھی پڑھا کرو ''اے اللہ میں تجھ سے نیکی کرنے، برائیاں چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے (کی توفیق) مانگتا ہوں اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے آزمائش میں ڈالے بغیر اپنے پاس اٹھالے''۔

اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ درجات کی بلندی کے لئے یہ ہے کہ سلام کیا کرو، کھانا کھلایا کرو اور رات میں اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔

☆☆☆

Marfat.com

جنت و دوزخ

جنت میں کھیتی :

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ کان یوماً یحدث و عنده رجل من اهل البادیة ان رجلاً من اهل الجنة استأذن ربه فی الزرع فقال له، الست فیما شئت؟ قال بلیٰ ولکن اُحِبّ ان ازرع قال فبذر فبادر الطرف نباته واستواؤه واستحصاده، فکان امثال الجبال فیقول اللّٰه دونك یا إبن آدم، فإنه لا یشبعك شئی، فقال الاعرابی واللّٰه لا نجده الا قریشیاً أو انصاریاً فإنهم اصحاب زرع واما نحن فلسنا باصحاب الزرع فضحك النبی ﷺ۔

(بخاری: کتاب المزارعة، باب کراء الارض بالذهب والفضة)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے اور آپ کی مجلس میں ایک دیہات کا رہنے والا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا، آپ نے بیان فرمایا، ایک جنتی آدمی نے (جنت میں) کھیتی کرنے کی اجازت طلب کی، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تیری دلی مرادیں پوری نہیں ہوئیں؟ اس نے جواب دیا کہ کیوں نہیں (میری تمام دلی مرادیں پوری ہوگئیں) مگر پھر بھی میں کھیتی کرنا چاہتا ہوں چنانچہ اس نے بیج بویا اور پلک جھپکتے ہی کھیتی تیار ہوگئی اور فصل کٹنے کے قابل ہوگئی اور اس کا ہر دانہ پہاڑ کے برابر ہوا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابن آدم یہ لے مگر تجھے کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی۔ (یہ سن کر) دیہاتی بولا خدا کی قسم وہ شخص یا تو قریشی ہوگا یا انصاری ہوگا، کیونکہ وہی لوگ کاشتکار ہیں ہم تو کھیتی کرتے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ دیہاتی کی یہ بات سن کر مسکرائے۔

جنت میری رحمت ہے دوزخ میرا عذاب ہے :

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ تحاجت الجنة

Marfat.com

والنار فقالت النار أوثرت بالمتكبرين والمتجبرين، وقالت الجنة مالی لایدخلنی إلا ضعفاء الناس و سقطهم قال اللّٰه تبارك و تعالیٰ للجنة انت رحمتی ارحم بك من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب بك من أشاء من عبادی۔ ولكل واحدة منها ملؤها فأما النار فلا تمتلی حتی یضع رجله فتقول قط قط، فهنا لك تمتلی و یزوی بعضها إلی بعض، ولا یظلم اللّٰه عزوجل من خلقه احداً واما الجنة فان اللّٰه عزو جل ینشئی لها خلقاً۔

(بخاری:کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ و تقول هل من مزید)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جنت اور دوزخ میں باہم تکرار ہوئی۔ دوزخ نے کہا مجھے زبردست اور بڑے بننے والے لوگ دیئے گئے ہیں۔ جنت نے کہا یہ کیا بات ہے کہ میرے اندر مسکین اور کمزور طبقے کے لوگ ہی داخل ہوں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا تو میری رحمت ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں میں تیرے ذریعہ سے رحم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ سے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہوں عذاب دیتا ہوں۔ جنت و دوزخ کو پوری گنجائش تک بھرا جائے گا دوزخ جب پُر نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) رکھ دے گا تو وہ کہے گی بس بس، تب وہ بھر جائیگی اور سمٹ جائے گی، اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں فرماتا، رہی جنت تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ اور مخلوق پیدا فرمادے گا۔

جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات بہت مشکل ہے :

عن أبی هریرة ان رسول اللّٰه ﷺ قال لما خلق اللّٰه الجنة قال لجبرئیل اذهب فانظر الیها فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال ایّ رب و عزتك لا یسمع بها احدٌ الا دخلها ثم حفها بالمكارهِ ثم قال یا جبرئیل

Marfat.com

اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ایّ رب و عزتك لقد خشيت ان لايدخلها احدٌ قال فلما خلق الله النار قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ایّ رب وعزتك لايسمع بها احدٌ فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال ایّ رب و عزتك لقد خشيت ان لا يبقى احدٌ الا دخلها۔

(ابوداؤد:كتاب السنة، باب فى خلق الجنة والنار)

ترجمه : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جبرئیل جاؤ اور جنت کو دیکھو۔ جبرئیل علیہ السلام گئے اور جنت دیکھی پھر رب کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا اے پروردگار تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل ہو جائے گا، پھر جنت کو بعض مشکل اعمال سے ڈھانپ کر، اللہ نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور جنت کو (دوبارہ) دیکھو۔ جبرئیل علیہ السلام گئے اور (دوبارہ) جنت کو دیکھا پھر رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا اے رب تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو پائے گا۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو تخلیق فرمایا تو جبرئیل (علیہ السلام) سے کہا اے جبرئیل جاؤ اور دوزخ کو دیکھو، جبرئیل علیہ السلام گئے اور دوزخ دیکھی پھر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا اے پروردگار تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بعض شہوانی خواہشات سے ڈھانپ کر فرمایا کہ جبرئیل اب جاؤ اور دوزخ کو دیکھو، تو حضرت جبرئیل گئے اور دوزخ دیکھی پھر عرض کیا اے پروردگار تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی ایسا نہ بچے گا جو اس میں داخل نہ ہو۔

Marfat.com

جنت کا بازار :

عن سعید بن المسیب انه لقی ابا هریرة فقال ابو هریرة أسأل اللّٰه ان یجمع بینی و بینك فی سوق الجنة فقال سعید افیها سوق قال نعم اخبرنی رسول اللّٰه ﷺ ان اهل الجنة إذا دخلوها نزلوا فیها بفضل اعمالهم ثم یؤذن فی مقدار یوم الجمعة من ایام الدنیا فیزورون ربهم ویبرزلهم عرشه و یتبدی لهم فی روضة من ریاض الجنة فتوضع لهم منا بر من نور و منابر من ذهب و منابر من فضة و یجلس أدناهم وما فیهم من دنی علی کثبان المسك والکافور وما یرون ان اصحاب الکراسی بأفضل منهم مجلساً قال ابوهریرة قلت یا رسول اللّٰه وهل نریٰ ربنا قال نعم قال هل تتمارون فی رؤیة الشمس والقمر لیلة البدر قلنا لا قال کذلك لا تمارون فی رؤیة ربکم ولایبقی فی ذلك المجلس رجل إلا حاصره اللّٰه محاصرة حتی یقول للرجل منهم یا فلان بن فلان اتذکر یوم کذا وکذا فیذکر ببعض غدراته فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفرلی فیقول بلی فسعة مغفرتی بلغت بك منزلتك هٰذه فبینما هم علی ذلك غشیتهم سحابة من فوقهم فأمطرت علیهم طیباً لم یجدوا مثل ریحه شیئاً قط ویقول ربنا تبارك و تعالیٰ قوموا إلی ما اعددت لکم من الکرامة فخذوا ما اشتهیتم فنأتی سوقاً قد حفت به الملائکة فیه مالم تنظر العیون إلی مثله ولم تسمع الآذان ولم تخطر علی القلوب، فیحمل لنا ما اشتهینا لیس یباع فیها ولا یشتری فی ذلك السوق یلقی اهل الجنة بعضهم بعضاً قال فیقبل الرجل ذوالمنزلة المرتفعة فیلقی من هو دونه وما فیهم دنی فیروعه ما یری علیه من اللباس فما ینقضی آخر حدیثه حتی یتخیل إلیه ما هو احسن منه و

Marfat.com

ذلك أنه لا ينبغي لاحد ان يحزن فيها ثم ننصرف إلى منازلنا فيتلقانا ازواجنا فيقلن مرحباً واهلاً لقد جئت وان بك من الجمال افضل مما فارقتنا عليه فيقول انا جالسنا اليوم ربنا الجبار وبحقنا ان ننقلب بمثل ما انقلبنا.

(ترمذی:کتاب صفة الجنة،باب ماجاء فی سوق الجنة)

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

ترجمہ : حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں ملائے۔ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کیا جنت میں بھی کوئی بازار ہوگا؟ آپ نے جواب دیا کیوں نہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جب اہل جنت اس میں داخل ہوں گے تو وہ اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق درجہ بدرجہ اس میں جگہ پائیں گے۔ انھیں دنیا کے دنوں میں سے جمعہ کے دن کی مقدار اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے، اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے سامنے ظاہر ہوگا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنے جلووں کو ظاہر فرمائے گا اور اہل جنت کے لئے نور کے منبر، سونے کے منبر اور چاندی کے منبر آراستہ کئے جائیں گے اور ان میں نسبتاً جو کم درجہ کے ہوں گے، (ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا) وہ مشک وکافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کرسیوں (منبروں) پر بیٹھنے والے ان سے افضل ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک وشبہ کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا نہیں، حضور ﷺ نے فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کے دیدار میں کوئی شک و شبہ نہیں کرو گے۔ اس مجلس میں حاضر لوگوں میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جس سے رب تعالیٰ

Marfat.com

بات نہ کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کسی سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں کیا تجھے فلاں فلاں دن یاد ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو (دنیا میں) اس کی بعض تقصیریں یاد دلائے گا، وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار کیا تو نے مجھے معاف نہیں فرمادیا؟ اللہ ارشاد فرمائے گا کیوں نہیں، میری بخشش کی وسعت ہی نے تجھے اس درجہ تک پہنچایا ہے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اتنے میں ایک بادل ان پر چھا جائے گا اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گا کہ ویسی خوشبو انھوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا اٹھو اور دیکھو کہ ہم نے تمہارے لئے کیسی عزت اور انعام واکرام تیار کر کے رکھا ہے جاؤ اور جو بھی خواہش ہو لے لو، تب ہم ایک بازار میں آئیں گے، جسے فرشتے گھیرے ہوں گے، اس میں جو چیزیں ہوں گی ان جیسی چیزیں نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہوں گی نہ کسی کان نے سنی ہوں گی اور نہ کبھی کسی دل میں ان کا خیال آیا ہوگا، ہمیں جس چیز کی خواہش ہوگی وہ ہمیں دی جائے گی، اس بازار میں نہ کوئی چیز خریدی جائیگی نہ بے چی جائیگی، اسی بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، آپ (علیہ الصلاۃ والسلام) نے فرمایا بلند مرتبے والا آدمی آگے بڑھے گا اور اپنے سے کم مرتبہ والے سے ملے گا حالانکہ وہاں کوئی کم مرتبہ والا نہیں ہوگا، بلند مرتبہ والے کا لباس دیکھ کر کم مرتبہ والا مرعوب ہو جائے گا ابھی اس کی گفتگو پوری بھی نہ ہوگی کہ اس کے خیال میں اس کے بدن پر دوسرے سے اچھا اور عمدہ لباس ہو جائے گا، یہ اس وجہ سے کہ وہاں کوئی غمگین نہیں ہوگا۔ پھر ہم وہاں سے اپنے گھروں کو واپس آجائیں گے تو ہماری بیویاں ملیں گی اور کہیں گی خوش آمدید آپ جس وقت ہم سے جدا ہوئے تھے اس کے مقابلہ میں اب آپ کا حسن وجمال کہیں زیادہ ہے، وہ کہیں گے آج ہمیں اپنے جبروت والے (طاقت والے) رب کے ساتھ ہم نشینی کا شرف حاصل ہوا ہے اور یہی اس کا حق تھا کہ ہم اسی طرح لوٹ کر آئیں جس طرح لوٹ کر آئے ہیں۔

اهل دوزخ کی چیخ و پکار:

عن أبی الدرداء قال قال رسول الله ﷺ یلقی علی اهل النار

Marfat.com

الجوع فيعدل ماهم فيه من العذاب فيستغيثون فيغاثون بطعام من ضريع لا يسمن ولا يغني من جوع فيستغيثون بالطعام فيغاثون بطعام ذي غصةٍ فيذكرون أنهم كانوا يجيزون الغصص في الدنيا بالشراب فيستغيثون بالشراب فيرفع إليهم الحميم بكلاليب الحديد فإذا دنت من وجوههم شوت وجوههم فإذا دخلت بطونهم قطعت ما في بطونهم فيقولون ادعوا خزنة جهنم فيقولون "الم تك تاتيكم رسلكم بالبينات قالوا بلى قالوا فادعوا وما دعاء الكافرين إلا في ضلال" قال فيقولون ادعوا مالكا فيقولون يا مالك ليقض علينا ربك قال فيجيبهم انكم ماكثون قال الأعمش نبئت ان بين دعائهم وبين اجابة مالك اياهم الف عام قال فيقولون ادعوا ربكم فلا احد خير من ربكم فيقولون "ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا قوماً ضالين ربنا اخرجنا منها فإن عدنا فإنا ظالمون"۔ قال فيجيبهم "اخسئو فيها ولا تكلمون" قال فعند ذلك يئسوا من كل خير و عند ذلك يأخذون في الزفير والحسرة والويل۔

(ترمذی:کتاب صفة جهنم،باب ماجاء فی صفه اهل النار)

ترجمہ : حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جہنم پر بھوک مسلط کردی جائیگی اور بھوک کی شدت اس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے، وہ فریاد کریں گے تو ان کو سوکھی ہوئی خاردار جھاڑی (کی طرح کی چیز) دی جائیگی، اس سے نہ فربہی پیدا ہوگی نہ بھوک مٹے گی، وہ پھر کھانا طلب کریں گے تو ان کو حلق میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا، تب انھیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں حلق میں اٹکنے والی چیز کو پانی کے ذریعہ نگل جاتے تھے، چنانچہ وہ پینے کی چیز مانگیں گے، لہٰذا ان کو کھولتا ہوا پانی لوہے کے کانٹوں کے ذریعہ دیا جائے گا، جب یہ کانٹے ان کے چہرے کے

Marfat.com

قریب ہونگے تو ان کے چہرے کو جھلسا دیں گے اور پھر جب وہ پیٹ میں داخل ہوں گے تو جو کچھ پیٹ میں ہوگا (آنتیں وغیرہ) اس کو کاٹ کر ٹکڑے کر دیں گے، وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ جہنم کے محافظوں کو پکارو۔ جہنم کے محافظ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن اور واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے، وہ جواب دیں گے کیوں نہیں، محافظ کہیں گے تو تم پکارتے رہو اور کافروں کی پکار رائیگاں ہی جاتی ہے، حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں تب وہ کہیں گے (داروغۂ دوزخ) مالک کو پکارو، وہ مالک کو پکار کر کہیں گے اے مالک اب چاہیے کہ تیرا رب ہمارا فیصلہ کر دے (یعنی ہمیں موت دیدے) مالک جواب دیں گے کہ تم اسی حال میں رہنے والے ہو۔ حدیث کے ایک راوی اعمش کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ان کے پکارنے اور مالک کے جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر وہ کہیں گے اپنے رب کو پکارو، تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی، ہم گمراہ لوگ تھے، اے ہمارے رب ہمیں اس (مصیبت) سے نکال اگر دوبارہ ہم گمراہی کی طرف لوٹیں تو ہم ظالموں میں سے ہونگے۔ اللہ انھیں جواب دے گا اسی میں چپ چاپ پڑے رہو اس سے نکلنے کی بات نہ کرو، حضور علیہ السلام فرماتے ہیں اب وہ ہر قسم کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور چیخ پکار اور حسرت و بربادی کا اظہار شروع کر دیں گے۔

جنت کی راحت اور دوزخ کا عذاب:

عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ يؤتى بأنعم أهل الدنيا من اهل النار يوم القيامة فيصبغ فى النار صبغة ثم يقال يا ابن آدم هل رأيت خيراً قط هل مربك نعيم قط فيقول لا والله يا رب ويؤتى بأشد الناس بؤساً فى الدنيا من اهل الجنة فيصبغ صبغة فى الجنة فيقال له يا ابن آدم هل رأيت بؤساً قط هل مربك شدة قط فيقول لا

Marfat.com

واللہ یا رب ما مربی بؤس قط ولا رأیت شدة قط۔

(مسلم:کتاب صفة القیامة والجنة والنار،باب صبغ انعم اهل الدنیا فی النار وصبغ اشدهم بؤساً فی الجنة)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا والوں میں جو (دنیا میں) سب سے زیادہ عیش وراحت میں ہوگا اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا اے ابن آدم کیا تو نے کبھی کوئی خیر اور بھلائی دیکھی ہے کیا کبھی تو نے کوئی راحت وآرام دیکھا ہے، وہ کہے گا اے پروردگار تیری قسم ہے کبھی نہیں، پھر اہل جنت میں اس آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں تھا، اس کو جنت میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا اے ابن آدم کبھی تو نے کوئی تکلیف اٹھائی ہے کبھی تجھ پر کوئی سختی گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا اے پروردگار تیری قسم ہے میں نے کوئی تکلیف نہیں دیکھی اور نہ کبھی مجھ پر کوئی سختی گزری ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

توریت میں حضور علیہ السلام کی صفت :

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تعالیٰ عنهما قُلْتُ اَخْبَرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْآنِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً وَ مُبَشِّراً وَنَذِيْراً وَ حِرْزاً لِلْاُمِّيِّيْنَ، اَنْتَ عَبْدِيْ وَ رَسُوْلِيْ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُناً عُمْياً وَآذَاناً صُمّاً وَ قُلُوْباً غُلْفاً۔

(بخاری: کتاب البیوع، باب کراهية السخب فی السوق)

ترجمہ : حضرت عطا بن یسار کہتے ہیں میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ہوئی میں نے ان سے کہا، آپ مجھے حضور اکرم ﷺ کے وہ اوصاف بیان کریں جو توریت میں لکھے ہیں، انھوں نے فرمایا، ہاں توریت میں حضور کے بعض اوصاف تو وہی ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں، توریت میں ہے اے نبی ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا اور امیوں کے لئے پناہ بنا کر بھیجا ہے۔ تم میرے بندے اور رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے، تم بداخلاق اور سخت دل نہیں ہو، تم بازاروں میں شور و غل کرنے والے بھی نہیں ہو، تم برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ درگزر کرتے ہو اور معاف کرتے ہو، جب تک تمہارے ذریعہ سے کجرو قوم (ملت ابراہیمی) راہ راست پر نہ آجائے، اس طرح کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس کے ذریعہ نابینا آنکھیں، بہرے کان اور (جہالت و گمراہی کے) پردوں میں لپٹے ہوئے دل

Marfat.com

کھل نہ جائیں اس وقت تک اللہ آپ کو واپس اپنے پاس نہیں بلائے گا (یعنی اس وقت تک اللہ آپ کی روح قبض نہ کرے گا)۔

اے حبیب ہم تمہیں راضی کر لیں گے :

عن عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص ان النبی ﷺ تلا قول اللّٰہ عزوجل فی ابراھیم "رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فإنہ منی" وقال عیسٰی علیہ السلام "ان تعذبھم فإنھم عبادك وان تغفرلھم فإنك انت العزیز الحکیم" فرفع یدیہ وقال اللھم امتی امتی وبکی، فقال اللّٰہ عز و جل یا جبرئیل اذھب إلی محمد، وربك اعلم فسئلہ ما یبکیك؟ فأتاہ جبرئیل علیہ السلام فسألہ فاخبرہ رسول اللّٰہ ﷺ بما قال وھو اعلم فقال اللّٰہ یا جبرئیل اذھب إلی محمدٍ فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسؤك۔

(مسلم:کتاب الایمان، باب دعاء الخیر لامتہ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی (جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول مذکور ہے) ''اے میرے رب ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا تو جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے'' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''اے پروردگار اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو عزت والا اور حکمت والا ہے''، یہ آیتیں تلاوت فرما کر حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ (دعا کے لئے) بلند فرمائے اور فرمایا اے رب میری امت میری امت اور آپ نے گریہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ حالانکہ تمہارا رب زیادہ جانتا ہے مگر ان سے پوچھو آپ کو کس چیز نے رلایا، حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا حضور علیہ السلام نے ان کو بتایا، پھر حضرت جبرئیل نے جا کر اللہ کو سب ماجرا بتایا حالانکہ اللہ زیادہ جانتا ہے تو

Marfat.com

اللہ نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ ہم تمہاری امت کے معاملہ میں تمھیں راضی کرلیں گے، اور تمہیں رنجیدہ نہیں کریں گے۔

درود پاک کی فضیلت :

عن عبداللّٰہ بن ابی طلحة عن ابیه ان رسول اللّٰہ ﷺ جاء ذات یوم والبشریٰ فی وجهه فقلنا إنا لنری البشریٰ فی وجهك فقال إنه اتانی الملك فقال یا محمد ان ربك یقول اما یرضیك أنه لا یصلی علیك احد إلا صلیت علیه عشراً و لا یسلم علیك احد إلا سلمت علیه عشراً۔

(نسائی :کتاب الصلاة، باب فضل التسلیم علی النبی ﷺ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن ابی طلحہ اپنے والد حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز تشریف لائے اور آپ کے رخ زیبا پر فرحت وانبساط کے آثار نمایاں تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے روئے مبارک پر شادمانی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا اے محمد (ﷺ) آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے کہ کیا یہ بات آپ کو خوش کرنے والی نہیں کہ جو شخص آپ پر ایک بار درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور جو شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس سلامتیاں نازل فرماؤں۔

Marfat.com

انبیاء و مرسلین

آدم کی تخلیق :

عن ابی موسٰی قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ خلق اٰدم من قبضة قبضها من جمیع الارض فجاء بنو اٰدم علی قدر الارض منهم الاحمر والابیض والاسود و بین ذلك والسهل والحزن والخبیث والطیب۔

(ابوداؤد: کتاب السنة، باب فی القدر)

ترجمہ : حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی تھی لہٰذا اولاد آدم زمین کی (صفت) کے بقدر پیدا ہوئی ان میں سرخ وسفید، کالے اور درمیانے ہیں (نیز) ان میں سخت، نرم، بدخصلت اور نیک خصلت ہیں۔

حضرت آدم کا نسیان :

عن أبی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ لما خلق اللہ آدم و نفخ فیه الروح عَطَس فقال، الحمد للہ، فحمداللہ بإذنه، فقال له ربه، یرحمك اللّٰه یاآدم اذهب إلی اولئك الملائكة إلی ملاء منهم جلوس۔ فقل السلام علیكم، قالوا و علیك السلام ورحمة اللہ۔ ثم رجع إلی ربه فقال ان هٰذه تحیتك و تحیة بنیك بینهم۔ فقال اللہ له۔ ویداه مقبوضتان۔ اختر ایهما شئت۔ قال اخترت یمین ربی، وكلتا یدی ربی یمین مباركة ثم بسطها فإذا فیها آدم و ذریته۔ فقال ائ رب ما هٰؤلاء؟ فقال هٰؤلا ذریتك، فإذا كل انسان مكتوب عمره بین عینیه، فإذا فیهم رجل اضوؤهم أومن اضوئهم۔ قال یا رب من هٰذا؟ قال هٰذا ابنك داؤد قد كتبت له عمر اربعین سنة قال یا رب زده فی عمره، قال ذاك الذی كتبت له، قال ای رب فإنی

Marfat.com

قد جعلت له من عمری ستین سنة قال انت و ذاك، قال ثم اسکن الجنة ماشاء اللّٰہ ثم اُھبط منھا فکان آدم یعُد لنفسہٖ قال فاتاہ ملك الموت فقال له آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنة، قال بلٰی ولکنك جعلت لا بنك داؤد ستین سنة، فجحد، فجحدت ذریته، و نسِی و نسیت ذریته، قال فمن یو مئذ اُمِرَ بالکتاب والشھود۔

(ترمذی:کتاب التفسیر)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو پیدا فرمایا اوران میں روح پھونکی، تو ان کو چھینک آئی، انھوں نے کہا الحمد للہ، انھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے اس کی حمد بیان کی تو اللہ نے فرمایا یرحمک اللہ۔ اے آدم فرشتوں کے پاس جاؤ، فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی اللہ نے فرمایا ان کے پاس جاؤ اور کہو السلام علیکم۔ فرشتوں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ نے فرمایا یہ تمہارا سلام ہے اور آپس میں تمہاری اولاد کا سلام ہے، پھر اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں میں سے جس کو چاہو اختیار کرلو اور اس وقت اللہ نے اپنی دونوں مٹھیاں (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) بند کر لی تھیں، (حضرت) آدم نے فرمایا میں اپنے رب کا داہنا دست قدرت اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں دست قدرت داہنے ہی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت کھولا تو اس میں آدم تھے اور ان کی اولاد تھی، عرض کیا اے پروردگار یہ لوگ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے، آپ نے دیکھا ہر انسان کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر لکھی ہے۔ ان میں ایک سب سے روشن آدمی دیکھا یا سب سے روشن آدمیوں میں سے ایک دیکھا، (حضرت) آدم نے عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ (حضرت) آدم نے عرض کی اے الٰہی تو اس کی عمر میں اضافہ فرمادے، ارشاد ہوا یہی میں نے اس کے لئے لکھی ہے۔ عرض کیا اے پروردگار میں نے اپنی عمر میں

Marfat.com

سے ساٹھ سال اس کو دیدیئے۔ اللہ نے فرمایا ٹھیک ہے یہ تمہارے اور اس کے درمیان کا معاملہ ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا پھر جب تک اللہ نے چاہا (حضرت) آدم کو جنت میں رکھا پھر وہاں سے زمین پر اتارا، آدم (علیہ السلام) اپنی عمر گنتے تھے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر (حضرت) آدم علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے، ان سے (حضرت) آدم نے کہا تم نے آنے میں جلدی کی ہے میری عمر ایک ہزار سال لکھی گئی ہے۔ ملک الموت نے جواب دیا ہاں مگر تم نے اپنے بیٹے داؤد کے لئے ساٹھ سال دے دیئے تھے۔ (حضرت) آدم نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ (حضرت) آدم بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول گئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اسی دن سے لکھنے کا اور گواہوں کا حکم ہوا ہے۔

میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی:

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال یلقی ابراھیم أباہ آزر یوم القیامۃ، وعلی وجہ آزر قترۃ وغبرۃ فیقول لہ ابراھیم الم اقل لک لا تعص، فیقول ابوہ فالیوم لا اعصیک فیقول ابراھیم یا رب انک وعدتنی ان لا تخزینی یوم یبعثون، فأیّ خزی اخزیٰ من ابی الأبعد، فیقول اللہ تعالی، انی حرمت الجنۃ علی الکافرین ثم یقال یا ابراھیم ماتحت رجلیک؟ فینظر فاذا ھو بذیخ ملتطخ، فیؤخذ بقوائمہ فیلقی فی النار۔

(بخاری کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالی، واتخذ اللہ ابراھیم خلیلاً)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات اپنے چچا آزر سے ہوگی، آزر کا چہرہ اس وقت سیاہ اور غبار آلود ہوگا، حضرت ابراہیم اس سے کہیں گے کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر۔ آزر جواب دے گا کہ آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا، حضرت ابراہیم رب کریم کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے رب! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا

Marfat.com

تھا کہ جس دن لوگوں کا حشر ہوگا اس روز تو مجھے رسوا نہ کرے گا۔ اب اس سے بڑی رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا چچا آج مجھ سے دور ہے۔ اللہ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے، پھر ارشاد ہوگا اے ابراہیم! اپنے پیروں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اپنے پیروں کے نیچے دیکھیں گے تو ایک بالوں والا بجو خاک و خون میں لتھڑا ہوا نظر آئیگا۔ اس کو پیروں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔

اللہ کی برکت سے بے نیازی نہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتَشِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ، یَا اَیُّوْبُ! اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی؟ قَالَ بَلٰی وَ عِزَّتِكَ وَلٰکِنْ لَاغِنٰی بِیْ عَنْ عِزَّتِكَ۔

(بخاری، کتاب الغسل، باب من اغتسل عریانا وحده فی الخلوة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ (سیدنا) ایوب (علیہ السلام) (تنہائی میں) کپڑے اتار کر نہا رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ (حضرت) ایوب (علیہ السلام) نے ان کو اپنے کپڑے میں بھرنا شروع کر دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے فوراً ندا آئی کہ اے ایوب! کیا ہم نے تمہیں (مالدار کر کے) ان سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کیوں نہیں؟ تیری عزت کی قسم، لیکن میں تیری برکت سے تو بے نیاز نہیں ہوں۔

☆☆☆

Marfat.com

شفاعت

اے محمد! شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی :

عن انس رضی اللہ تعالی عنه عن النبی ﷺ قال يجتمع المؤمن يوم القيامة فيقولون لواستشفعنا إلى ربنا. فيأتون آدم فيقولون انت ابو الناس خلقك اللّٰه بيده، واسجد لك ملائكتهٗ، وعلمك اسماء كل شئ، فاشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هٰذا، فيقول، لست هناكم، ويذكر ذنبهٗ فسيتحيي. ائتونوحاً فإنه اول رسول بعثه اللّٰه إلى اهل الارض. فيأتونه فيقول، لست هناكم ويذكر سواله ربه ماليس له به علم فسيتحيي، فيقول ائتوا خليل الرحمن، فيأتونه، فيقول لست هناكم، ائتواموسى عبداً كلمه اللّٰه واعطاه التوراة. فيأتونه فيقول لست هناكم ويذكر قتل النفس بغير نفس فسيتحيي من ربه، فيقول ائتوا عيسى عبد اللّٰه ورسوله وكلمة اللّٰه وروحهٗ، فيقول لست هناكم ائتوامحمدا ﷺ عبداً غفر اللّٰه له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، فيأتوني فانطلق حتى استاذن على ربى فيؤذن لى، فإذا رأيت ربى وقعت ساجداً. فيدعني ماشاء اللّٰه، ثم يقال ارفع رأسك. وسل تعط. وقُل يسمع واشفع تشفع، فارفع رأسي فاحمده بتحميد يعلمنيه، ثم اشفع فيحدّلى حداً، فأدخلهم الجنة ثم اعود اليه، فإذا رايت ربى مثله، ثم اشفع فيحدُلى حداً فادخلهم الجنة، ثم اعودالرابعة، فاقول مابقي فى النار إلا من حبسه القران، ووجب عليه الخلود. قال ابو عبداللّٰه الا من حبسه القران يعنى قول اللّٰه تعالىٰ خالدين فيها.

(بخاری کتاب التفسیر، باب قول اللہ "وعلم آدم الاسماء کلھا")

Marfat.com

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن مومنین جمع ہوں گے، وہ کہیں گے کیوں نہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کسی کو اپنا شفیع بنائیں، تو وہ (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے اے آدم، آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے خاص دست قدرت سے بنایا تھا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا تھا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام تعلیم فرمائے تھے، آپ اللہ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تا کہ اللہ ہمیں اس جگہ سے رہائی عطا فرمائے۔ حضرت آدم فرمائیں گے میں اس مقام کے لائق نہیں (میں تمہارے اس کام کا نہیں) وہ اپنی لغزش یاد کریں گے اور حیا فرمائیں گے، پھر فرمائیں گے کہ نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے لئے بھیجا تھا، تو لوگ (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، وہ فرمائیں گے میں تمہارے اس کام کا نہیں، وہ اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جس کا انھیں علم نہیں تھا اور حیا فرمائیں گے، تب (حضرت) نوح (علیہ السلام) فرمائیں گے کہ خلیل الرحمٰن (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس جاؤ، لوگ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، آپ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کا نہیں، تم (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور ان کو توریت عطا فرمائی تھی، چنانچہ لوگ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے میں تمہارے اس کام کا نہیں، وہ ایک انسان کو بغیر کسی جان کے بدلے میں قتل کرنے کے اپنے فعل کو یاد کریں گے اور حیا فرمائیں گے، پھر (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے، رسول، کلمہ اور روح ہیں، چنانچہ لوگ ان کے پاس آئیں گے، (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے میں تمہارے اس کام کا نہیں، (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہیں کہ ان کے اگلے پچھلے تمام ذنب (خلاف اولیٰ کام) اللہ نے معاف کر دیئے ہیں چنانچہ وہ لوگ

Marfat.com

میرے پاس آئیں گے، میں جا کر اپنے رب سے باریابی کی اجازت لوں گا، مجھے اجازت دی جائیگی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں چلا جاؤں گا اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا میں اسی حال میں رہوں گا۔ پھر کہا جائے گا سر اُٹھایئے، اور طلب کیجئے جو کچھ آپ طلب کریں گے عطا کیا جائے گا، آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی اسی کے مطابق میں لوگوں کو جنت میں داخل کرونگا۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹوں گا اور جب اللہ کا دیدار کروں گا تو پھر ویسے ہی کروں گا جو پہلی بار کیا تھا، پھر شفاعت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ پھر میرے لئے حد مقرر فرمادے گا اور میں اتنے ہی آدمیوں کو جنت میں داخل کردوں گا، بالآخر چوتھی مرتبہ ایسا کرنے کے بعد میں عرض کروں گا کہ اب تو دوزخ میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں بچا جن کو قران کریم نے روک رکھا ہے اور ان کے لئے دوزخ میں ہمیشہ رہنا لازم ہو چکا ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ ''جن کو قران کریم نے روک رکھا ہے'' کا مطلب اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ۔ خالدین فیھا یعنی وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنے والے ہیں۔

اپنی امت کو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل کر دو :

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله ﷺ أتی بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه، فنهش منها نهشة ثم قال انا سيد الناس يوم القيامة، وهل تدرون مِمَّ ذلكَ؟ يجمع الله الناس الاولين والآخرين فی صعيد واحدٍ، يسمعهم الداعی، وينفذهم البصر، وتدنوا الشمس، فيبلغ الناس من الغم والكرب مالا يطيقون ولا يحتملون، فيقول الناس، الا ترون ماقد بلغكم؟ الا تنظرون من يشفع لكم إلی ربكم؟ فيقول بعض الناس لبعض عليكم بآدم فيأتون آدم عليه السلام فيقولون له، انت

Marfat.com

ابو البشر، خلقك الله بيده، ونفسخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك، اشفع لنا إلى ربك، الاترى إلى ما نحن فيه؟ الا ترىٰ إلى ماقد بلغنا؟ فيقول آدم ان ربى قد غضب اليوم غضباً لم يغضب قبله مثله، ولن يغضب بعده مثله، وانه قد نهانى عن الشجرة فعصيته، نفسى، نفسى، نفسى، اذهبوا إلى غيرى، اذهبوا إلى نوح، فيأتون نوحاً فيقولون يانوح انك انت اول الرسل إلى اهل الارض وقد سمّاك الله عبداً شكوراً، اشفع لنا إلى ربك، الا ترىٰ إلى مانحن فيه؟ فيقول ان ربى عز وجل قد غضب اليوم غضباً لم يغضب قبله مثلهٔ ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لى دعوة دعوتها على قومى، نفسى، نفسى، نفسى، اذهبوا إلى غيرى، اذهبوا إلى ابراهيم فيأتون ابراهيم، فيقولون يا ابراهيم، انت نبى الله و خليلهٔ من اهل الأرض، اشفع لنا إلى ربك الا ترىٰ إلى مانحن فيه؟ فيقول لهم، ان ربى قد غضب اليوم غضباً لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله، وانى قد كذبت ثلاث كذبات. فذكر هن ابوحيان فى الحديث — نفسى، نفسى، نفسى اذهبوا إلى غيرى اذهبوا إلى موسىٰ، فيأتون موسىٰ فيقولون، يا موسىٰ انت رسول الله فضلك الله برسالته وبكلامه على الناس. اشفع لنا إلى ربك، الاترىٰ إلى مانحن فيه؟ فيقول ان ربى قد غضب اليوم غضباً لم يغضب قبله مثله، ولن يغضب بعده مثله، وانى قد قتلت نفساً لم أومر بقتلها، نفسى نفسى نفسى، اذهبوا إلى غيرى، اذهبوا إلى عيسىٰ ابن مريم، فيأتون عيسىٰ فيقولون يا عيسىٰ انت رسول الله وكلمته القاها إلى مريم، و روح منه، وكلمت الناس فى المهد صبِياً، اشفع لنا إلى ربك، الا ترىٰ إلى مانحن فيه، فيقول عيسىٰ ان ربى قد غضب اليوم غضباً لم يغضب قبله مثله قط ولن يغضب بعده

Marfat.com

مثله، ولم يذكر ذنباً، نفسي، نفسي، نفسي، اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى محمد فيأتون محمداً فيقولون يا محمد انت رسول الله، وخاتم الانبياء وقد غفرالله لك ما تقدم من ذنبك وماتأخر، اشفع لنا إلى ربك، الا ترىٰ إلى ما نحن فيه؟ فأنطلق فاتي تحت العرش، فأقع ساجداً لربي عزو جل، ثم يفتح الله عليّ من محامدهٖ وحسن الثناء عليه شيئًا لم يَفْتَحه على احدٍ قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك، سل تعطه، واشفع تشفع، فارفع رأسي فأقول امتي يا رب، امتي يا رب، امتي يا رب، فيقال يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليهم من الباب الايمن من ابواب الجنه وهم شركاء والناس فيما سوىٰ ذلك من الابواب، ثم قال والذى نفسي بيدهٖ ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة و حمير اوكما بين مكة و بصرىٰ۔

(بخاری:کتاب التفسير، باب ذرية من حملنا مع نوح)

ترجمه : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا، اور بازو کا گوشت اٹھا کر آپ کو دیا گیا، اور بازو کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا، اس میں سے کچھ آپ نے تناول فرمایا، پھر فرمایا، میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو کہ میرے سردار ہونے کی کیا وجہ ہے، اللہ تعالیٰ تمام اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا، ایک پکارنے والا پکارے گا اور آنکھیں دوسری طرف دیکھنے کے قابل ہوں گی، اور سورج قریب آ جائیگا اور لوگوں پر نا قابل برداشت غم و اندوہ کا ہجوم ہوگا، تو لوگ کہیں گے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس حالت کو پہنچ گئے ہو، کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کر سکے، تو بعض لوگ بعض سے کہیں گے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پاس جاؤ، لوگ (حضرت) آدم (علیہ السلام) کے پاس پہنچ کر کہیں گے آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے خاص دست

Marfat.com

قدرت سے بنایا ہے اور آپ کے اندر اپنی جانب سے روح پھونکی اور فرشتوں کو آپ کے سامنے سربسجدہ ہونے کا حکم دیا، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہماری کیا حالت ہوگئی ہے، (حضرت) آدم (علیہ السلام) فرمائیں گے آج میرا رب اس قدر غضب میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسے غضب میں ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا غضبناک ہوگا، مجھے اس نے ایک درخت کے کھانے کی ممانعت فرمائی تھی مگر میں نے اس کی نافرمانی کی، نفسی نفسی تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم لوگ (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔ وہ سب لوگ (حضرت) نوح (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے (حضرت) نوح (علیہ السلام) آپ زمین والوں کے لئے سب سے پہلے رسول ہیں، اللہ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ (حضرت) نوح (علیہ السلام) فرمائیں گے میرا رب آج ایسا غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضب میں تھا اور نہ بعد میں ہوگا، میرے لئے ایک دعا تھی وہ میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے کرلی نفسی نفسی، تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس جاؤ، وہ سب لوگ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) آپ اللہ کے نبی ہیں اور زمین والوں میں اس کے خلیل ہیں، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) فرمائیں گے میرا رب آج ایسا غضبناک ہے کہ نہ آج سے پہلے کبھی ایسا غضبناک ہوا اور نہ آج کے بعد کبھی ایسا غضبناک ہوگا، میں نے (دنیا میں) تین خلاف واقعہ باتیں کہی تھیں نفسی نفسی، تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم لوگ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے آپ

Marfat.com

کو اپنی پیغامبری اور اپنی ہم کلامی کے ذریعہ لوگوں پر فضیلت دی ہے، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرما دیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس آفت میں مبتلا ہیں؟ (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے آج میرا رب ایسا غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک ہوا اور نہ آج کے بعد کبھی ایسا غضبناک ہوگا۔ مجھ سے (دنیا میں) ایک قتل سرزد ہو گیا تھا جس کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، نفسی نفسی، تم کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو مریم میں ڈالا گیا اور آپ روح اللہ ہیں، آپ نے اس وقت لوگوں سے کلام کیا تھا جب آپ چھوٹے سے پالنے میں تھے، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمایئے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس آفت میں گرفتار ہیں؟ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے میرا رب آج ایسا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک نہ ہوا نہ کبھی ایسا غضبناک ہوگا۔ (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اپنا کوئی قصور ذکر نہیں کریں گے، فرمائیں گے نفسی نفسی، میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم لوگ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ وہ لوگ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر عرض کریں گے، یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے ذنب (خلاف اولیٰ کام) معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں؟ میں فوراً عرشِ الٰہی کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سربسجود ہو جاؤں گا، اللہ تعالیٰ میری زبان پر اپنی ایسی عمدہ حمد وثنا جاری فرما دے گا جو مجھ سے پہلے کسی کی زبان پر جاری نہ کرائی گئی ہوگی، پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، طلب کرو تمہیں عطا کیا جائیگا، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (یہ سن کر) میں سجدہ سے سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے رب میری امت، اے رب میری امت، اے رب میری امت، مجھ سے کہا جائیگا اے محمد اپنی امت میں سے بے حساب وکتاب جنت کے داہنے

Marfat.com

دروازے سے جنت میں داخل کرو اور جنت کے دیگر دروازوں میں بھی یہ لوگ دوسروں کے ساتھ شریک ہیں، پھر حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی مکہ اور حمیر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصرہ کے درمیان ہے۔

گناھگاروں کی شفاعت کے لئیے اھل ایمان کا مباحثہ :

عن أبی سعید الخدری ﷺ قال قال رسول الله ﷺ ما مجادلة احدکم فی الحق یکون له فی الدنیا باشد مجادلة من المؤمنین لربهم فی اخوانهم الذین أدخلوا النار قال یقولون ربنا اخواننا کانوا یصلون معنا ویصومون معنا ویحجون معنا فادخلتهم النار قال فیقول اذهبوا فاخرجوا من عرفتم منهم قال فیأتونهم فیعرفونهم بصورهم فمنهم من اخذته النار إلی انصاف ساقیه ومنهم من اخذته إلی کعبیه فیخرجونهم فیقولون ربنا قد اخرجنا من امرتنا قال و یقول اخرجوا من کان فی قلبه وزن دینار من الایمان ثم قال من کان فی قلبه وزن نصف دینار حتی یقول من کان فی قلبه وزن ذرة۔

(النسائی:کتاب الایمان و شرائع، باب زیادۃ الایمان)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کا اپنے حق کے لئے بحث و مباحثہ کرنا اتنا شدید نہیں ہے جتنا بحث و مباحثہ مؤمنین اپنے رب سے کریں گے اپنے ان بھائیوں کے لئے جو دوزخ میں داخل کر دیئے گئے ہوں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارے وہ بھائی جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کرتے تھے تو نے ان کو جہنم میں داخل کر دیا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جاؤ اور ان میں سے تم جن کو پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لاؤ، حضور علیہ السلام

Marfat.com

اس نے فرمایا کہ پھر وہ (مومنین) ان (دوزخیوں) کے پاس آئیں گے تو ان کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے، ان (دوزخیوں) میں **بعض** ایسے ہوں گے جن کی آدھی پنڈلیوں تک آگ ہوگی اور بعض ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی، پھر وہ (مومنین) عرض کریں گے اے پروردگار تو نے ہمیں جن (کو نکالنے) کا حکم دیا تھا ہم نے ان کو دوزخ سے نکال لیا، حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو، پھر ارشاد فرمائے گا جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو بھی نکال لو یہاں تک کہ اللہ فرمائے گا کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو (اس کو بھی دوزخ سے نکال لو)۔

بچوں کی شفاعت والدین کے حق میں :

عن بعض اصحاب النبی ﷺ انه سمع النبی ﷺ یقول یقال للولدان یوم القیامة ادخلوا الجنة قال فیقولون یا رب حتی یدخل آباؤنا و امهاتنا قال فیأتون قال فیقول الله عز وجل مالی أراهم محبنطئین ادخلوا الجنة قال فیقولون یا رب آباء نا و امهاتنا قال فیقول ادخلوا الجنة انتم و اباء کم۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۰۵)

ترجمہ . بعض صحابہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا قیامت کے دن چھوٹے بچوں سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ کہیں گے اے پروردگار (ہم اس وقت تک جنت میں نہیں جائیں گے) جب تک ہمارے والدین جنت میں نہ چلے جائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر وہ آئیں گے، تو اللہ ارشاد فرمائے گا کیا بات ہے میں ان لوگوں کو تذبذب کا شکار دیکھ رہا ہوں، جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بچے کہیں گے ہمارے والدین، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

Marfat.com

امت محمدیہ کی فضیلت

امت محمدیہ کا اجر :

عَنْ سَالِمِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا، فَاُعْطُوْا قِيْرَاطاً قِيْرَاطاً، ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطاً قِيْرَاطاً، ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ، اَيْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطاً قِيْرَاطاً وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا؟ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ مِنْ شَيْئٍ؟ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک رکعۃ من العصر قبل الغروب)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ گزشتہ قوموں کے مقابلہ میں تمہاری مدت حیات اتنی ہے جتنا وقت نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان ہوتا ہے۔ اہل توریت (یعنی یہود) کو توریت عطا کی گئی تو انھوں نے اس پر دوپہر تک عمل کیا اس کے بعد وہ عاجز ہو گئے لہٰذا ان کو (اس عمل کے بدلے میں) ایک قیراط اجر دیا گیا، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عصر تک عمل کیا پھر وہ بھی تھک گئے، لہٰذا ان کو بھی ایک ایک قیراط اجر وثواب دیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن کریم عطا فرمایا گیا اور ہم نے اس کے مطابق غروب آفتاب تک عمل کیا، تو ہمیں دو قیراط ثواب دیا گیا، (یہ دیکھ کر) یہود ونصاریٰ نے عرض کیا اے رب! تو نے ان لوگوں کو دو دو قیراط ثواب عطا کیا ہے اور ہمیں ایک ایک قیراط، حالانکہ ہم نے ان سے زیادہ کام کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے اجر وثواب میں سے کچھ کم کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کچھ

Marfat.com

نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو میرا فضل ہے جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔
(قیراط ایک متعین وزن ہے گرام اور تولہ کی طرح، اس سے سونا چاندی کو تولا جاتا تھا۔)

نصف اهل جنت امت محمدیه سے هوں گے :

عـن أبی سعید الخدری عن النبی ﷺ قال یقول اللّٰه تعالیٰ یا آدم، فیقول لبیك و سعدیك والخیر فی یدیك، فیقول اخرج بعث النار، قال وما بعث النار؟ قال من کل الف تسع مائة وتسعة و تسعین، فعنده یشیب الصغیر، و تضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاریٰ وماهم بسکاریٰ ولکن عذاب اللّٰه شدید قالوا یا رسول اللّٰه، واینا ذلك الواحد قال ابشروا فان منکم رجلًا ومن یاجوج ومأجوج الفاً، ثم قال والذی نفسی بیده إنی أرجو ان تکونوا ربع اهل الجنة فکبرنا فقال ارجوا ان تکونوا ثلث اهل الجنة فکبرنا فقال أرجو ان تکونوا نصف اهل الجنة فکبرنا، فقال ما انتم فی الناس إلا کالشعرة السوداء فی جلد ثور ابیض، او کشعرة بیضاء فی جلد ثور اسود.

(بخاری: کتاب الانبیاء، باب قصة یاجوج ومأجوج)

ترجمه : حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے آدم! (حضرت) آدم (علیہ السلام) عرض کریں گے حاضر ہوں اور تمام اچھائیاں تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا دوزخیوں کو چھانٹ کر الگ کرو۔ (حضرت) آدم (علیہ السلام) عرض کریں گے کہ کون کون دوزخی ہے؟ اللہ فرمائے گا، ہر ہزار میں سے نو سو ننیانوے دوزخی ہیں۔ اس وقت (خوف ودہشت کی وجہ سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور (اضطراب کی وجہ سے) حمل والی عورت کا حمل گر جائے گا، لوگ مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ خدا تعالیٰ کا عذاب ہی اتنا شدید ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک جنتی ہم میں سے کون سا شخص ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا

Marfat.com

تم لوگ خاطر جمع رکھو تم میں سے تو ایک آدمی جنتی ہو گا بھی مگر یاجوج ماجوج تو ہزار کے ہزار دوزخی ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم لوگ (یعنی امت محمدیہ) تمام جنتیوں کا ایک چوتھائی ہو گے، ہم نے یہ سن کر نعرۂ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا مجھے تو یہ امید ہے کہ تم تمام اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے، یہ سن کر ہم نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا، حضور نے پھر فرمایا مجھے تو یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے، ہم نے پھر نعرہ لگایا، حضور نے ارشاد فرمایا دنیا کے تمام لوگوں کی بنسبت تمہاری تعداد ایسی ہی ہے جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال ہو یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال ہو۔

امت محمدیہ قحط عام میں ہلاک نہیں ہوگی:

عن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ زَوٰی لی الأرض فرأیت مشارقها و مغاربها وان امتی سیبلغ ملکها ما زُوِیَ لی منها، و اعطیت الکنزین الاحمر والابیض، وانی سألت ربی لأمتی ان لا یهلکها بسنة عامة، وان لا یسلط علیهم عدواً من سوىٰ انفسهم فیستبیح بیضتهم، وان ربی قال یا محمد انی قضیت قضاء فانه لایُرد وانی اعطیتك لامتك ان لا أهلکهم بسنة عامة، وان لا اسلط علیهم عدواً من سوىٰ انفسهم یستبیح بیضتهم، ولو اجتمع علیهم من باقطارها أوقال من بین اقطارها حتی یکون بعضهم یهلك بعضاً، ویسبی بعضهم بعضاً۔

(مسلم کتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا اور جمع کر دیا تو میں نے زمین کے مشارق و مغارب کا مشاہدہ کیا اور عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ جائیگی جو میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی اور مجھے دو خزانے عطا کئے گئے ایک لال اور ایک سفید اور میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے سوال کیا کہ اس کو عالم گیر قحط سے نہ ہلاک کرے

Marfat.com

اوران کے علاوہ ان پر کوئی دشمن نہ مسلط کیا جائے، جوان کی جانوں کو مباح کرے۔ میرے رب نے ارشاد فرمایا اے محمد جب میں کوئی فیصلہ کرلیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جاتا اور میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ دیا کہ میں اس کو عالمگیر قحط میں ہلاک نہ کروں گا اور نہ ان پر ایسا دشمن مسلط کروں گا جوان میں سے نہ ہو جوان کی جانوں کو مباح کرے۔ اگر چہ ان کے خلاف زمین کی ہر طرف کے لوگ جمع ہو جائیں، ہاں البتہ اس امت ہی کے بعض لوگ بعض کو ہلاک کریں گے اور بعض بعض کو قید کریں گے۔

امت محمدیہ میں تین قسم کے جنتی:

عن أبي موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ تحشر هٰذه الامة علی ثلاثة اصناف صنف يدخلون الجنة بغير حساب و صنف يحاسبون حسابا يسيراً ثم يدخلون الجنة وصنف يجيئون علی ظهورهم امثال الجبال الراسيات ذنوباً فيسأل اللّٰه عنهم وهو اعلم بهم فيقول ماهٰؤلاء فيقولون هٰؤلاء عبيد من عبادك فيقول حطوها عنهم وجعلوها علی اليهود والنصاری وادخلوهم برحمتي الجنة.

(مستدرک للحاکم: کتاب الایمان، ج:۱/ص:۱۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کا حشر تین قسم کا ہوگا، ایک گروہ وہ ہوگا جو جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل کردیا جائے گا، ایک گروہ وہ ہوگا جس سے بہت آسان اور سہل حساب لیا جائے گا، ایک گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اس حال میں آئیں گے کہ ان کی پیٹھ پر بلند و بالا پہاڑوں کے برابر گناہوں کا بوجھ ہوگا، تو اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں پوچھے گا حالانکہ وہ ان کے حال کو بخوبی جانتا ہے۔ اللہ پوچھے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے یہ تیرے بندوں میں سے چند بندے ہیں، اللہ ارشاد فرمائے گا یہ بوجھ ان کے اوپر سے ہٹادو اور اس کو یہود و نصاریٰ کے اوپر لاددو اور ان کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔

Marfat.com

اولیاء و صالحین کا مرتبہ

جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو..... :

عن أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال اذا احب اللّٰه العبد نادیٰ جبرئیل ان اللّٰه یحب فلاناً فاحببه، فیحبه جبرئیل، فینادی جبرئیل فی اھل السماء ان اللّٰه یحب فلانًا فأحبوه فیحبه اھل السماء ثم یوضع له القبول فی الأرض۔

(بخاری: کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے اے جبرئیل اللہ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت کر، تو جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں سے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے تم سب بھی اس سے محبت کرو لہٰذا آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس کے بعد زمین میں اس بندے کو مقبول بنا دیا جاتا ہے (اور زمین والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں)۔

نیک بندوں کے لئے انعام :

عن أبی ھریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ قال اللّٰه أعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا أذن سمعت، ولا خطر علی قلب بشر، فأقرء وا ان شئتم "فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرة اعین"۔

(بخاری: کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانھا مخلوقة)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر کے

Marfat.com

رکھیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی دل میں ان کا خیال گزرا۔

پھر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو:- **فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين.** (ترجمہ: تو کوئی نہیں جانتا کہ میں نے ان (نیک لوگوں) کے لئے کیا (انعام) چھپا کر رکھا ہے، آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے)۔

ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا :

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ ان لله ملائكةً يطوفون فی الطرق يلتمسون اهل الذكر، فإذا وجدوا قوماً يذكرون الله تنادوا هلموا إلى حاجتكم قالوا فيحفونهم بأ جنحتهم إلى السماء الدنيا، قال فيسألهم ربهم وهواعلم منهم، ما يقول عبادی؟ قال يقولون يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك و يمجدونك، قال فيقول هل رأونی، قال فيقول لا والله مارأوك قال فيقول و كيف لورأونی قال يقولون لورأوك كانوا اشد لك عبادة واشد لك تمجيداً و تحميداً و اكثر لك تسبيحاً قال فيقول فما يسئلونی قال يقولون يسألونك الجنة، قال يقول وهل رأوها قال يقولون لا والله يا رب مارأوها قال يقول فكيف لو انهم رأوها قال يقولون لوانهم رأوها كانوا اشد عليها حرصاً واشد لها طلباً واعظم فيها رغبة، قال فمِمَّ يتعوذون؟ قال يقولون من النار قال يقول وهل رأوها؟ قال يقولون لاوالله يا رب مارأوها قال يقول فكيف لورأوها قال يقولون لورأوها كانوا اشد منها فراراً و اشد لها مخافة قال فيقول: فاشهدكم أنی قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة، فيهم فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم الجلساء لا يشقى بهم جليسهم۔

(بخاری: کتاب الدعوات، باب الدعاء نصف الليل)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والے بندوں کو تلاش کرتے ہیں، اگر کسی گروہ کو اللہ کا ذکر کرتا ہوا پاتے ہیں تو باہم ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ مدعا مل گیا۔ پھر ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں دنیا کے آسمان تک، پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے اے فرشتو میرے بندے کیا کہہ رہے تھے، فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح، تیری تکبیر، تیری حمد اور تمجید بیان کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انھوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں خدا کی قسم انھوں نے تجھے نہیں دیکھا ہے۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا، فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ اور زیادہ تیری عبادت کریں گے تیری بزرگی اور پاکی اور زیادہ بیان کریں گے، اللہ ارشاد فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا چیز طلب کر رہے تھے، فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے جنت کے طالب تھے اللہ ارشاد فرماتا ہے کیا انھوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں، اے پروردگار انھوں نے جنت نہیں دیکھی۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کی طلب میں اور اضافہ ہوگا ان کی رغبت اور زیادہ ہوگی اور وہ اور زیادہ اس کے خواہش مند ہوں گے۔ اللہ فرماتا ہے میرے بندے کس چیز سے پناہ چاہتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جہنم سے پناہ چاہتے تھے، اللہ فرماتا ہے کیا انھوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں، خدا کی قسم انھوں نے دوزخ نہیں دیکھی، اللہ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں گے اور اس سے اور زیادہ ڈریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تم سب کو گواہ بنا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی تو ان (اہل ذکر بندوں) میں سے نہیں تھا وہ تو کسی ضرورت سے ان کے پاس آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بھی محروم اور ناکام نہیں ہوتا۔

Marfat.com

دشمن اولیاء سے میری جنگ کا اعلان ہے :

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الله تعالیٰ قال من عادی لی ولیاً فقد آذنته بالحرب وما تقرب إلیّ عبدی بشی احبّ إلیّ مما افترضت علیه، وما یزال عبدی یتقرب إلیّ بالنوافل حتی أحبّه، فإذا احببتهٗ کنت سمعه الذی یسمع به، وبصره الذی یبصر به، ویده التی یبطش بها، ورجله التی یمشی بها، وان سألنی لاعطینه، ولئن استعاذ نی لأعیذنّه وما ترددت عن شئ انا فاعله تردّدی عن نفس المؤمن یکره الموت، وانا اکره مسائتهٗ۔

(بخاری کتاب الرقاق، باب التواضع)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت کرے تو میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور جن چیزوں کے ذریعہ میرا بندہ مجھ سے قرب حاصل کرتا ہے اُن میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ چیزیں ہیں جو میں نے اُس پر فرض کی ہیں (یعنی میرا قرب صرف ادائے فریضہ سے حاصل ہوتا ہے) میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پیر ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اس کو پناہ ضرور دیتا ہوں اور جو کام میں کرتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد کسی میں نہیں ہوتا جتنا تردد مومن بندے کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، (کیوں کہ) وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کو ملول کروں۔

☆☆☆

Marfat.com

شہداء کا مرتبہ اور جہاد کی فضیلت

شہید زندہ ہیں :

عن مسروق قال سألنا عبد اللّٰہ عن ھٰذہ الآیۃ "ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون" قال امّا اِنا قد سألنا عن ذلك فقال ارواحھم فی جوف طیرٍ خضر، لھا قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شأت ثم تأوی الی تلك القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعةً فقال ھل تشتھون شیئاً؟ قالوا ایّ شیٔ نشتھی و نحن نسرح من الجنة حیث شئنا۔ ففعل ذلك بھم ثلاث مرات۔ فلما رأوا انھم لن یترکوا من ان یسألوا، قالوا یارب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك مرة اخریٰ، فلما رای ان لیس لھم حاجة ترکوا۔

(مسلم:کتاب الامارة، باب بیان ارواح الشھداء فی الجنة)

ترجمہ : حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے اس آیت کریمہ کے بارے میں دریافت کیا "لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتاً بل احیاء عند ربھم یرزقون" (جولوگ اللہ کی راہ میں شہد کیے جائیں ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں)۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے بھی اس آیت کے بارے میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے بطن میں ہوتی ہیں ان پرندوں کے لئے کچھ قندیلیں عرش پر آویزاں ہیں، جنت کے اندر یہ پرندے جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں، پھر لوٹ کر ان قندیلوں میں آجاتے ہیں، پروردگاران کی طرف نظر کرم فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ ارواح جواب دیتی ہیں اب ہمیں کس چیز کی خواہش ہوگی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے

Marfat.com

ہیں سیر وتفریح کرتے ہیں، یہ سوال و جواب تین مرتبہ ہوتا ہے، جب ارواح یہ دیکھتی ہیں کہ بغیر خواہش کا اظہار کئے چارۂ کار نہیں تو عرض کرتی ہیں، اے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ایک بار پھر ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ دوسری مرتبہ ہم تیری راہ میں شہید کئے جائیں، جب اللہ یہ ملاحظہ فرماتا ہے کہ ان کی اب کوئی حاجت اور خواہش نہیں ہے تو ان کو اسی حال میں رہنے دیا جاتا ہے۔

میرے عذاب کے خوف اور ثواب کی امید میں میرے بندے نے اپنا خون بہا دیا:

عن عبداللّٰه بن مسعود قال قال رسول اللّٰه ﷺ عجب ربنا عزوجل من رجلٍ غزا فی سبیل اللّٰه فانهزم یعنی اصحابه فعلم ما علیه فرجع حتی اهریق دمُه فیقول اللّٰه تعالیٰ لملائکتهٖ انظروا إلی عبدی رجع رغبة فیما عندی و شفقةً مما عندی حتی اهریق دمه۔

(ابوداؤد:کتاب الجهاد، باب فی الرجل یشری نفسه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب اس شخص سے خوش ہوتا ہے جو راہ خدا میں جہاد کے لیے گیا تو اس کے ساتھی (میدان جہاد) سے بھاگ گئے وہ خوف خدا کے باعث لوٹ آیا اور شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو کہ میرے عذاب کے خوف اور ثواب کی امید میں (میدان میں) واپس آ گیا حتی کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔

طاعون میں مرنے والا شہید ہے:

عن العرباض بن سارية ان رسول اللّٰه ﷺ قال یختصم الشهداء والمتوفون علی فرشهم إلی ربنا فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشهداء اخواننا قتلوا کما قتلنا و یقول المتوفون علی فرشهم اخواننا ماتوا علی فرشهم کما متنا فیقول ربنا انظروا إلی جراحهم

Marfat.com

فإن اشبه جراحهم جراح المقتولين فإنهم منهم ومعهم فإذا جراحهم قدا شبهت جراحهم۔

(سنن النسائی:کتاب الجهاد، باب مسألة الشهداء)

ترجمه : حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پروردگار کی بارگاہ میں طاعون کی وبا میں مرنے والوں کے بارے میں شہداء اور اپنے بستروں پر مرنے والے تنازعہ پیش کریں گے، شہداء عرض کریں گے کہ یہ طاعون میں مرنے والے ہمارے بھائی ہیں، یہ ایسے ہلاک ہوئے جیسے ہم قتل کیے گئے تھے، اور اپنے بستروں پر مرنے والے عرض کریں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں انھوں نے اسی طرح وفات پائی جس طرح ہم نے وفات پائی تھی، رب کریم ارشاد فرمائے گا ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخم کے مشابہ ہیں تو یہ انھیں میں سے ہیں اور انھیں کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ جب ان کے زخم دیکھے گئے تو وہ شہداء کے زخم کے مشابہ نکلے۔

شهداء کی زندگی :

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لما اصيب اخوانكم باحد جعل الله ارواحهم فى جوف طير خضر ترد النهار الجنة تاكل من ثمارها و تأوى إلى قناديل من ذهب معلقة فى ظل العرش فلما وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم و مقيلهم قالوا من يبلّغ اخواننا عنا انّا احياء فى الجنة نرزق لئلا يزهدوا فى الجهاد ولا ينكلوا عندالحرب؟ فقال الله سبحانه انا ابلغهم عنكم قال فأنزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله اموات بل احياء عند ربهم يرزقون۔

(ابوداؤد:کتاب الجهاد، باب فى فضل الشهادة)

ترجمه : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے بھائی جنگ احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے

Marfat.com

پیٹ میں داخل فرما دیا، یہ پرندے جنت کی نہروں پر اڑتے پھرتے ہیں، جنت کا میوہ کھاتے ہیں اورعرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں، جب انھیں کھانے، پینے اورسونے کا لطف حاصل ہواتو کہنے لگے کہ ہماری یہ خبر ہمارے بھائیوں تک کون پہنچائے گا کہ ہم زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے، تاکہ (یہ سن کر) ہمارے بھائی جہاد سے بے رغبتی اور جنگ میں سستی سے کام نہ لیں؟ تو اللہ عزوجل نے ارشادفرمایا ان کوتمہاری یہ خبر میں پہنچاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ آیت) جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ان کو ہرگز مردہ گمان مت کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اورانہیں رزق دیا جاتا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

اعمال صالحہ کی فضیلت

فجر اور عصر کی اہمیت:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلَائِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِکَةٌ بِالنَّهَارِ، وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ. کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَأَتَیْنَاهُم وَهُمْ یُصَلُّوْنَ.

(بخاری،کتاب مواقیت الصلاة،باب فضل صلاة العصر)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے درمیان کچھ فرشتے رات کو اور کچھ فرشتے دن کو یکے بعد دیگرے آتے رہتے ہیں اور فجر وعصر کی نمازوں میں سب اکٹھا ہوتے ہیں، پھر وہ فرشتے جنھوں نے تمہارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے) کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جب ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

روزہ خالص میرے لئے ہے :

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اللّٰہُ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ إِلَّا الصِّیَامِ فَإِنَّهٗ لِیْ وَأَنَا أَجْزِیْ بِهٖ، وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ وَ إِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفَثْ وَلَا یَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ إِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَ اِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ.

(بخاری:کتاب الصوم، باب هل یقول إنی صائم اذا شتم)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ کے کیوں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا، روزے (جہنم سے بچانے کے لئے) ڈھال ہیں، تم میں سے کوئی جب روزہ سے ہو تو اس دن نہ تو فحش بکے نہ (عورت کے ساتھ) بے لباس ہو نہ شور و غل کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑنا چاہے تو اس سے کہہ دے میں آج روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر اور اچھی ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی تو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب وہ اپنے رب سے ملے گا۔

جو تجھے توڑے گا میں اس سے قطع تعلق کر لوں گا :

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال خلق الله الخلق فلمّا فَرَغَ منه قامت الرحم فأخذت بحقو الرحمن فقال له مه قالت هذا مقام العا ئذبك من القطيعة، قال الا ترضين ان اصل من وصلك واقطع من قطعك، قالت: بلی یا رب قال فذاك قال ابوهريرة اقرؤا إن شئتم فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا فی الأرض وتقطعوا ارحامكم۔

(بخاری: كتاب التفسير، باب وتقطعوا ارحامكم)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب اللہ فارغ ہوا تو (لوگوں کی باہمی) قرابت و رشتہ داری کھڑی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑ لیا، اللہ نے فرمایا چھوڑ۔ قرابت نے کہا اس جگہ میں قطع تعلق اور رشتہ توڑنے سے تیری پناہ چاہتی ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ جو شخص تجھے جوڑے گا میں بھی اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں بھی اس سے قطع تعلق کر لوں گا۔ قرابت (رشتہ داری) نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں، اللہ نے ارشاد فرمایا پھر یہی ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا ثبوت چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو **فهل عسيتم ان**

Marfat.com

فهل عسیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم۔ (ترجمہ: تو کیا تم سے یہی امید کرنا چاہیے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتہ داریاں توڑ دو)۔

میں اپنے بندے کی آزمائش کرتا ہوں:

عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت النبی ﷺ یقول ان الله تعالیٰ قال اذا بحبیبتیه ابتلیت عبدی فصبر عوضته منها الجنة یرید عینیه۔

(بخاری: کتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں ان دو پیاری چیزوں کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں، دو پیاری چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں۔

میری عبادت کر میں تیری محتاجی دور کر دوں گا:

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال ان الله تعالیٰ یقول یا ابن آدم تَفَرَّغ لعبادتی املأ صدرك غنی وأسُدَّ فقرك وإلا تفعل ملأت یدیك شغلاً ولم أسُدّ فقرك۔

(ترمذی: کتاب صفة القیامة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری عبادت کے لئے (سب کام چھوڑ کر) فارغ ہو جا میں تیرا سینہ بے نیازی سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کو روک دوں گا اور اگر تو یہ نہیں کرتا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مشغلوں میں باندھ دوں گا اور تیری (طرف آنے والی) محتاجی کو نہیں روکوں گا۔

اولاد کی وفات پر صبر کا ثواب:

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله ﷺ قال یقول

Marfat.com

اللّٰه تعالىٰ ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفیه من اهل الدنیا ثم احتسبه الا الجنة۔

(بخاری: کتاب الرقاق، باب العمل الذی مبتغی به وجه اللّٰه)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کی جزاء سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے جس سے میں کوئی دنیاوی پیارا (اولاد وغیرہ) لے لیتا ہوں اور وہ اس پر ثواب کی امید میں صبر کرتا ہے۔

ایک نیکی کا سات سو گنا ثواب :

عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما عن النبی ﷺ فیما یروی عن ربه عز و جل قال قال ان اللّٰه کتب الحسنات و السیئات ثم بین ذلك، فمن هم بحسنة فلم یعملها کتبها اللّٰه له عنده حسنة کاملة، فان هوهم بها فعملها کتبها اللّٰه له عنده عشر حسنات إلی سبع مائة ضعف إلی اضعاف کثیرة ومن هم بسیّئة فلم یعملها کتبها اللّٰه له عنده حسنة کاملة۔ فان هوهم بها فعملها کتبها اللّٰه له سیّئة واحدة۔

(بخاری کتاب الرقاق، باب من هم بحسنة أو سیئة)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نیکیاں اور گناہ لکھ دیئے پھر ان کو بیان کر دیا تو جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کے لئے ایک پوری نیکی کا ثواب لکھتا ہے اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کرتا بھی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا بلکہ اور کئی گنا ثواب لکھتا ہے اور جو شخص کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا اور جو شخص کسی گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اس کو کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے سے صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔

Marfat.com

میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں:

عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال النبی ﷺ يقول الله تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی، وانا معهٗ اذا ذكرنی، فإن ذكرنی فی نفسهٖ ذكرته فی نفسی وان ذكرنی فی ملإ ذكرته فی ملإ خير منهم وان تقرب إلیَ بشبرٍ تقربت إليه ذراعاً وان تقرب إلی ذراعاً تقربت إليه باعاً وان أتانی يمشی اتيتهٗ هرولة۔

(بخاری:کتاب التوحيد، باب قول الله تعالی ويحذركم الله نفسهٗ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی ویسے ہی اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجمع میں کرتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک گز قریب ہوتا ہوں، اگر وہ میری طرف ایک گز آتا ہے تو میں اس کی طرف دو گز آتا ہوں، اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

اے فرشتو! اس سے درگزر کرو:

عن حذيفة قال قال رسول الله ﷺ تلقت الملائكة روح رجل ممن كان قبلكم، فقالوا اعملت من الخير شيئا؟ قال لا، قالوا تذكر، قال كنت أداين الناس فآمر فتيانی ان ينظروا المعسر، ويتجوزوا عن المؤسر، قال قال الله عز و جل تجوزوا عنه۔

(مسلم:کتاب المساقاة، باب فضل انظار المعسر)

ترجمہ: حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، فرشتوں نے ایک ایسے شخص کی روح قبض کی جو گزشتہ امتوں میں سے تھا۔ فرشتوں نے پوچھا کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں، انھوں نے پھر کہا یاد کر، اس نے کہا میں لوگوں کو قرض دیا

Marfat.com

کرتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ مالداروں کو قرض کی واپسی میں مہلت دیا کرو اور غریبوں سے درگزر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے فرشتو اس سے درگزر کرو۔

آج میرے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہیں:

عن أبی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله يقول يوم القيامة اين المتحابون بجلالی؟ اليوم اظلهم فی ظلی يوم لا ظل إلا ظلی۔

(مسلم: كتاب البر والصلة، باب فی فضل الحب فی الله)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا، میری عظمت کے لئے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جب کہ میرے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے میں ان پر اپنی رحمتوں کا سایہ کروں گا۔

تو نے میری عیادت بھی نہ کی:

عن أبی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الله عز و جل يقول يوم القيامة يا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال يا رب كيف اعودك وانت رب العالمين؟ قال اما علمت ان عبدی فلاناً مرض فلم تعدهٔ؟ اما علمت انك لو عدته لوجدتنی عنده؟ يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی، قال يا رب و كيف اطعمك وانت رب العالمين؟ قال اما علمت انه استطعمك عبدی فلان فلم تطعمه؟ اما علمت انك لواطعمته لوجدت ذلك عندی۔ يا ابن آدم استسقيتك فلم تسقنی۔ قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العالمين؟ قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقيه۔ اما انك لو سقيته وجدت ذلك عندی۔

(مسلم: كتاب البر والصلة، باب فضل عيادة المريض)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو نہیں آیا۔ بندہ عرض کرے گا اے پروردگار میں تیری عیادت کیسے کرتا حالانکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت بھی نہ کی۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اسی کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، بندہ عرض کرے گا اے پروردگار میں تجھے کیسے کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے کھانا نہیں دیا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کھانے) کو آج میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا، بندہ عرض کرے گا اے پروردگار میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اللہ ارشاد فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو آج اس (پانی) کو میرے پاس پاتا۔

میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا:

عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: يعجب ربكم من راعی غنم فی رأس شظية بجبل يؤذن بالصلاة ويصلی فيقول الله عز و جل انظروا إلى عبدی هٰذا يؤذن و يقيم الصلاة يخاف منی قد غفرت لعبدی وادخلته الجنة

(ابوداؤد: كتاب الصلاة، باب الاذان فی السفر)

ترجمہ : حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے اس بندے کو بخش دیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

Marfat.com

کاروبار میں خیانت :

عن أبی هریرة رفعه قال ان اللّٰہ یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدهما صاحبه فإذا خانه خرجتُ من بینهما۔

(ابوداؤد: کتاب البیوع، باب فی الشرکة)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ (کاروبار میں) دو شریکوں کے درمیان میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک ایک شریک اپنے دوسرے ساتھی کے ساتھ خیانت نہیں کرتا، جب ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے جدا ہو جاتا ہوں۔

افطار میں جلدی کرنے والے مجھے بہت پسند ہیں :

عن أبی هریرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ قال اللّٰہ عز و جل احب عبادی الیّ اعجلهم فطراً۔

(ترمذی: کتاب الصوم، باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے بندوں میں وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرنے والے ہیں۔

میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو :

عن أبی موسیٰ الأشعری ان رسول اللّٰه ﷺ قال اذا مات ولد العبد قال اللّٰه لملائکته، قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم، فیقول قبضتم ثمرة فؤاده، فیقولون نعم، فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدك واسترجع فیقول اللّٰه ابنوا لعبدی بیتاً فی الجنة، و سموه بیت الحمد۔

(ترمذی: کتاب الجنائز، باب فضل المصیبة اذا احتسب)

ترجمہ : حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب کسی بندے کا بیٹا مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے

Marfat.com

کی روح قبض کی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں، اللہ ارشاد فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو واپس لے لیا، فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد بیان کی اور کہا اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس پر اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس گھر کا نام "بیت الحمد" رکھو (حمد وشکر کا گھر)

اعمال میں اخلاص:

عن أبی هريرة قال حدثنی رسول الله ﷺ ان الله تبارك و تعالیٰ اذا کان يوم القيامة ينزل إلی العباد ليقضی بينهم وكل امة جاثية، فأول من يدعوا به رجل جمع القران ورجل يقتتل فی سبيل الله ورجل كثير المال، فيقول الله للقاری الم أُعلمك ما انزلت علی رسولی؟ قال بلی يارب، قال فماذا عملت فيما علمت، قال كنت اقوم به آناء الليل و آناء النهار، فيقول الله له كذبت و تقول له الملائكة، كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال إن فلاناً قارئٌ فقد قيل ذلك، ويوتی بصاحب المال فيقول الله له الم أُوَسِّع عليك حتی لم ادعك تحتاج إلی احدٍ؟ قال بلیٰ يا رب قال فماذا عملت فيما آتيتك قال كنت اصل الرحم و اتصدق فيقول الله له كذبت، و تقول له الملائكة كذبت، و يقول الله تعالی بل اردت ان يقال فلان جواد، فقد قيل ذلك۔

ويؤتی بالذی قتل فی سبيل الله، فيقول الله له، فی ماذا قتلت، فيقول أُمرت بالجهاد فی سبيلك فقاتلت حتی قُتلتُ، فيقول الله تعالی له كذبت وتقول له الملائكة كذبت ويقول الله بل اردت ان يقال فلان جریٔ، فقد قيل ذلك، ثم ضرب رسول الله ﷺ علی ركبتی فقال يا ابا هريرة اولئك الثلاثة اوّل خلق الله تُسعّربهم النار يوم القيامة۔

(ترمذی: كتاب الزهد، باب ماجاء فی الريا)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کرے اور ہر امت پنجوں کے بل کھڑی ہوگی یا گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی، تو سب سے پہلے جس کو بلایا جائے گا وہ ایک ایسا شخص ہوگا جس نے قرآن یاد کیا ہوگا اور ایک ایسا شخص ہوگا جو اللہ کی راہ میں قتال کرتا تھا اور ایک شخص ہوگا جس کے پاس بہت مال تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کے قاری سے ارشاد فرمائے گا کیا میں نے تجھے وہ نہیں سکھایا تھا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا ہاں کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا پھر تو نے اپنے علم میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں رات دن اس کو پڑھتا تھا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ اللہ فرمائے گا بلکہ تیری غرض یہ تھی کہ لوگ کہیں کہ فلاں قاریٔ قرآن ہے تو (دنیا میں) ایسا کہا جا چکا۔

پھر دولت مند کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا کیا میں نے تجھے فراخ دستی عطا نہیں کی تھی، یہاں تک کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج نہیں کیا تھا، وہ عرض کرے گا اے رب کیوں نہیں۔ اللہ ارشاد فرمائے گا پھر تو نے میری دی ہوئی دولت میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں قرابت داروں سے اچھا سلوک کرتا تھا اور خیرات کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائیگا تو جھوٹا ہے، فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ لوگ کہیں فلاں بڑا سخی ہے، تو یہ (دنیا میں) کہا جا چکا۔

پھر اس کو لایا جائے گا جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا تھا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا تو کس لئے قتل کیا گیا تھا؟ وہ کہے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کا حکم دیا گیا تھا تو میں نے جہاد کیا یہاں تک کہ میں قتل کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا تو جھوٹا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ اللہ ارشاد فرمائیگا بلکہ تو نے یہ چاہا تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں بڑا بہادر ہے تو یہ کہا جا چکا، (حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ اللہ کی مخلوقات میں سب سے پہلے انھیں تینوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

Marfat.com

کون ہے جو قسم کھا رہا ہے کہ میں مغفرت نہیں کروں گا :

عن جندب ان رسول اللہ ﷺ حدث ان رجلاً قال واللّٰہ لا یغفر اللّٰہ لفلان وإن اللہ تعالیٰ قال من ذالذی یتالی علیّ ان لا اغفر لفلان فإنی قد غفرت لفلان واحبطت عملك اوکما قال۔

(مسلم: کتاب البر والصلة، باب النهی عن تقنیط الانسان من رحمة اللّٰہ تعالیٰ)

ترجمہ : حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم، اللہ تبارک وتعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو میرے بارے میں قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں فرماؤں گا، سن لے میں نے اس شخص کو بخش دیا اور تیرے (قسم کھانے والے کے) اعمال رائیگاں کردیئے۔

اس تسبیح کا ثواب میں خود عطا فرماؤں گا :

عن عبداللہ ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ حدّثهم ان عبداً من عباد اللّٰہ قال "یَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ" فعضّلت بالملکین فلم یدریا کیف یکتبانها فصعدا إلی السماء وقالا یا ربنا ان عبدك قد قال مقالة لا ندری کیف نکتبها قال اللّٰہ عز و جل وهو اعلم بما قال عبده ماذا قال عبدی قالا یا رب انه قال یا رب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك و عظیم سلطانك فقال اللّٰہ عز و جل لهما اکتباها کما قال عبدی حتی یلقانی فأجزیه بها۔

(ابن ماجہ: کتاب الادب، باب فضل الحامدین)

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے یہ تسبیح پڑھی **یا رب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك، ولعظیم سلطانك** (اے رب تیرے لئے حمد وثنا ہے جیسی کہ تیرے جلال و کبریائی کے لائق ہے اور جیسی کہ تیری عظیم بادشاہت کے لائق ہے)

Marfat.com

دونوں فرشتے (کراماً کاتبین) دشواری میں پڑ گئے کہ اس تسبیح (کے ثواب) کو کیسے لکھیں، تو وہ دونوں آسمان کی طرف گئے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کیا، اے ہمارے پروردگار تیرے ایک بندے نے ایک ایسی تسبیح پڑھی ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ اس کو کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا (حالانکہ وہ اپنے بندے کی تسبیح کو فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے) میرے بندے نے کون سی تسبیح پڑھی ہے؟ ان دونوں فرشتوں نے عرض کیا اے رب اس نے یہ تسبیح پڑھی ہے "**یا رب لك الحمد کما ینبغی لجلال وجهك، ولعظیم سلطانك**"۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے فرشتو! جیسا میرے بندے نے پڑھا ہے اس کو ویسے ہی لکھ دو یہاں تک کہ جب (قیامت کے دن) وہ مجھ سے ملے گا تو اس تسبیح کا ثواب میں اس کو خود ہی دوں گا۔

نوافل کی اہمیت :

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة صلاتهٔ فإن وجدت تامة کتبت تامة وان کان انتقص منها شیئ قال انظروا هل تجدون له من تطوع یکمل له ما ضیع من فریضة من تطوعه ثم سائر الاعمال تجری علی حسب ذلك۔

(النسائی: کتاب الصلاة، باب المحاسبة علی الصلاة)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اس کی نمازوں کا حساب لیا جائے گا اگر وہ پوری پائی گئیں تو پوری لکھ لی جائیں گی اور اگر ان میں کچھ کمی پائی گئی تو اللہ ارشاد فرمائیگا دیکھو کیا اس کے پاس کچھ نوافل بھی ہیں؟ چنانچہ فرض نمازوں کی کمی نوافل سے پوری کی جائیگی، اسی طرح سارے اعمال کے بارے میں ہوگا۔

مصیبت پر صبر کا انعام :

عن أبی امامة عن النبی ﷺ قال یقول الله سبحانه ابن آدم ان صبرت واحتسبت عندالصدمة الاولی لم ارض ثواباً إلاالجنة۔

(ابن ماجہ: کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبة)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت ابوامامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو نے پہلے جھٹکے میں صبر اور احتساب (ثواب کی نیت) سے کام لیا تو تیرے لئے جنت کے علاوہ کوئی دوسرا ثواب مجھے پسند نہیں۔

نماز کا انتظار کرنے والوں کا مرتبہ :

عن عبداللہ بن عمرو ؓ قال صلینا مع رسول اللہ ﷺ المغرب فرجع من رجع و عقّب من عقّب فجاء رسول اللہ ﷺ مسرعاً قد حفزہ النفس وقد حسر عن رکبتیہ فقال ابشروا ھٰذا ربکم قد فتح باباً من ابواب السماء یباھی بکم الملائکۃ یقول انظروا إلی عبادی قد قضوا فریضۃ وھم ینتظرون اخریٰ۔

(ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاۃ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، (نماز کے بعد) کچھ لوگ واپس چلے گئے اور کچھ وہیں رہ گئے، تب حضور علیہ السلام تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے (تیز چلنے کی وجہ سے) آپ کی سانس تیز ہوگئی تھی، اور (کپڑے کا کنارہ) گھٹنے تک اٹھ گیا تھا، آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو، تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تمہاری وجہ سے فخر ومباہات کا اظہار فرما رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو وہ ایک فرض ادا کر چکے اور دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں۔

☆☆☆

Marfat.com

گناہوں کا انجام

کیا لوگ مجھ سے دغابازی کرتے ہیں:

عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال ان اللہ تعالیٰ قال لقد خلقت خلقاً السنتھم احلی من العسل و قلوبھم امرّمن الصبر فبی حلفت لأتیحنھم فتنۃً تدع الحلیم منھم حیراناً فبی یغترون أم علیّ یجترئون۔

(جامع الترمذی:کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذھاب البصر)

ترجمہ : حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے ایک ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جس کی زبان شہد سے زیادہ میٹھی ہے مگر ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں تو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ ان کے لئے ایسا فتنہ مقدر کروں گا جو ان میں کے حلیم اور بردبار شخص کو بھی حیران کر کے چھوڑے گا۔ کیا یہ لوگ مجھ سے دغابازی کرتے ہیں یا مجھ سے جرأت کرتے ہیں۔

قیامت میں مَیں تین لوگوں کا دشمن ہوں گا :

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ قال قال اللہ ثلاثۃ أنا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر، ورجل باع حراً فأکل ثمنہ ورجل استأجرہ اجیراً فاستوفیٰ منہ ولم یعط اجرہ۔

(بخاری:کتاب البیوع، باب اثم من باع حرا)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا، ایک وہ شخص جس نے مجھ سے عہد کیا اور پھر اپنے عہد کو توڑ دیا اور بدعہدی کی، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھالی، تیسرا وہ شخص جس نے مزدور سے کام تو پورا پورا لے لیا مگر مزدور کو مزدوری ادا نہیں کی۔

Marfat.com

جیسے تو نے مجھے چھوڑا میں بھی تجھے چھوڑ دوں گا:

عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه وعن ابی سعید رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ یؤتی بالعبد یوم القیامة فیقول الله له الم اجعل لك سمعاً وبصراً ومالا وولداً؟ وسخرت لك الانعام والحرث و ترکتك ترأس و تربع فکنت تظن انك ملاقی یومك هٰذا؟ قال فیقول لا فیقول له الیوم انساك کما نسیتنی۔

(ترمذی:کتاب صفة القیامة،باب منه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کل قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے کان آنکھ مال اور اولاد عطا نہیں فرمائی تھی؟ اور کیا تیرے لئے چوپائے اور کھیتیاں مسخر نہ کر دی تھیں اور کیا میں نے تجھے سرداری اور آرام کی حالت میں نہ چھوڑا تھا؟ تو کیا تجھے گمان تھا کہ تو اس دن مجھ سے ملنے والا ہے؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ ارشاد فرمائے گا پس جیسے تو مجھے بھول گیا تھا ویسے ہی آج میں تجھے (عذاب میں) چھوڑ دوں گا۔

خود کشی کا انجام:

عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ کان فیمن کان قبلکم رجل به جرح فجزع فأخذ سکیناً فحزّبها یده فما رقأ الدم حتی مات، قال الله تعالیٰ بادرنی عبدی بنفسهٖ حرمت علیه الجنة۔

(بخاری:کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل)

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گزشتہ امتوں میں ایک آدمی تھا جس کے ایک زخم لگ گیا، وہ خوفزدہ ہو گیا (زخم کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکا) اور چھری سے اپنے ہاتھ کو چیر ڈالا، خون اتنا بہا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا میرے بندے نے جان دینے میں جلدی کی میں نے اس پر بہشت حرام کر دی۔

Marfat.com

زکاۃ نہ دینے کا انجام:

عن جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مامن صاحب ابل لا یفعل فیھا حقھا إلا جاء ت یوم القیامۃ اکثر ما کانت قط وقعد لھا بقاع قر قرتستن علیہ بقوائمھا واخفافھا ولا صاحب بقر لایفعل فیھا حقھا إلا جاء ت یوم القیامۃ اکثر ماکانت وقعد لھا بقاع قرقر تنطحہ بقرونھا وتطئوہ باظلافھا ولا صاحب غنم لا یفعل فیھا حقھا إلا جاء ت یوم القیامۃ اکثر ماکانت وقعد لھا بقاع قرقرٍ تنطحہ بقرونھاوتطئوہ باظلافھا لیس فیھا جماء ولا منکسرٌ قرنھا ولا صاحب کنز لا یفعل فیہ حقۃ إلا جاء کنزہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع یتبعہ فاتحاً فاہ فاذا اتاۃ فرمنہ فینادیہ خذ کنزک الذی خبّأتہ فانا عنہ غنی فاذا رای ان لا بد منہ سلک یدۃ فی فیہ فیقضمھا قضم الفحل۔

(مسلم: کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اونٹوں والا (زکوٰۃ کے ذریعے) اونٹوں کا حق ادا نہیں کرے گا، قیامت کے دن اس کے اونٹ اصل تعداد سے بڑھ کر آئیں گے اور ان کے مالک کو ان کے سامنے ایک چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائیگا اور وہ اس کو ٹانگوں اور کھروں سے روندیں گے، اور جو گائے والا (زکوٰۃ کے ذریعہ) گائیوں کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن وہ گائیں اصل تعداد سے بڑھ کر آئیں گی اور ان کے سامنے چٹیل میدان میں مالک کو بٹھا دیا جائے گا، وہ اس کو سینگوں سے ماریں گی اور پیروں سے کچلیں گی اور جو بکریوں والا (زکوٰۃ کے ذریعہ) بکریوں کا حق ادا نہیں کرے گا، قیامت کے دن وہ اصل تعداد سے بڑھ کر آئیں گی، اور مالک کو ان کے سامنے چٹیل میدان میں بٹھا دیا جائے گا، اور وہ اس کو سینگوں سے ماریں گی اور پیروں سے کچلیں گی، اس روز کوئی بکری نہ بغیر سینگ کی ہوگی اور نہ سینگ ٹوٹی ہوئی ہوگی، جو خزانے کا مالک (زکوٰۃ کے ذریعہ) خزانے کا حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت

Marfat.com

کے دن اس کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں منہ پھاڑے اس کے پیچھے دوڑے گا۔ جب خزانہ اس کے پاس آئے گا تو وہ بندہ اس سے بھاگے گا، اس وقت (اللہ کی جانب سے) ندا کی جائیگی کہ اے بندے اپنا خزانہ لے لے جس کو تو نے چھپا کر رکھا تھا، میں اس سے بے نیاز ہوں، جب خزانہ کے مالک کو کوئی چارۂ کار نظر نہیں آئے گا تو وہ (بدحواسی میں) سانپ نما خزانے کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اس کو اونٹ کی طرح چباڈالے گا۔

منافق کا انجام :

عن أبی هریرة قال قالوا یا رسول الله هل نریٰ ربنا یوم القیامة قال هل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة لیست فی سحابة قالوا لا قال فهل تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة قالوا لا قال فوالذی نفسی بیده لا تضارون فی رؤیة ربکم الا کما تضارون فی رؤیة احدهما قال فیلقی العبد فیقول أیْ فل الم اکرمك واسوّدك وازوّجك واسخّرلك الخیل والابل واذرك ترأس و تربع فیقول بلیٰ قال فیقول افظننت انك ملاقیّ فیقول لا فیقول فإنی انساك کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول أیْ فل الم اکرمك واسوّدك وازوّجك واسخرلك الخیل والابل واذرك ترأس و تربع فیقول بلیٰ أیْ رب فیقول افظننت انك ملاقیّ فیقول لا فیقول فإنی انساك کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول له مثل ذلك فیقول یا رب امنت بك وبکتابك و برسلك وصلیت وصمت وتصدقت و یثنی بخیرما استطاع فیقول هٰهنا اذاً قال ثم یقال له الآن نبعث شاهدنا علیك ویتفکر فی نفسه من ذالذی یشهد علیّ فیختم علی فیه ویقال لفخذه ولحمه وعظامه انطقی فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعلمه وذلك لیعذر من نفسه وذلك المنافق وذلك الذی یسخط الله علیه۔

(مسلم: کتاب الزهد والرقائق)

Marfat.com

ترجمہ : حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام نے عرض کیا؛ یارسول اللہ ﷺ کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں تو سورج کو دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا چودھویں رات میں جب بادل نہ ہوں تو کیا چاند کو دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے رب کے دیدار میں صرف اتنی ہی تکلیف ہوگی جتنی سورج یا چاند کو دیکھنے سے ہوتی ہے، آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا اور اس سے فرمائے گا، اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت اور سرداری نہیں دی؟ کیا میں نے تیری شادی نہ کرائی؟ اور کیا تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہ کر دیئے؟ اور کیا میں نے تجھے ریاست اور آرام کی حالت میں نہیں چھوڑا؟ وہ بندہ کہے گا کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ بندہ کہے گا ''نہیں'' تو اللہ ارشاد فرمائے گا آج میں تجھے ایسے ہی چھوڑ دوں گا جیسے تو نے میرا خیال چھوڑ دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور ارشاد فرمائے گا کہ اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت اور سرداری نہیں دی؟ کیا میں نے تجھے بیوی عطا نہ فرمائی؟ کیا تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہ کر دیئے؟ اور کیا میں نے تجھے سرداری اور آرام کی حالت میں نہ چھوڑا؟ بندہ کہے گا اے پروردگار کیوں نہیں، پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ بندہ کہے گا ''نہیں'' اللہ ارشاد فرمائے گا آج میں تجھے ایسے ہی چھوڑ دوں گا جیسے تو نے میرا خیال چھوڑ دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور اس سے وہی سب باتیں فرمائے گا، بندہ عرض کرے گا اے پروردگار! میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب پر ایمان لایا، تیرے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا اور بندہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنی نیکیاں بیان کرے گا، اللہ ارشاد فرمائے گا کہ ابھی ظاہر ہو جاتا ہے، پھر اس بندے سے کہا

Marfat.com

جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں، وہ بندہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیوں سے کہا جائے گا کہ تم بولو، پھر اس کی ران، ہڈیاں اور گوشت اس کے اعمال بیان کریں گے، یہ اس لئے کیا جائے گا کہ خود اس کی ذات میں اس کے خلاف گواہ اور دلیل ہو، یہ وہ منافق ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔

☆☆☆

Marfat.com

متفرقات

ایے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہ دی :

عن انس بن مالك قال كنا عند رسول الله ﷺ فضحك فقال هل تدرون مِمَّ اضحك قال قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربّه يقول يا رب الم تُجِرْني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول فإني لا اجيز على نفسي إلا شاهداً مني قال فيقول كفى بنفسك اليوم عليك شهيداً وبالكرام الكاتبين شهوداً قال فيختم على فيه فيقال لاركانه انطقي قال فتنطق باعماله قال ثم يُخلّى بينه وبين الكلام قال فيقول بعداً لكن وسُحقاً فعنكن كنت اُناضل۔

(مسلم: کتاب الزھد والرقائق)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ حضور مسکرائے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو میں کس بات پر مسکرایا، ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کے اپنے رب سے گفتگو کرنے سے (میں مسکرایا) بندہ کہتا ہے اے میرے رب کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی (یعنی یہ نہیں فرمایا کہ میں کسی بندہ پر کوئی ظلم نہیں کروں گا) باری تعالیٰ نے فرمایا کیوں نہیں تو وہ بندہ کہے گا کہ میں اپنے خلاف اور کسی کی گواہی جائز قرار نہیں دیتا تو اللہ فرمائے گا آج تمہارے خلاف تمہاری اپنی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی کافی ہے پھر اس بندہ کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا تم بولو تو اس کے اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں بولیں گے پھر اس کے اور اس کے کلام کے درمیان تخلیہ کر دیا جائے گا تو وہ اپنے اعضاء سے کہے گا دور ہو میں تمہاری طرف سے ہی بحث کر رہا تھا۔

بیٹے کی دعا کا اثر :

عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال رسول الله ﷺ ان الرجل

Marfat.com

لترفع درجتهٗ فی الجنة فیقول انّی ھٰذا فیقال باستغفار ولدك لك۔

(ابن ماجہ:کتاب الادب، باب بر الوالدین)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کا مرتبہ جنت میں بلند ہوتا جائیگا، تو وہ کہے گا ایسا کیسے ہو رہا ہے؟ اس سے کہا جائیگا کہ تمہارے لئے تمہارے لڑکے کی دعاء سے ایسا ہو رہا ہے۔

قیامت میں موت کو ذبح کر دیا جائے گا :

عن أبی ھریرة قال قال رسول اللّٰہ یوتی بالموت یوم القیامة فیوقف علی الصراط فیقال یا اھل الجنة فیطلعون خائفین و جلین ان یخرجوا من مکانھم الذین ھم فیه ثم یقال یا اھل النار فیطلعون مستبشرین فرحین ان یخرجوا من مکانھم الذین ھم فیه فیقال ھل تعرفون ھٰذا قالوا نعم ھٰذا الموت قال فیؤمر بهٖ فیذبح علی الصراط ثم یقال للفریقین کلا ھما خلود فیما تجدون لا موت فیھا ابداً۔

(ابن ماجہ:کتاب الزھد، باب صفة النار، ح:۴۴۵۳)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا اور پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا اے اہل جنت! وہ ڈرتے ہوئے لرزتے ہوئے اپنے ٹھکانوں سے باہر جھانکیں گے اس اندیشے سے کہ کہیں ان کو ان کے جنتی ٹھکانوں سے باہر نہ نکال دیا جائے، پھر کہا جائے گا، اے دوزخ والو! وہ خوش وخرم باہر جھانکیں گے اس خوش فہمی میں کہ اب ان کو اس دوزخ سے نکالنے کا حکم ہوگا، پھر ان سب سے کہا جائے گا تم اس (موت) کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر حکم دیا جائے گا کہ موت کو پل صراط پر ذبح کر دو پھر اہل جنت اور دوزخیوں سے کہا جائے گا کہ تم نے جو ٹھکانہ پایا ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے اس میں اب ہرگز موت نہیں ہے۔

Marfat.com

☆ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ یؤتی بالموت کھیئة کبش املح فینادی مناد یا اهل الجنة فیشرئبون و ینظرون فیقول هل تعرفون هٰذا فیقولون نعم هٰذا الموت وکلهم قدرأه، ثم ینادی یا اهل النار فیشرئبون و ینظرون فیقول هل تعرفون هٰذا فیقولون نعم هٰذا الموت وکلهم قدرأه فیذبح ثم یقول یا اهل الجنة خلود فلا موت و یا اهل النار خلود فلا موت ثم قرأ "وانذرهم یوم الحسرة إذ قضی الأمر وهم فی غفلة" وهٰؤلا فی غفلة اهل الدنیا "وهم لا یؤمنون"۔

(بخاری: کتاب التفسیر، باب وانذرهم یوم الحسرة)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن چتکبرے مینڈھے کی صورت میں موت لائی جائیگی، ایک منادی ندا کرے گا، اے جنت والو! دیکھو، جنت والے گردن اٹھا کر دیکھیں گے، ندا کرنے والا کہے گا کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے، سب نے اس کو دیکھا ہے، پھر منادی آواز لگائے گا، اہل دوزخ دیکھو، دوزخ والے بھی گردن اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے، منادی کہے گا کیا تم اس کو پہچانتے ہو، دوزخی جواب دیں گے، ہاں ہم اس کو پہچانتے ہیں، سب نے اس کو دیکھا ہے، اس کے بعد موت کو ذبح کر دیا جائے گا، پھر منادی کہے گا اے جنتیو تم جنت میں ہمیشہ رہو گے اب موت نہیں آئے گی اور اے دوزخیوں تم دوزخ میں ہمیشہ رہو گے اب تمہیں موت نہیں آئے گی، (یہ فرمانے کے بعد) حضور نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "وانذرهم یوم الحسرة اذ قضی الامر وهم فی غفلة" (ان کو حسرت والے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ کیا جائے گا یہ لوگ غفلت میں ہیں)۔

بخار کے مریض کے لئے خوشخبری:

عن أبی هریرة عن النبی ﷺ انه عاد مریضاً و معه ابوهریرة من وعك کان به فقال رسول اللہ ﷺ اَبشر فان اللہ یقول هی ناری

Marfat.com

أسلطها على عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظه من النار فی الآخرة۔

(ابن ماجہ: کتاب الطب، باب الحمیٰ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ بھی تھے اس مریض کو بخار کی شکایت تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ (بخار) میری آگ ہے اس کو میں اپنے مومن بندہ پر دنیا میں اس لئے مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت میں اس کے حصہ کی آگ کا بدل ہو جائے۔

بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے میں بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہوں:

عن أبی هريرة ؓ ان رسول الله ﷺ قال قال الله اذا احب عبدی لقائی احببت لقائهٗ، واذا کره لقائی کرهت لقائهٗ۔

(بخاری: کتاب التوحید، باب قول الله تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام الله)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب بندہ مجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور اگر بندہ مجھ سے ملاقات ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔

سب سے پہلے کس نعمت کا حساب ہوگا؟:

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ان اول مایسأل عنه یوم القیامة یعنی العبد من النعیم ان یقال له الم نصح لك جسمك و نرویك من الماء البارد۔

(ترمذی: کتاب التفسیر، باب ومن سورة التکاثر)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا وہ یہ کہ اس سے کہا جائے گا کہ کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت عطا نہ فرمائی تھی، اور کیا ہم نے ٹھنڈے پانی سے

Marfat.com

مجھے سیراب نہ کیا تھا۔

تین لوگ جنتی ہیں اور پانچ لوگ دوزخی ہیں:

عن عیاض بن حمار المُجاشعی ان رسول اللّٰہ ﷺ قال ذات یوم فی خطبتہٖ ألا ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جھلتم ممّا علمنی یومی ھٰذا کل مالٍ نحلتہ عبداً حلال، و انی خلقت عبادی حنفاء کلھم و انھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم و حرمت علیھم ما احللت لھم و امرتھم ان یشرکوا بی مالم انزل بہ سلطاناً وان اللّٰہ نظر إلی اھل الارض فمقتھم عربھم و عجمھم إلا بقایا من اھل الکتاب وقال انما بعثک لابتلیک وابتلی بک و انزلت علیک کتاباً لا یغسلہ الماء تقرؤہ نائماً ویقضان، وان اللّٰہ امرنی ان احرق قریشاً فقلت یا رب اذاً یثلغوا رأسی فیدعوۂ خبزۃ قال استخرجھم کما استخرجوک واغزھم نغزک و انفق فستنفق علیک وابعث جیشاً نبعث خمسۃ مثلۂ وقاتل بمن اطاعک من عصاک قال واھل الجنۃ ثلاثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفّق و رجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربٰی ومسلم و عفیف متعفف ذو عیال قال واھل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ھم فیکم تبعاً لا یتبعون اھلا ولا مالاً، والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لایصبح ولا یمسی إلاوھو یخادعک عن اھلک ومالک و ذکر البخل اوالکذب والشنظیر الفحاش۔

(مسلم:کتاب الجنہ وصفۃ نعیمھا، باب صفات التی یعرف بھا فی الدنیا اھل الجنۃ واھل النار)

ترجمہ : حضرت عیاض بن حمار المجاشعی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن اپنے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، غور سے سنو میرے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دوں جو تم نہیں جانتے اور مجھے آج ہی ان باتوں کا علم دیا گیا ہے (وہ باتیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) میں نے اپنے بندے کو جو کچھ مال عطا فرمایا ہے وہ سب

Marfat.com

حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو اس حال میں پیدا فرمایا کہ وہ باطل سے دور رہنے والے تھے، مگر ان کے پاس شیاطین آئے اور ان کو ان کے دین سے پھیر دیا اور جو چیزیں میں نے ان پر حلال کی تھیں شیطانوں نے ان کو حرام کر دیا، اور شیاطین نے ان کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شریک ٹھہرائیں جب کہ میں نے شرک پر کوئی دلیل نہیں اتاری، اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف دیکھا اور اہل کتاب کے چند باقی ماندہ لوگوں کے علاوہ تمام عرب و عجم کے لوگوں سے ناراض ہوا اور (حضور علیہ السلام سے) اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں آزمائش کے لئے بھیجا ہے اور تمہارے سبب سے دوسروں کی آزمائش ہے، میں نے تم پر ایسی کتاب نازل کی جس کو پانی نہیں دھو سکتا، تم اس کو نیند اور بیداری میں پڑھو گے، (پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ) اللہ نے مجھے قریش کو جلانے کا حکم دیا، میں نے عرض کیا اے پروردگار وہ تو میرا سر پھاڑ دیں گے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑیں گے، اللہ نے فرمایا ان کو اس طرح نکال دو جس طرح انھوں نے تمہیں نکالا ہے۔ تم ان سے جہاد کرو ہم تمہاری مدد کریں گے، تم خرچ کرو ہم تمہیں عطا فرمائیں گے، تم ایک لشکر بھیجو ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیج دیں گے، ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو تمہاری اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں سے جہاد کرو جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں (حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ) اور اللہ نے ارشاد فرمایا کہ تین قسم کے لوگ جنتی ہیں (۱) وہ عادل بادشاہ جس کو (نیکی کی) توفیق دی گئی اور وہ صدقہ کرنے والا ہو، (۲) وہ آدمی جو رحم دل ہو اور اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لئے رقیق القلب (نرم دل) ہو، (۳) وہ پاک دامن شخص جو اہل و عیال ہونے کے باوجود سوال کرنے سے بچتا ہو، اور پانچ قسم کے لوگ دوزخی ہیں (۱) وہ ضعیف لوگ جن کے پاس عقل نہ ہو جو تمہارے ماتحت ہوں اور اپنے اہل و مال کے لئے کوئی سعی نہ کریں، (۲) وہ خیانت کرنے والا جس کی لالچ ظاہر ہو جو معمولی سی چیز میں بھی خیانت کرے، (۳) وہ دھوکہ باز جو ہر صبح و شام تمہارے ساتھ، تمہارے اہل اور تمہارے مال کے ساتھ دھوکہ کرے، اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ، بدخلق اور فحش کلام کرنے والے کا بھی ذکر کیا تھا۔

☆☆☆

Marfat.com

۱۔ طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

(حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی)

طلاق کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا تین طلاق کے بعد رجوع کر سکتے ہیں؟ نشے کی حالت میں یا جبراً دی گئی طلاق کا حکم کیا ہے؟ تین طلاق کے بارے میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام، مفسرین ومحدثین اور جمہور علمائے کرام کے فتاویٰ جات کے ساتھ مخالفین کے باطل استدلال کا رد اور اُن کے جوابات بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

۲۔ قرآن کریم میں معرب الفاظ

(سید علیم اشرف جائسی)

زبانوں میں مستعار الفاظ، ان کے مطالعے کی اہمیت، قرآن شریف میں موجود ''معرب الفاظ'' کا فیصلہ، لسانی خاندانوں کے نام مع وضاحت کے ساتھ امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ''المتوکلی'' کا عربی متن، ترجمہ بمع حاشیہ وتخریج کے ساتھ ساتھ حاشیے میں وارد شخصیات کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔

۳۔ فتنوں کا ظہور اور اہل حق کا جہاد

(علامہ محمد احمد مصباحی)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے زمانے سے لے کر اب تک پیدا ہونے والے گمراہ وباطل فرقوں کا اجمالی تذکرہ، اُن کے عقائد باطلہ کا مختصر بیان، بدمذہبوں کے خلاف صحابہ کرام وآئمہ کی سرگرمیاں اور ہندوستان کے اکابر علمائے اہلسنت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

۴۔ نور الایمان بزیارۃ آثار حبیب الرحمٰن

(حضرت مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی قدس سرہ)

حرمین طیبین کے فضائل ومناقب، بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کے آداب مع فضائل، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے متبرک مقامات کی تفصیل، زیارات قبور کا شرعی حکم اور استعانت (یعنی مدد مانگنا) کے متعلق مدلل ثبوت موجود ہے۔

Marfat.com

۵۔ وقت کی اہمیت علماء کی نظر میں

(حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان قادری مصباحی)

اللہ عز وجل کی اصولی وفروعی نعمتوں کا ذکر، وقت کی اہمیت وقدردانی پر قرآن مجید کی آیات، صحابہ کرام علیہم الرضوان، آئمہ کرام وعلماء کے اقوال ومعمولات کا تذکرہ ہے۔

۶۔ مقالات شارح بخاری

(فقیہ العصر حضرت مفتی شریف الحق امجدی قدس سرہ)

فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق امجدی قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے بے مثال علمی وتحقیقی مقالات کا مجموعہ جلد اول جس میں سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ کی ابتدائی آیات کی مایہ ناز تفسیر، چند احادیث مبارکہ کی تشریح، رسول اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت کی تحقیق اور سیرت رسول عربی ﷺ کی بنیادی کتب کا تعارف اور تحقیقات وفقہیات کا انمول مجموعہ ہے۔

۷۔ برصغیر میں افتراق بین المسلمین کے اسباب

(علامہ مبارک حسین مصباحی)

مسلمانوں میں پیدا ہونے والے افتراق کا تاریخی جائزہ، اہلسنّت والجماعت کا تعارف و حقانیت، ہند میں انگریزوں کی بدترین سازشیں اور محفل میلاد کے پس منظر میں بدمذہبوں کے کارنامے دیئے گئے ہیں۔

۸۔ خاک حجاز

(رئیس التحریر علامہ یٰسین اختر مصباحی)

حجاز مقدس کی اہمیت، صحابہ کرام کا عشق رسول ﷺ، حکمران حجاز کے تاریخی وموجودہ حالات کو تشبیہات واستعارات سے پیش کیا گیا ہے۔

۹۔ موئے مبارک

(حضرت علامہ مولانا یٰسین اختر مصباحی)

شعائر اللہ اور آثار وتبرکات کی شرعی حیثیت اور ان کی عظمت وبرکت، رسول اللہ ﷺ کے ابرو

Marfat.com

مژگان، ریش مبارک اور گیسوئے عنبریں کے بارے میں قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ وعلماء کا نادر مجموعہ ہے۔

۱۰۔ چند ممتاز علماء انقلاب ۱۸۵۷ء

(علامہ یٰسین اختر مصباحی)

ہندوستان میں انگریزوں کی آمد، تجارت، حکومت اور لرزہ خیز مظالم کی داستان، مسلمانوں کے انقلاب کے آغاز وانجام کے اسباب، ۱۸۵۷ء سے ۲۰۰۷ء تک کی ڈیڑھ سو سالہ علامی و آزادی کی یادگار، علماء کرام کا تعارف، حالات وسرگرمیاں

۱۱۔ ہماری تجوید

(حضرت قاری شیخ غلام مصطفیٰ کشمیری)

قرآن مجید کو عربی لب ولہجے میں پڑھنے کے لئے سوالاً جواباً تجوید کے قواعد بیان کئے گئے ہیں۔

۱۲۔ اسلام اور جدید بینکاری

(حضرت علامہ مولانا مفتی نظام الدین رضوی مدظلہ العالی)

بینک کے اکاؤنٹز کی تفصیل، ان کی شرعی حیثیت، انٹرسٹ (سود) کے متعلق آئمہ اربعہ کا حکم، قرض کی اقسام واحکام، بینکاری کے کئی افعال کی وضاحت اور اُن کے شرعی حکم کے ساتھ ساتھ جنرل اور لائف انشورنس (بیمہ) کے احکام آئمہ ثلاثہ کی نظر میں کیا ہیں؟

۱۳۔ پیغام حجاز

(رئیس التحریر علامہ یٰسین اختر مصباحی)

انسان کی تخلیق کا مقصد؟ فرقہ ناجیہ کی حقانیت، نجدی کی حقیقت اور ہند میں اس کے چیلوں کی کتب اور کارناموں کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

۱۴۔ میلاد وقیام

(رئیس المتکلمین حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علامہ مولانا نقی علی خان کی محفل میلاد پر قرآن وحدیث اور علماء کرام کے دلائل سے بھرپور کتاب پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا بے مثل وبے مثال حاشیہ ہے۔

Marfat.com

۱۵۔ اصول الارشاد لقمع مبانی الفساد

(رئیس المتکلمین حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ)

اہل سنت و جماعت اور بدمذہبوں میں اختلافی ''20'' اصول وقواعد کی بے باک و بے مثال وضاحت کی گئی ہے۔

۱۶۔ انوار المنان فی توحید القرآن

(اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت مولانا امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کلامِ الٰہی کے قدیم، واحد حقیقی، غیر متعدد و غیر منقسم ہونے کی نفیس تمہید اور براعتِ استدلال، وحدت قرآن پر قرآنی آیات، آئمہ متقدمین اور کثیر علماء کی عبارتوں سے استدلال کیا گیا ہے۔

۱۷۔ رحمانی قاعدہ (جدید) رنگین

(استاذ القراء قاری عبدالرحمٰن شجاع آبادی مدظلہ العالی)

تجویدی قواعد کو رنگوں میں جدید طرز کے مطابق ہدایات وسوالات کی صورت میں کلموں اور دعاؤں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اس کی سوفٹ ویئر سی ڈی بھی ریلیز کی جارہی ہے۔

۱۸۔ عقائد ومسائل

(حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ)

ارکان ایمان اور ارکان اسلام پر مشتمل اُن احکام شریعت کا مجموعہ جن کا جاننا ہر ذی شعور مسلمان کے لئے بے حد ضروری ہے۔

Marfat.com

ہماری مطبوعات ان مکتبوں سے بھی حاصل کر سکتے ہیں

کراچی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار

جیلانی پبلشرز، فیضان مدینہ

مکتبہ رضویہ، آرام باغ

مکتبہ قادریہ، یونیورسٹی روڈ

مکتبہ غوثیہ، یونیورسٹی روڈ

ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر

لاہور

زاویہ پبلشرز، دربار مارکیٹ

مکتبہ اعلیٰ حضرت، دربار مارکیٹ

مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ

شبیر برادرز، اردو بازار

پروگریسو بکس، اردو بازار

کرمانوالہ بک شاپ، دربار مارکیٹ

ملتان

مکتبہ مہریہ کاظمیہ، ٹی بلاک

ادارہ ضیاء السنہ، ریلوے روڈ

راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن، اقبال روڈ، راولپنڈی

فیصل آباد

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے

فیض رضا پبلی کیشنز، سرگودھا روڈ

Marfat.com

اسلام اور جدید بینکاری
رحمانی قاعدہ
طلاق ثلاثہ
موئے مبارک
مکتبہ برکات المدینہ
Ph : 021-34219324

Marfat.com